سوشل میڈیا اور اُردو زبان: منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

مقالہ برائے ایم-فل (اردو)

مقالہ نگار

حافظہ بی بی

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اگست ۲۰۲۲

سوشل میڈیا اور اُردو زبان: منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

مقالہ نگار

حافظہ بی بی

یہ مقالہ

ایم۔ فل (اردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا۔

فیکلٹی آف لینگویجز

(اردو زبان و ادب)

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اگست ۲۰۲۲ء

مقالے کا دفاع اور منظوری فارم

زیرِ دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف لینگویجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے کا عنوان: **سوشل میڈیا اور اُردو زبان: منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ**

پیش کار: حافظہ بی بی رجسٹریشن نمبر: 1895/M/U/F19

ماسٹر آف فلاسفی

شعبہ: اردو زبان وادب

پروفیسر ڈاکٹر نازیہ یونس ____________________

نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی ____________________

ڈین فیکلٹی آف لینگویجز

پروفیسر ڈاکٹر محمد سفیر اعوان ____________________

پروریکٹر اکیڈمکس

تاریخ: ____________________

اقرار نامہ

میں، حافظہ بی بی حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کے ایم۔ فل (اردو) سکالر کی حیثیت سے ڈاکٹر نازیہ یونس کی نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گی۔

حافظہ بی بی

مقالہ نگار

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اگست ۲۰۲۲ء

فہرستِ ابواب

عنوان	صفحہ نمبر
مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم	III
اقرار نامہ	IV
فہرستِ ابواب	V
Abstract	VIII
اظہارِ تشکر	IX
باب اوّل: موضوع تحقیق کا تعارف اور بنیادی مباحث	**01**
الف۔ تمہید	02
۱۔ موضوع تحقیق کا تعارف	02
۲۔ بیانِ مسئلہ	04
۳۔ مقاصد تحقیق	04
۴۔ تحقیقی سوالات	04
۵۔ نظری دائرہ کار	05
۶۔ تحقیقی طریقہ کار	07
۷۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق	07
۸۔ تحدید	08
۹۔ پسِ منظری مطالعہ	08
ب۔ لفظیات کے نظری مباحث	09

ج۔ لفظ سازی کے اصول 21

د۔ سلینگ کے نظری مباحث 26

حوالہ جات 38

باب دوم: حافظ صفوان اور عامر خاکوانی کے بلاگز میں سلینگ کا تجزیہ 40

الف۔ بلاگ کا تعارف 41

ب۔ حافظ صفوان کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ 44

۱۔ حافظ صفوان کے بلاگز کا اجمالی جائزہ 44

۲۔ حافظ صفوان کی سلینگ سازی کا تجزیہ 47

ج۔ عامر خاکوانی کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ 59

۱۔ عامر خاکوانی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ 59

۲۔ منتخب سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ 60

حوالہ جات 68

باب سوم: رعایت اللہ فاروقی اور عاصم اللہ بخش کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ 69

الف۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ 70

۱۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ 70

۲۔ رعایت اللہ فاروقی کی سلینگ سازی کا تفہیمی مطالعہ 72

ب۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ 84
ا۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا اجمالی تجزیہ 85
۲۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ سازی کا تجزیہ 87
حوالہ جات 101

باب چہارم: ماحصل 103

الف۔ مجموعی جائزہ 104
ب۔ تحقیقی نتائج 112
ج۔ سفارشات 114
کتابیات 116

Abstarct

Title:Social Media and Urdu Language:Analytical study of selected urdu bloggers in the context of slang

There is a dearth of content in Urdu to understand the theory of slang. When we analyse the theory, we find two different stances on it. As a result, lay people face difficulties in understanding slang discourse. Thus, since the beginning, there was a negligence towards slang and reiteration on the use of literary discourse in Urdu. Nevertheless, nowadays we see an abundance of slang content in social media blogs. One school of thought deems the use of slang a danger for Urdu, the other school reckons it a mode of growth for the language. That is why, it is essential to do a theoretical and practical analysis of the slang discourse. For an empirical study, the blogs of four social media bloggers _ Hafiz Sifwan, Aamir Khakwani, Riayat Allah Farooqi and Dr Aasim Allah Baksh_ are selected. The point of views of Shams -ul- Rahman Farooqi and Rauf Parekh are presented for theoretical analysis. Both of them have contradictory ideas regarding the use of slang. Due to this contradiction, sometimes the confusion related to the use of slang in Urdu is produced. Hence, it is vital to understand the theoretical and practical approaches of slang through a holistic research procedure.

There is a prevailing concept of standard language in the case of Urdu. Currently, there is a strong tendency towards the use of slang language. It is due to the advancements in technology and a common use of social media. Has the use of slang discourse been accepted by the language users? Has the concept of standard language become obsolete? Different bloggers use various methods to spell the words. English and other local language words are commonly used as slang in Urdu. The inflectional and derivational variations used by the people like above mentioned bloggers make new slang words in Urdu. The analysis of structure, meaning and categorization of the slang is included in this research paper. The fundamental subject of this research paper is to do an analytical study of the slang discourse used by the chosen bloggers. Moreover, the theoretical analysis of morphology of the slang is also the theme of this paper.

اظہارِ تشکر

زیرِ نظر تحقیقی مقالے کی تکمیل میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ میں اپنے شوہر محمد طاہر اور اپنے بھائی محمد رفیق ناصر کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنھوں نے مجھے یکسوئی سے تحقیقی کام کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اپنی نگرانِ مقالہ محترمہ پروفیسر ڈاکٹر نازیہ یونس صاحبہ کی بے حد شکر گزار ہوں۔ جن کی شفقت اور حوصلہ افزائی سے یہ تحقیقی مقالہ مکمل ہوا۔ ان کی رہنمائی اور معاونت کے بغیر اس مقالے کی تکمیل ممکن نہیں تھی۔ میں اپنے تمام اساتذہ کرام کی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے مجھے اردو لسانیات سے روشناس کرایا۔ مجھے اردو زبان اور لسانیات کا شعور دیا۔ ان کی بدولت مجھے سلینگ جیسے نئے موضوع پر تحقیق کرنے کا موقع ملا۔ ان محترم اساتذہ کرام میں نمل یونیورسٹی اسلام آباد کی صدرِ شعبۂ اردو ڈاکٹر فوزیہ اسلم صاحبہ اور ڈاکٹر نعیم مظہر صاحب، ڈاکٹر شفیق انجم صاحب، ڈاکٹر روبینہ شہناز صاحبہ، ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر صاحبہ، ڈاکٹر عابد سیال صاحب، ڈاکٹر بشریٰ پروین صاحبہ، ڈاکٹر ظفر احمد صاحب، ڈاکٹر صنوبر الطاف صاحبہ، ڈاکٹر صوبیہ سلیم صاحب، ڈاکٹر نازیہ ملک صاحبہ، ڈاکٹر محمود الحسن صاحب، ڈاکٹر رخشندہ مراد صاحبہ، ڈاکٹر صائمہ نذیر صاحبہ اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ انھوں نے مجھے اردو زبان و ادب اور لسانیات کے بنیادی نکات سمجھائے۔ میں ان تمام اساتذہ کی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے موضوع کے انتخاب سے تحقیقی مقالے کے مکمل ہونے تک میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

میں اپنی تمام دوستوں کی بھی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے مجھے متعلقہ کتب فراہم کرنے میں معاونت کی۔ عرشمہ کرن، طیبہ، حرا مگسی، فضہ فاطمہ اور دیگر ہم جماعت، دوستوں اور کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنھوں نے اس تحقیقی مقالے کی تکمیل میں ہر طرح کی معاونت کی۔ آخر میں پھر اپنی پسندیدہ اور مقبول استاد ڈاکٹر پروفیسر نازیہ یونس صاحبہ کی شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور مفید مشورے دیے۔ نمل یونیورسٹی میں داخلے سے لے کر مقالے کی تکمیل تک ان کی شفقت اور سرپرستی رہی۔

حافظہ بی بی (ایم۔ فل اردو اسکالر)

باب اوّل

موضوع تحقیق کا تعارف اور بنیادی مباحث

الف۔ تمہید

ب۔ لفظیات کے نظری مباحث

ج۔ لفظ سازی کے اصول

د۔ سلینگ کے نظری مباحث

حوالہ جات

باب اوّل

موضوع تحقیق کا تعارف اور بنیادی مباحث

الف۔ تمہید

ا۔ موضوع کا تعارف(Topic Introduction)

مجوزہ تحقیقی مقالے کا عنوان " سوشل میڈیا اور اُردو زبان: منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ " ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے اُردو زبان بین الاقوامی سطح پر متعارف ہوئی۔ اُردو زبان کی ترقی و جدت کی وجہ سے سوشل میڈیا پر بلاگز کی ابتدا ہوئی۔ ایسی ویب سائٹس جہاں ترتیب کے ساتھ معلومات و خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بلاگ کہتے ہیں۔ بلاگ دو انگریزی الفاظ کا مجموعہ ہے۔ ویب اور لاگ۔ لیکن بلاگ کا لفظ روزمرہ گفتگو میں مستعمل ہے ۲۰۰۲ میں ٹویٹر پر اُردو رسم الخط کے ذریعے بلاگ لکھنے کا آغاز ہوا۔

میرا موضوع، حافظ صفوان، عامر خاکوانی، عاصم اللہ بخش اور رعایت اللہ فاروقی جیسے معروف بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ ہے۔ چاروں بلاگرز پڑھے لکھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور تعلیم یافتہ طبقہ اُن کے بلاگز پڑھتا ہے اسی وجہ سے اُن کہ تحریروں کا لسانی تجزیہ ضروری ہے۔ تاکہ معیاری اُردو زبان کو فروغ ملے اور اُردو زبان کی وسعت و ترویج کا تجزیہ کیا جاسکے۔

بیسویں صدی کے شروع میں فرڈنینڈ ڈی ساسر نے ماضی کی زبانوں کی بجائے حال کی زندہ زبانوں کے توضیحی مطالعے کو ترجیح دی جس سے بولیوں کے مطالعے کا آغاز وہوا جسے ڈائلکٹولوجی کہتے ہیں۔ سلینگ کا تعلق اِسی شعبہ علم سے ہے لیکن سلینگ اور بولی میں واضح فرق ہوتا ہے۔ سماجی لسانیات کا بھی سلینگ سے گہرا تعلق ہے۔

سلینگ(Slang) انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اُردو زبان میں سلینگ کے لیے کوئی باقاعدہ مترادف موجود نہیں ہے اِس لیے اب یہ لفظ اُردو میں بھی رائج ہو چکا ہے۔ سلینگ کی چار خصوصیات ہوتی ہیں۔

ا۔ عام بول چال کی زبان ہونا۔

۲۔ غیر رسمی زبان ہونا

۳۔ نئی بات کہنا

۴۔ پرانی بات کو نئے انداز سے کہنا

سلینگ کا تعلق سماجی و تہذیبی سیاق سے ہوتا ہے سلینگ کے ذریعے سماجی، تہذیبی، علاقائی اور طبقاتی فرق کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بعض سلینگز شعر و ادب کا حصہ بن جاتے ہیں اور معیاری زبان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح کچھ سلینگ اپنی مخصوص عمر پوری کرنے کے بعد متروک ہو جاتے ہیں۔ سلینگ معیاری زبان کا بگاڑ نہیں بلکہ نئی لفظ سازی ہے۔ سلینگ کسی بھی زبان کی ترقی، نشو و نما، وسعت اور عمر کے لیے ضروری ہوتے ہیں اس لیے زبان میں معیاری زبان کے ساتھ ساتھ سلینگ زبان کا سفر بھی جاری رہتا ہے۔

سلینگ زبان کی چار اقسام ہیں اِس لیے سلینگ کو صرف گھٹیا اور غیر شائستہ کہنا غلط ہے۔ پہلی قسم عوامی زبان ہے جو نامناسب جملوں کے اِستعمال کی نمائندگی کرتی ہے دوسری قسم عامیانہ زبان ہے مثال کے طور پر آدمی منگوانا۔ تیسری قسم بازار کی زبان ہے جو کاروبار میں اِستعمال ہوتی ہے۔ چوتھی قسم بازاری زبان ہے جو فحش، گھٹیا، مبتذل اور غیر شائشتہ الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔ سلینگ الفاظ، پہلے سے موجود معنی کی توسیع ہوتے ہیں معنی کی یہ توسیع، جذبات کی شدت، نئے سماجی رویے، نئی ایجاد یا نئے لہجے کے غلبے کے نیتجے میں واقع ہوتی ہے۔ سلینگ، علامتی، اصطلاحی یا خفیہ زبان نہیں ہوتی بلکہ عوامی بولی ہوتی ہے۔ معیاری زبان کا پہلا عوامی اظہار سلینگ کہلاتا ہے۔ غیر ثقہ اور غیر معیاری الفاظ جو تکلم کا حصہ ہیں اور تحریر کا حصہ نہیں ہوتے سلینگ کہلاتے ہیں۔ نئے خیالات کے لیے تراشا گیا لفظ جو خیالات معیاری زبان بیان نہیں کرپارہی۔ تراشا گیا لفظ سلینگ کہلاتا ہے۔

غیر رسمی الفاظ جسے کسی مخصوص طبقے کے افراد استعمال کرتے ہیں سلینگ کہلاتے ہیں۔ سلینگ کے استعمال سے مخصوص طبقے کی الگ شناخت قائم ہوتی ہے۔ مخصوص زبان کی ایک قسم جو کسی گروپ کے ممبروں کے ذریعے استعمال ہوتی ہے سلینگ کہلاتی ہے۔ مثال کے طور پر صحافتی سلینگ اور میڈیکل سلینگ وغیرہ۔

پرانے الفاظ کو نئے مفہوم میں استعمال کرنا بھی سلینگ کہلاتا ہے۔ عوامی الفاظ جو زیادہ پہلودار، پُر وضاحت استعاراتی اور ناشائشتہ ہوتے ہیں سلینگ کہلاتے ہیں۔

۲۔بیانِ مسئلہ(Statement of Problem)

مجوزہ تحقیقی مقالہ "منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ" ہے۔ اُردو زبان میں ترقی وارتقا کا عمل ہمیشہ جاری رہا ہے۔ سلینگ الفاظ کا سفر بھی معیاری اُردو کے ساتھ ساتھ مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس مقالے میں معیاری زبان کے ساتھ سلینگ زبان کے ایجاد ہونے کے محرکات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ سلینگ الفاظ کی ماہیت و نوعیت کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ منتخب بلاگرز کی تحریروں میں مستعمل سلینگ الفاظ کی نشاندہی اور نئی لفظ سازی کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ سلینگ الفاظ کس حد تک اُردو زبان کے مزاج سے ہم آہنگ ہیں اور کہاں کہاں معیاری اُردو زبان سے انحراف ہوا ہے۔

۳۔مقاصد تحقیق(Research Objective)

مجوزہ مقالے کے حوالے سے درج ذیل مقاصد اہم ہیں۔

۱۔ اُردو بلاگرز کی تحریروں میں مُستعمل سلینگ الفاظ اور نئی لفظ سازی کی نشان دہی کرنا نیز سلینگ الفاظ کی نوعیت کا جائزہ لینا۔

۲۔ اُردو بلاگرز کی تحریروں میں معیاری اُردو کے ساتھ ساتھ سلینگ الفاظ کے استعمال ہونے کے اسباب کا مطالعہ کرنا۔

۳۔اُردو بلاگرز کی تحریروں میں مُستعمل سلینگ الفاظ کے اُردو زبان کی وسعت و معیار پر اثرات کا تجزیہ کرنا۔

۴۔ تحقیقی سوالات (Reserch Question)

مجوزہ مقالے کے حوالے سے درج ذیل سوالات اہم ہیں۔

۱۔ اُردو بلاگرز کی تحریروں میں کون کونسے سلینگ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ نیز ان سلینگ الفاظ کی نوعیت و محرکات کیا ہے؟

۲۔ اُردو بلاگرز کی تحریروں میں موجود سلینگ الفاظ کے اُردو زبان پر اثرات کیا ہیں؟
۳۔ منتخب اُردو بلاگرز کی تحریروں میں مستعمل سلینگ الفاظ کے ذریعے اُردو زبان کو کیسے وسعت دی جا سکتی ہے؟

۵۔ نظری دائرہ کار (Theoretical Frame Work)

مجوزہ تحقیقی مقالے کا عنوان "سوشل میڈیا اور اُردو لسانیات: منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ" ہے۔ سوشل میڈیا کے اُردو بلاگرز کی تحریروں میں جو سلینگ الفاظ استعمال ہوتے ہیں اُن پر تحقیق، لسانی تحقیق میں گراں قدر اضافہ ہے۔ سلینگ کے ذریعے لفظ نئے معنی اور نئے احساس کی تخلیق ہے۔ اِس کے ذریعے لفظ کی معنیاتی امکانات کا پتہ چلتا ہے اور سماجی حلقے کی وسعت بھی معلوم ہوتی ہے۔ نئی لفظ سازی کے عمل میں سلینگ الفاظ کا بنیادی کردار ہے۔ سلینگ الفاظ میں مخصوص قسم کا استہزائی پن اور ٹیڑھا پن موجود ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی وجہ سے ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے سلینگ کی علیحدہ لغت ترتیب دی جو "اولین اُردو سلینگ لغت" کے نام سے ۲۰۰۶ میں کراچی سے شائع ہوئی انہوں نے اپنی لغت میں ڈیڑھ ہزار الفاظ، محاورات شامل کیے جو سلینگ کا درجہ رکھتے ہیں۔ رؤف پاریکھ کے مطابق سلینگ کے مکمل ذخیرے کو عامیانہ، سوقیانہ، متبذل اور غیر شائستہ قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ سلینگ صرف نئے الفاظ کا نام نہیں ہے بلکہ پرانے الفاظ کو نئے معنی میں بھی استعمال کرنا سلینگ کے زمرے میں آتا ہے۔ سلینگ کو معیاری زبان سے کم تر سمجھا جاتا ہے۔ رؤف پاریکھ نے سلینگ الفاظ کے معنی بیان کرنے کے لیے تشریح سے کام لیا ہے۔ مترادفات اور مثالیں پیش کی ہیں۔ مفرد سلینگ الفاظ سے بننے والی قواعدی شکلیں اور تراکیب بھی درج کی ہیں۔ سلینگ کے ماخذ اور تلفظ کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔ لغت کا مواد عوامی زبان اور ادبی زبان سے لیا گیا ہے۔ اُردو مصففین کی شعری اور نثری تصنیفات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مصنف اور کتاب کے نام کے ساتھ صفحہ نمبر کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی کی "لغاتِ روزمرہ" کراچی سے ۲۰۰۳ میں شائع ہوئی۔ اُن کی رائے میں سلینگ الفاظ کو معیاری الفاظ پر ترجیح دینا غلط ہے۔ سلینگ زبان، معیاری اُردو نہیں ہے جو سلینگ الفاظ اُردو زبان کے مزاج سے ہم آہنگ ہیں اور اُردو زبان کے لیے مفید ہے۔ انہیں اُردو میں استعمال کرنا چاہیے اور باقی سلینگ الفاظ کو رد کر دینا چاہیے۔

اُن کے خیال میں اُردو کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ضروری ہے لیکن سلینگ الفاظ کے بدلے میں معیاری الفاظ کو پسِ پشت رکھ دینا غلط ہے۔ شمس الرحمٰن فاروقی، غیر ضروری دیسی الفاظ اور بھونڈے غیر ملکی الفاظ کو اُردو میں استعمال کرنے کی مخالفت کرتے ہیں۔ سلینگ الفاظ، اُردو زبان کے لیے نقصان دہ ہوں تو اُن کی مخالفت کرتی چاہیے۔ ڈاکٹر روؤف پاریکھ اور شمس الرحمن فاروقی کی سلینگ لغات سے اِستفادہ کیا جائے گا اور سلینگ لغات کو اس تحقیق کی بنیاد بنایا جائے گا۔

قاسم یعقوب کی "اُردو سلینگ لغت" ۲۰۱۶ میں فیصل آباد سے شائع ہوئی اُن کے خیال میں سلینگ زبان کی مخالفت غیر ضروری ہے کیونکہ سلینگ زبان کے معنی میں تبدیلی کا سفر جاری رہتا ہے جبکہ معیاری الفاظ کے معنی بھی کی حدود متعین ہوتی ہے۔ نئے خیالات کے اظہار کے لیے معیاری زبان ناکافی ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے سلینگ الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ کسی بھی زبان میں نئے الفاظ اور نئے تصورات کا داخلہ پڑنا الفاظ کی ٹوٹ پھوٹ کے ذریعے ممکن ہے۔ سلینگ زبان ہمیشہ معیاری زبان کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ بہت سے سلینگ الفاظ، معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں ارو اہل زبان کا تہذیبی ورثہ کہلاتے ہیں۔ بہت سے سلینگ الفاظ، اپنی ثقافتی عمر پوری ہونے کے بعد زبان سے بے دخل ہو جاتے ہیں۔ کسی زبان میں سلینگ الفاظ کا شامل ہونا فطری عمل ہے۔ اس عمل کی نگرانی مصنوعی بات ہے۔ سلینگ، معیاری زبان کا بگاڑ نہیں ہے بلکہ نئی لفظ سازی ہے۔ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ سلینگ الفاظ گھٹیا، بھونڈے اور غیر ضروری ہیں۔

مذکورہ بالا تحقیقی کاموں کو سامنے رکھ کر اردو بلاگرز کی تحریروں میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے اور اس تحقیق کا مقصد اردو زبان کی وسعت و معیار کا جائزہ لینا ہے۔

سلینگ کو قبولیت عامہ حاصل نہیں ہوتی۔ معیاری لغات میں سلینگ کو جگہ نہیں ملتی۔ مستند ادب اور مستند شاعری سے بھی سلینگ کی سند نہیں ملتی سلینگ کی پیدائش کے بنیادی محرکات میں نئے تصورات، نئی ضرورتیں، سائنسی و ڈیجیٹل اِنقلاب اور سماجی و ثقافتی تغیرات بے حد اہم ہیں۔ سلینگ کے اظہار کا بنیادی ذریعہ سوشل میڈیا ہے۔

۶۔ تحقیقی طریقہ کار(Research Methdology)

مجوزہ تحقیقی مقالے کا موضوع "منتخب اُردو بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ " ہے۔ اُردو بلاگرز میں حافظ صفوان، عامر خاکوانی عاصم اللہ بخش اور رعایت اللہ فاروقی کو شامل کیا گیا ہے۔ مجوزہ مقالے میں سلینگ الفاظ کی نشاندہی کر کے تحقیق و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اور دستاویزی طریقہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔

مجوزہ موضوع کے حوالے سے کتب، رسائل و جرائد، مضامین اور آرٹیکلز کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ دستاویزی طریقہ تحقیق میں دستاویز اور ریکارڈز کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے اسے دستاویزی طریقہ تحقیق کہتے ہیں۔ اسے تاریخی تحقیق یا نظریاتی تحقیق بھی کہتے ہیں۔ اُردو بلاگرز کی تحریروں کو بنیادی ماخذات کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس طریقہ تحقیق کے ذریعے مختلف ویب سائٹس اور بلاگرز کی ٹائم لائن سے آن لائن مواد اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے آن لائن تجزیاتی طریقہ تحقیق اور کیفیتی طریقہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔ بنیادی ماخذات اور تحقیقی مواد کی جمع آوری سے پہلے تحقیقی مسئلہ تشکیل دیا گیا ہے۔ آخر میں بنیادی ماخذات کا وضاحت، تشریح و تعبیر تفہیم و تلخیص کے ذریعے تجزیہ کیا گیا ہے اور منتخب بلاگرز کی تحریروں میں سلینگ الفاظ کی نوعیت، محرکات اور اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مزید براں سلینگ الفاظ کے معیاری اُردو زبان کی وسعت میں کردار کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

۷۔ مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق(Work Already Done)

ا۔ اُردو اخبار کی زبان اور املا کا جائزہ، مقالہ نگار یوحنا مسیح، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد جنوری ۲۰۲۰۔

۲۔ پاکستان میں اردو کالم نگاری کا لسانی تجزیہ، مقالہ نگار نثار احمد نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۵۔

۳۔ پاکستان میں اُردو لسانی تحقیق، مقالہ نگار ظفر احمد، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، فروری ۲۰۱۴۔

۴۔ سوشل میڈیا اور اُردو زبان: منتخب اُردو بلاگرز کا لسانی جائزہ، مقالہ نگار ملیحہ شکیل، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد (ز۔۔۔ت)

۵۔ اُردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، مقالہ نگار حمیرا صادق، نیشنل، یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد (ز۔۔۔ت)

۸۔ تحدید (Delimitation)

مجوزہ مطالعہ میں منتخب اُردو بلاگرز حافظ صفوان، عامر خاکوانی، عاصم اللہ بخش، رعایت اللہ فاروقی کی تحریروں میں موجود سلینگ الفاظ کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ منتخب بلاگرز کی تحریروں کے موضوعات اور فکر و فن کو زیر بحث نہیں لایا گیا ہے۔

۹۔ پس منظری مطالعہ (Litetrature Review)

زیرِ تحقیق موضوع پر تین مستقل تصانیف موجود ہیں مزیدبراں مختلف محققین اور ناقدین نے اپنی کتب، و مضامین میں اس بارے میں تجزیاتی آرا شامل کی ہیں اُردو کے رسائل و جرائد میں بھی اس موضوع پر مواد موجود ہے۔ پس منظری مطالعہ میں ان تمام تحریروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ب۔ لفظیات کے نظری مباحث

ا۔ لفظیات کیا ہے؟

لسانیات کی چار بنیادی شاخیں ہیں۔ صوتیات، لفظیات، صرفیات و نحو اور معنیات۔ فن پارے کی ادبی حیثیت کے تعین کے لیے لسانیات کے مذکورہ شعبوں سے مدد لی جاتی ہے اور ان شعبوں میں صرفیات بھی مخصوص حیثیت کی حامل ہے۔ صرف کو انگریزی میں MORPHOLOGY کہتے ہیں۔ مارفالوجی انگریزی زبان کی اصطلاح ہے۔ صرفیات کے لیے اُردو زبان میں مختلف اصطلاحات مستعمل ہیں۔

ا۔ صرف

۲۔ علمِ صرف

۳۔ لفظیات

۴۔ مارفیمیات

۵۔ تشکیلات

ان اصطلاحات میں سے صرف اور لفظیات کو باقی ان اصطلاحات پر ترجیح حاصل ہے۔ یہ دونوں اصطلاحات فہمِ عامہ اور زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ لفظیات اور تشکیلات کو بعض ماہرِ لسانیات مختلف سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ تشکیلات کے بجائے مارفالوجی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جبکہ ڈاکٹر اقتدار حسین تشکیلات کی اصطلاح استعمال کو درست سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر اقتدار حسین اپنی کتاب "اُردو صرف و نحو" میں لکھتے ہیں۔

> "لسانیات میں زبان کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ صرف و نحو لسانیات کی دو اہم شاخیں ہیں۔ صرف کے لیے لسانیات میں نئی اصطلاح تشکیلات بھی استعمال ہونے لگی ہے اگرچہ 'صرف و نحو' قدیم اصطلاحیں ہیں لیکن جدید

لسانیات میں بھی ان کو نئے معنی دے کر جدید لسانیاتی تصورات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔"۱

ڈاکٹر رؤف پاریکھ اپنی کتاب "لسانیات کے بنیادی مباحث" میں لکھتے ہیں۔

"لفظ مارفیمیات، انگریزی کے مارفالوجی MORPHOLOGY کا اُردو مترادف ہے۔اُردو میں اسے صرف اور صرفیات کا نام دیا گیا ہے۔چونکہ صرف، قواعد کی ایک شاخ کا بھی نام ہے اور مارفیمیات، صرف ہوتے ہوئے بھی صرف سے تھوڑی سی مختلف ہے۔اس لیے اسے مارفیمیات کہنا بہتر ہے۔"۲

ڈاکٹر سہیل بخاری صرف اور لفظیات کی اصطلاح میں فرق کرتے ہیں۔وہ اپنی کتاب "تشریحی لسانیات میں لکھتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ زبان لفظ ہے۔ لفظیات، لفظ سے لفظ بنانے کے اصول اور طریقے بتاتا ہے اور صرف جو اسم، صفت، ضمیر، عدد اور جنس جیسے درجات پر مشمل ہے اور نظامیات کا شعبہ لفظ سے لفظ کے، لفظ سے جملے کے اور جملے سے جملے کے باہمی رابطے کو موضوعِ بحث بناتا ہے۔۔۔ چنانچہ نظامیات کے دوحصے ہوتے ہیں۔ صرف اور نحو"۳

مذکورہ ابتدائی مباحث کے بعد صرفیات کے لغوی معنی کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ صرفیات کے بنیادی موضوع کی اصلیت کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔نوراللغات کی جلد سوم میں صرفیات کے لغوی معنی یہ ہیں۔

"توبہ، حیلہ، ایک علم کا نام۔ پھیرنا، پرکھنا، الٹ دینا، ایک علم کا نام جس سے کلمہ کی تقسیم، تعلیل، اشتقاق اور اُس کی اصل اور گردات کا حال معلوم ہوتا ہے۔"۴

اس تعریف کے مطابق، صرف کے لغوی معنی "پھیرنا" ہے اور صرفیات کا بنیادی موضوع "لفظ" ہے۔ ایسا علم جس میں لفظ کی ساخت، تبدیلی، حالتوں، خصوصیات، درجہ بندی اور طریقۂ استعمال کا مطالعہ کیا جائے۔ صرفیات یا لفظیات کہلاتا ہے۔ لفظیات میں الفاظ سے الفاظ بننے کے اُصولوں کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ لفظیات کو جاننے سے درست الفاظ و مرکبات بنانے کا طریقہ سمجھ آجاتا ہے مزید برآں صحیح زبان لکھنے اور بولنے کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔

صاحبِ مصباح القواعد لکھتے ہیں۔

> "صرف اس علم کا نام ہے۔ جس میں حروف و حرکات کے تغیر و تبدل سے مختلف طرح کے الفاظ اور مختلف قسم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ تو جس علم میں لفظوں کے تغیر و تبدل اور مرکبات کے بنانے کا طریق بیان ہو اُس کا نام علمِ صرف ہے۔"۵

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی اپنی معروف کتاب "جامع القواعد (حصہ نحو)" میں لکھتے ہیں۔

> "جس علم میں کلمات کے تغیر و تبدل اور ان کے بنانے اور بننے کے طریقوں اور اُصولوں کا بیان ہو اسے قواعد کی اصطلاح میں علمِ صرف کہتے ہیں اور صرف میں الفاظ سے بحث کی جاتی ہے۔"٦

پروفیسر انصار اللہ کی رائے یہ ہے۔

> "وہ علم جو مفرد لفظوں سے بحث کرتا ہے علمِ صرف کہلاتا ہے۔ کوئی لفظ مختلف صورتوں میں جو معنی حاصل کرلیتا ہے۔ اُس کے لیے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں، وہ بھی علمِ صرف ہی کے تحت آتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ علمِ صرف میں جو علمِ قواعد کا ایک شعبہ ہے لفظ کے لغوی معنی کی بجائے اس مفہوم سے بحث کی جاتی ہے جو بول چال میں مطلوب ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے علمِ صرف کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔"۷

ڈاکٹر عبد السلام لکھتے ہیں۔

> "معنی دینے والے اقلی جزو کوMORPHEME (صرفیہ)کہتے ہیں۔اِسی کے رشتے سے قواعد کی اس شاخ کو جس میں لفظ اور اُس کے اقلی اجزا کا مطالعہ کیا جاتا ہے اسے MORPHOLOGY(صرف) کہتے ہیں۔۸

لفظیات یا صرفیات کی مذکورہ تمام تعریفوں میں ایک مشترکہ نکتہ موجود ہے کہ صرف کا بنیادی موضوع "لفظ" ہے۔"لفظ" اسم، فعل، حرف یا ان کے متعلقات سے مل کر بنتا ہے۔اس لیے صرفیات میں الفاظ میں ہونے والی تمام تبدیلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔صرفیات کا موضوع بامعنی لفظ ہے جسے کلمہ بھی کہتے ہیں کیوں کہ بعض الفاظ،بے معنی بھی ہوتے ہیں۔مفرد اور مرکب دونوں قسم کے الفاظ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔صرفیات کی ذیلی موضوعات میں کلمہ کی اقسام ،تابع کلمہ ، اسم کی اقسام، فعل کی اقسام،حروف کی اقسام اور کلام شامل ہیں۔الفاظ کی قواعدی درجہ بندی، موضوعاتی درجہ بندی،الفاظ کی ساخت و خصوصیات،حالتیں، تبدیلیاں،لفظ سازی صرفیات کے بنیادی موضوعات میں شامل ہیں۔

اُردو کے ماہرِ لسانیات کی کتابوں میں لسانی اِصطلاحات کی تعریف،استعمال اور معنی میں فرق موجود ہوتا ہے۔جس میں عام قاری الجھن کا شکار ہوتا ہے جبکہ محققین کے لیے یہ لسانی انتشار کی بجائے لسانی تنوع اور لسانی رنگا رنگی کا اظہار ہے۔لفظیات کے بعد "لفظ" کی تعریف کرنا ضروری ہے لسانی اصطلاح ہو یا قواعدی اصطلاح۔"لفظ" بنیادی طور پر گرائمر کی اصطلاح ہے اور اس اصطلاح کی لسانی تعریف ممکن نہیں ہے لیکن "لفظ" کی لسانی تعریف کے بغیر مارفیمیات کا تجزیہ و وضاحت بھی ممکن نہیں۔

۲۔مارفیم کیا ہے؟

مارفیم کے لیے اُردو زبان میں مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ڈاکٹر گیان چند نے مارفیم کے لیے "روپ" کی اصطلاح استعمال کی ۔ڈاکٹر عبد القادر سروری نے مارفیم کو "تشکیلیہ" کہا۔ڈاکٹر اقتدار حسین نے

مارفیم کے لیے صرفیہ کی اصطلاح استعمال کی جبکہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ،اُردو زبان میں بھی مارفیم ہی لکھنے کا کہتے ہیں۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اپنی کتاب "لسانیات کے بنیادی مباحث "میں مارفیم کی چار تعریفیں لکھی ہیں۔

"معنی کی مختصر ترین یا قواعدی عمل کی مختصر ترین اکائی۔"۹

" قواعدی معنی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی مارفیم ہے۔"۱۰

"کسی لفظ کا وہ حصہ جسے مزید بامعنی یا قابلِ شناخت حصوں میں تقسیم نہ کیا جا سکے۔"۱۱

"کسی بھی زبان میں چھوٹے سے چھوٹا یا مختصر ترین بامعنی جزو جسے مزید بامعنی اجزا میں تقسیم نہ کیا جاسکے مارفیم (MOROGEME) کہلاتا ہے خواہ وہ لفظ ہو یا لفظ سے چھوٹی معنی کی کوئی اکائی۔"۱۲

ڈاکٹر گیان چند جین نے لکھا ہے۔

"مارفیم وہ چھوٹی سے چھوٹی اکائی ہے جس میں ہیت اور موضوع کے بیچ ایک رشتہ ہو،مارفیم چھوٹے سے چھوٹا بامعنی جزو ہے۔"۱۳

مذکورہ تمام تعریفوں کا بنیادی مفہوم ایک جیسا ہے۔ان تعریفوں سے نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں۔مارفیم،لفظ بھی ہو سکتا ہے اور لفظ کا ایک جزو بھی ۔مارفیم،کوئی حرف بھی ہو سکتا ہے۔مارفیم کا با معنی ہونا انتہائی ضروری ہے۔ کبھی کبھار اکیلا مارفیم، قواعدی معنی کا حامل نہیں ہوتا لیکن دوسرے مارفیم یا دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر با معنی ہو جاتا ہے۔کوئی لفظ ایک مارفیم پر مشتمل ہو سکتا ہے اور کچھ الفاظ ایک دوسرے سے زیادہ مارفیم پر مشتمل ہوسکتے ہیں۔۔۔مارفیم، کبھی لغوی معنی کا حامل ہوتا ہے اور کبھی صرف قواعدی معنی کا حامل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک لفظ کتابی،دو مارفیم پر مشتمل ہوتا ہے ۔ایک مارفیم "کتاب" ہے اور دوسرا مارفیم "ی"ہے۔ایک لفظ میں تین،چار ،پانچ یا چھ مارفیم بھی ہوسکتے ہیں۔ڈاکٹر سہیل بخاری کی رائے میں لفظ کی مقدار کو متعین کرنے کے پیمانے کو رکن کہتے ہیں اور اردو کا ہر لفظ کم سے کم ایک رکن اور زیادہ سے زیادہ تین

ارکان رکھتا ہے۔لفظ، معنی کی اکائی ہے جبکہ مارفیم، معنی کی چھوٹی ترین اکائی ہے۔ معنی کی سب سے بڑی اکائی جملہ ہوتا ہے۔ جملے سے چھوٹی اکائیاں، فقرہ اور ترکیب ہیں۔

مارفیم کی تعریف میں قواعدی معنی کا ذکر ہوا ہے جبکہ لغوی معنی سے ہم واقفیت رکھتے ہیں۔مارفیم قواعدی بھی ہو سکتا ہے اور لغوی بھی ہو سکتا ہے۔ لغوی مارفیم کو لغت میں درج کیا جاتا ہے۔مارفیم کے معنی ہونا ضروری نہیں اور کبھی، قواعدی مارفیم، معنی کا حامل بھی ہو سکتا ہے۔ قواعدی مارفیم، ایک حرف یا دو حروف پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے۔ مثلاً "کھایا" میں "یا" قواعدی مارفیم ہے۔ اسی طرح لغوی مارفیم کی مثال "لڑکا" ہے۔ اس مارفیم کا لغت میں اندراج ضروری ہے کیوں کہ یہ مارفیم کی غیر تصریف شدہ صورت ہے جبکہ "لڑکا" کی تصریف شدہ صورتیں "لڑکے"، "لڑکوں" ہیں۔ان دو مارفیموں کا لغت میں درج کرنا ضروری نہیں ہے۔ جس مارفیم کا لغت میں اندراج ضروری ہو اسے لیکسیم کہتے ہیں۔ لیکسیم کو لفظیہ اور لغویہ بھی کہہ سکتے ہیں۔مارفیم کے لیے ضروری نہیں ہے کہ لفظ ہو بلکہ مارفیم کے لیے بنیادی شرط ہے کہ معنی کی اقلی ترین اکائی ہو خواہ یہ اکائی قواعدی ہو یا لغوی۔

ایک ہی مارفیم کی مختلف صورتیں ایلومارف کہلاتی ہیں۔مثال کے طور پر "لڑکا" مارفیم ہے جبکہ "لڑکوں" اور "لڑکے" ایلو مارف ہیں۔مارفیم ایک ذہنی تصور ہے۔مارفیم کی صوتی یا تحریری صورت کو مارف کہتے ہیں۔مارفیم کی مادی صورت کو مارف کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "کرسی" کا تصور مارفیم ہے اور اسے تحریری صورت میں حروفِ تہجی کے ذریعے لکھا جائے گا تو تحریری صورت کو مارف کہیں گے۔مارفیم اور مارف میں علمی فرق ہوتا ہے۔ عمومی طور پر مارفیم کی تحریری یا صوتی صورت، ایک ہی ہوتی ہے اگر ایک ہی مارفیم کی مختلف صورتیں ہوں تو انہیں ایلو مارف کہتے ہیں۔ اگر واحد مارفیم اور جمع مارفیم دونوں صورتوں کے لیے ایک ہی مارف موجود ہو تو صفر مارف کہلائے گا۔مثال کے طور پر "اسلم ایک پان کھا چکا ہے" دوسری مثال "اسلم تین پان کھا چکا ہے" ان دونوں مثالوں میں "پان" کی تحریری صورت ایک ہی ہے۔اس لیے "پان" صفر مارف کہلائے گا۔

۶۔مارفیمی تبدیلی

ہر زبان کا مزاج ہے کہ وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ مسلسل تبدیلی کو زبان کا ارتقا کہا جاتا ہے۔زبان کی تبدیلی کا عمل زبان کو چار مختلف سطحوں پر واقع ہوتا ہے۔

۱۔مارفیمی اور صوتی تبدیلی

۲۔ نحوی تبدیلی

۳۔معنیاتی تبدیلی

۴۔ذخیرہ الفاظ کی تبدیلی

لسانی تبدیلی کے بنیادی محرکات میں جغرافیہ، سماج، نسل، تہذیب، جسمانی اختلاف اور زمان شامل ہیں۔لسانی تبدیلی کے دو بنیادی طریقے ہیں۔ مماثلت اور عاریت۔کسی زبان میں موجود الفاظ اور مارفیم کے ڈھانچے کے مطابق، نئے الفاظ اور مارفیم تخلیق کرنا مماثلت کہلاتا ہے۔جب ہم نئی زبان سیکھتے ہیں یا بچہ جب اپنی زبان سیکھتا ہے تو مماثلت کے اصولوں پر عمل کرتا ہے۔لسانی تبدیلی میں، مماثلت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔تصریف اور اشتقاق کے عمل پر مماثلت بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔کسی غیر زبان سے الفاظ اور مارفیم لینے کا عمل عاریت کہلاتا ہے۔جس زبان سے الفاظ اور مارفیم لیے جائیں اُسے دائن زبان کہتے ہیں۔جو زبان، الفاظ اور مارفیم کو قبول کرتی ہے۔حصولی زبان کہلاتی ہے۔ مماثلت میں اپنی زبان سے کچھ اصول لیے جاتے ہیں جبکہ عاریت میں غیر زبان سے کچھ اصول لیے جاتے ہیں۔اِن اصولوں، خصوصیات اور رویوں کو سامنے رکھ کر نئے الفاظ، نئی تراکیب اور نئے مارفیم بنائے جاتے ہیں۔عاریت کے تین بنیادی ماخذات ہیں۔

۱۔ غیر زبان

۲۔اپنی زبان کی مختلف بولیاں

۳۔اپنی زبان کا قدیم روپ

متروک الفاظ کو دوبارہ اپنی زبان میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔متروک الفاظ اور متروک مارفیم،زبان کا قدیمی روپ کہلاتے ہیں۔اپنی زبان میں مقامی بولیوں کے الفاظ اور مارفیم بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔عاریت کا بنیادی موضوع ذخیرہِ الفاظ ہے۔غیر زبان سے الفاظ اور مارفیم اُدھار لینے کی بنیادی شرط ہے کہ ان الفاظ اور مارفیم کا معنی معلوم ہو۔حصولی زبان الفاظ اور مارفیم کی ضرورت پوری کرنے کے لیے غیر زبان سے استفادہ کر سکتی ہے۔حصولی زبان اپنی حیثیت میں اضافے کے لیے بھی غیر زبان سے الفاظ اور مارفیم ،مستعار لے سکتی ہے۔

مفتوح قومیں اور مہاجر قومیں،غالب زبانوں کے الفاظ اور مارفیم،مستعار لیتی ہیں۔مثال کے طور پر اردو زبان میں عربی،فارسی اور انگریزی زبان کے الفاظ اور مارفیم کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ترجمے کے ذریعے بھی غیر زبان سے الفاظ،تراکیب اور مارفیم،مستعار لیے جاتے ہیں۔عاریت کے بنیادی محرکات میں،تہذیب،ثقافت، ہجرت،نفسیات، سماجی ونفسیاتی کمتری شامل ہیں۔

> "مارفیمی تبدیلی کے بارے میں ڈاکٹر گیان چند جین کی رائے ہے۔قواعدی تبدیلی مارفیمی (صرفی) اور نحوی تبدیلی پر مشتمل ہوتی ہے۔نئے مارفیموں کا اضافہ یا بعض مارفیموں کا ترک اِس کے تحت نہیں آتا۔مارفیمی تبدیلی کا صوتی تبدیلی سے گہرا تعلق ہے کیوں کہ مارفیمی چیپیے بہت مختصر ہوتے ہیں۔ ان میں معمولی سی ردوبدل صوتی تبدیلی کا نتیجہ یا باعث ہوتی ہے۔ساتھ ہی مارفیمی تبدیلی کا تعلق معنوی تبدیلی سے بھی ہے کیوں کہ مارفیم معنوی اکائی ہے۔"[۱۴]

۷۔مارفیمی تبدیلی کے محرکات

انسانی ذہن، سہولت کی طرف مائل ہوتا ہے۔کسی زبان کے قواعدی اصول یاد رکھنا انتہائی مشکل ہے۔اس لیے انسانی ذہن مماثلت کو ترجیح دیتا ہے۔مارفیمی تبدیلی کی سب سے بڑی وجہ مماثلت ہے۔مثال کے طور پر اُردو زبان میں ایک لفظ ہے "قبول"۔اسی لفظ سے ایک نیا لفظ وجود میں آیا"قبولنا"۔یہ نیا لفظ، مماثلت کی بنیاد پر

سہولت کے لیے بنایا گیا۔ کبھی کبھار کم علمی کی وجہ سے غلط مماثلت کے ذریعے الفاظ اور مارفیم واضح کیے جاتے ہیں۔ اکثر اَن پڑھ لوگ اور بچے یہ کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر رومان سے رومانوی۔

کبھی کبھار وضاحت کرنے کے لیے نئے الفاظ اور نئے مارفیم وضع کیے جاتے ہیں اور موجودہ الفاظ اور مارفیم میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر متکلم "آپ" کے بجائے "خود" کا لفظ استعمال کرے۔

عاریت کی وجہ سے حصولی زبان میں مارفیمی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ عاریت کی وجہ سے غیر زبان یا بولی کے مادے، اشتقاقی اور تصریفی تعلیقے، مستعار لیے جاسکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زبان کی قواعد میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اردو زبان میں عربی، فارسی اور انگریزی کے تعلیقے شامل ہو گئے۔ اردو زبان کے تعلیقوں میں اضافہ ہوا۔ اردو زبان میں غیر زبان کے الفاظ، مارفیم، ایلومارف، مادے اور تعلیقے داخل ہوئے۔

۸۔مارفیمی تبدیلی کی مختلف صورتیں

اگر کسی زبان میں مارفیم متروک ہو جائیں یا نئے مارفیم وجود میں آئیں تو اُسے مارفیمی تبدیلی نہیں کہتے بلکہ اسے معنوی تبدیلی کہتے ہیں۔ معنوی تبدیلی کو ذخیرہ الفاظ کی تبدیلی بھی کہہ سکتے ہیں۔ مارفیمی تبدیلی میں، تصریف کی تبدیلی، ایلومارف کی تبدیلی، اشتقاق کی تبدیلی اور ترکیب سازی کے طریقۂ کار کی تبدیلی شامل ہیں۔ اردو زبان میں مکانی لحاظ سے ایلومارف کی تبدیلی ملتی ہے۔ علاقائی بولیوں میں جنس اور تعداد میں ایلومارف کا فرق ملتا ہے۔ مثال کے طور پر پنجابی زبان میں "کتا" کی مؤنث "کُتی" ہے اور اسے اردو زبان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو زبان میں زمانی لحاظ سے بھی ایلومارف کی تبدیلی ملتی ہے۔ مثال کے طور پر اردو میں "آئے ہے" کی بجائے "آتا ہے" استعمال کیا جاتا ہے۔

اردو زبان میں نئے ایلومارف بھی شامل ہوتے ہیں۔ مماثلت کی بنیاد پر نئے ایلومارف شامل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ناراض سے ناراضگی، رومان سے رومانوی۔ لفظ "ناراضگی"، "خفگی" کی مماثلت پر بنایا گیا۔ اسی طرح لفظ "رومانوی"، "افسانوی" کی مماثلت پر بنایا گیا۔ عاریت کی بنیاد پر بھی نئے ایلومارف بنائے جاتے ہیں۔ مثال

کے طور پر قائد سے قائدین۔ عملِ اشتقاق کے ذریعے بھی نئے ایلو مارف بنائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر سیدانی سے سَید۔ سیّد کا ایلو مارف سَید ہے۔

اردو زبان میں پرانے ایلو مارف اور ایلو فون متروک بھی ہو جاتے ہیں۔ اسے معنوی تبدیلی کہتے ہیں۔ غیر زبان کے مستعار الفاظ میں نامانوس ایلو فون کی جگہ مانوس ایلو فون بھی لائے جاتے ہیں مثال کے طور پر "ممبر" کی جگہ "ممبران"۔

مارفیمی تبدیلی زبان کے مزاج پر اثر انداز ہوتی ہے۔ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں۔

> "اس قسم کی جملہ تبدیلیاں مل کر زبانوں کا مزاج ہی تبدیل کر دیتی ہیں۔ زبانوں کی نوعیاتی گروہ بندی میں تصریفی زبانوں کی دو قسمیں مرکبی اور تحلیلی کی جاتی ہیں۔ مرکبی زبانوں میں مرکب بنانے کی سہولت ہوتی ہے۔لاحقے بہت بامعنی ہوتے ہیں ۔کلاسیکی زبانیں سنسکرت،یونانی ،لاطینی وغیرہ مرکبی تھیں۔ جدید زبانیں،ہندی،اردو،انگریزی تحلیلی ہوتی جارہی ہیں یعنی ان میں لاحقے گھس کر اپنی معنویت کھو بیٹھتے ہیں اور ان کی جگہ علیحدہ سے امدادی جزو لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔"۱۵

۹۔لفظ سازی کیا ہے؟

اردو قواعد کی دو شاخیں ہیں۔ صرف اور نحو۔ الفاظ کی قواعدی درجہ بندی اور الفاظ میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ صرف کہلاتا ہے جبکہ الفاظ کی ساختوں،شکلوں اور استعمالات کا مطالعہ مارفیمیات کہلاتا ہے۔ایک لفظ، مختلف مارفیموں سے مل کر بنتا ہے۔ مختلف مارفیم، کسی اصول کے تحت مل کر الفاظ بناتے ہیں۔مارفیمیات میں ان اصولوں کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ صرف کے مطالعے کی بنیاد صرف لفظ ہے جبکہ مارفیمیات کے مطالعے کی بنیاد میں الفاظ ، لفظیہ اور مارفیم شامل ہیں۔کسی لفظ کی ایسی مفرد شکل جس سے تصریفی تبدیلیاں واقع نہ ہوئی ہو لفظیہ کہلاتی ہے۔لفظیہ، کسی زبان کی چھوٹی لغاتی اکائی ہے۔

لفظیہ کو لغویہ بھی کہتے ہیں۔انگریزی میں اسے لیکسیم کہتے ہیں۔لفظیہ بنیادی لفظ ہے جسے لغت میں درج کیا جاتا ہے کیوں کہ مارفیمیات الفاظ کی ساخت کا مطالعہ کرتی ہے۔اس لیے مارفیمیات کا زبان کی ہر سطح سے بنیادی تعلق ہے۔مارفیمیات کی لغت، قواعد، صوتیات،معنیات اور لفظ سازی سے گہرا تعلق ہے۔لفظ کی ساخت کا تجزیہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قواعدی عمل کا تجزیہ کیا جائے۔قواعدی عمل کیا ہے؟ڈاکٹر گیان چند جین کی رائے میں

"ایک روپ سے دوسرے روپ بنانے کے لیے یا تو کچھ روپوں کا اضافہ کیا جاتا ہے یا تخفیف یا ترمیم وغیرہ اس عمل کو قواعدی عمل کہتے ہیں۔"١٦

لفظ ایک قواعدی اصطلاح ہے۔لسانیات میں لفظ کی تعریف کرنا مشکل ہے۔لفظ کی پہچان کے لیے ڈاکٹر گیان چند جین نے لکھا۔

"لفظ، جملے کا وہ قطعہ ہے جس کے دونوں طرف وقفہ ممکن ہے۔۔۔لفظ، سب سے چھوٹا اقلی آزاد روپ ہے۔لفظ،زیرِ بحث ساخت میں اقلی آزاد روپ ہو۔یہ نہیں کہ دوسری امکانی صورت میں بھی وہ اقلی آزاد روپ ہی ہو اور اقلی آزاد روپ ممکن ہیں۔"١٧

ایسا روپ جو تنہا نہیں بولا جاتا پابند روپ کہلاتا ہے۔مثال کے طور پر "لڑکپن میں "پن" پابند روپ ہے اور تنہا نہیں بولا جاتا ہے۔ایسا روپ جو تنہا بولا جاتا ہو آزاد روپ کہلاتا ہے۔مثال کے طور پر "کرسی" آزاد روپ ہے اور لفظ ہے۔ڈاکٹر گیان چند جین بلوم فیلڈ کے الفاظ میں لفظ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

"یہ مفرد روپ ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ آزاد روپوں اور کم از کم ایک پابند روپ پر مشتمل ہوتا ہے۔"١٨

آوازوں کے ملنے سے بھی لفظ بنتا ہے جسے زبان کی تخلیق کہتے ہیں۔ایک لفظ سے بھی دوسرے الفاظ بنتے ہیں جسے زبان کی توسیع کہتے ہیں۔اسے زبان کا ارتقا بھی کہہ سکتے ہیں۔لفظ سازی کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔تصریف

۲۔اشتقاق

ایک لفظ سے قواعد کے اصولوں کے مطابق دوسرے الفاظ بنانا تصریف کہلاتا ہے۔تصریف کا اجزائے کلام سے گہرا تعلق ہے۔کسی بھی جملے میں الفاظ کی درجہ بندی،اجزائے کلام کہلاتی ہے۔کلمہ کی جمع کلام ہے۔با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔روایتی قواعد میں لفظ کی درجہ بندی معنوی بنیاد پر کی گئی جبکہ جدید قواعد میں الفاظ کی درجہ بندی ہیت کی بنیاد پر کی گئی۔الفاظ کی درجہ بندی سے مراد اسم، فعل، حرف اور ان کے متعلقات ہیں۔تصریف کا تعلق اسم، فعل،صفت اور ضمیر سے ہوتا ہے ۔ایسے الفاظ جن میں وقت اور کام کا تصور موجود نہیں ہوتا۔اسم کہلاتے ہیں۔ایسے الفاظ جن کے ساتھ وقت اور کام کا تصور موجود ہو فعل کہلاتے ہیں۔اسم اگر واحد ہو تو اس کی ہیت نہیں بدلتی اور اگر اسم جمع ہو تو اس کی ہیت تبدیل ہوتی ہے۔تاریخی لحاظ سے واحد کا صیغہ،جمع کے صفحے سے پہلے وجود میں آیا۔اسم کے ذریعے تعداد کے ساتھ جنس کا بھی اظہار ہوتا ہے۔جنس کی تین قسمیں ہیں۔مذکر،مؤنث اروٹرانسجنڈر۔

کوئی اسم اگر واحد ہو تو ایک جنس ہو سکتا ہے اور اگر جمع ہو تو دوسری جنس ہو سکتا ہے۔مثلاً "فوج"مؤنث ہے اور "افواج"مذکر ہے۔فعل کے ذریعے جب تعداد، جنس اور زمانے کا اظہار ہوتا ہے تو اس کی ہیت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔اسم اور فعل، تصریف کے عمل سے گزرتے ہیں۔صفت میں اگر جنس اور تعداد کا اظہار ہو تو صفت، عملِ تصریف سے گزرتی ہے۔بنیادی روپ سے تصریفی الفاظ بنتے ہیں۔

جب پابند مارفیم، جنس،تعداد یا حالت کا اظہار کرتے ہیں۔ عملِ تصریف سے گزرتے ہیں۔ایسے پابند مارفیم کو تصریفی مارفیم کہتے ہیں۔پابند مارفیم،جب کسی آزاد مارفیم سے جڑتے ہیں تو اس آزاد مارفیم کے معنی تبدیل کر دیتے ہیں۔اس طرح نئے الفاظ بنتے ہیں اگر پابند مارفیم، کسی لفظ کو مستقل طور پر تبدیل کر دیں تو اسے اشتقاقی مارفیم کہتے ہیں۔تصریفی مارفیم کی ہیت تبدیل ہوتی ہے جبکہ اشتقاقی مارفیم کی ہیت تبدیل نہیں ہوتی۔اشتقاقی مارفیم،لفظ سے پہلے ،درمیان میں اور آخر میں ہو سکتا ہے جبکہ تصریفی مارفیم،لفظ کے آخر میں موجود ہوتا ہے۔تصریفی مارفیم،لاحقہ ہوتا ہے جبکہ اشتقاقی مارفیم، تعلیقہ ہوتا ہے۔تصریفی مارفیم کو لفظ کی بیرونی تہہ کہا جاتا ہے۔تصریفی مارفیم صرف ایک ہوتا ہے جبکہ کسی لفظ میں اشتقاقی مارفیم ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔

ج۔ لفظ سازی کے اصول

ایسا مختصر اور ابتدائی لفظ جس سے دوسرے الفاظ بنیں مادہ کہلاتا ہے۔مادے سے بہت سے الفاظ بنتے ہیں۔ایک مادے میں موجود مصوتوں اور مصمتوں کی ترتیب تبدیل ہوتی ہے اور نئے الفاظ بنتے ہیں۔اس عمل کو عملِ اشتقاق کہتے ہیں۔عربی ایک اشتقاقی زبان ہے۔اردو زبان میں لفظ سازی کا عمل عربی زبان سے مختلف ہوتا ہے۔اردو زبان میں لفظ سازی کے طریقوں کو اشتقاق نہیں کہنا چاہیے بلکہ الفاظ کی بناوٹ کہہ سکتے ہیں یا الفاظ کی ساخت کہتے ہیں۔اردو میں الفاظ کی بناوٹ کے طریقے درج ذیل ہیں۔

۱۔ جزو بندی

۲۔ ترمیم صورت

۳۔ نظیر

۱۔ جزو بندی

لفظ سازی کے اس طریقے میں آوازوں کے دو مجموعے استعمال ہوتے ہیں۔ایک نا قابلِ تغیر اور دوسرا قابلِ تغیر۔قابلِ تغیر آوازوں کے مجموعے کو مادہ اور اضافہ کہتے ہیں۔ایک جزو کے معنی ہوتے ہیں اور دوسرے جزو کے معنی نہیں ہوتے۔مثال کے طور پر "چلا'دو روپوں سے بنتا ہے۔"چل" آزاد روپ اور "ا" پابند روپ ہے۔"چل" کو کلمہ کہتے ہیں اور آزاد مارفیم بھی کہتے ہیں۔"ا" کو تعلیقہ کہتے ہیں اور پابند مارفیم بھی کہتے ہیں۔تعلیقے کی تین قسمیں ہیں۔ا۔ لاحقہ ۲۔ سابقہ ۳۔وسطانیہ

جزو بندی کی دو قسمیں ہیں۔ا۔ادغام ۲۔جمع

جب آزاد مارفیم میں لاحقے کا اضافہ ہو یا دو آزاد مارفیم آپس میں ملیں تو اسے ادغام کہتے ہیں۔اسے داخلی جوڑ بھی کہتے ہیں اگر دو آزاد مارفیم آپس میں ملیں تو اُسے خارجی ادغام کہتے ہیں۔خارجی جوڑ بھی کہتے ہیں۔ادغام کے نتیجے میں جڑنے والے مارفیم کی آوازیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر ا۔ "ہرن" میں جب لاحقہ لگاتے ہیں تو مصوتہ ساقط ہو گیا اور "ہِرنی" بنا۔ ۲۔ ڈگر سے ڈگروں جب بنا تو لاحقہ لگانے سے مصوتہ ایک جگہ سے ساقط ہو گیا اور دوسری جگہ ظاہر ہو گیا۔ ۳۔ نر دا سے نر دائی اس مثال میں لاحقہ لگانے سے طویل مصوتہ، مختصر مصوتے میں تبدیل ہو گیا آ(ا) طویل مصوتہ ہے۔ یہ مختصر ہو کر اَ(ءَ) بن گیا۔ یہ تینوں مثالیں داخلی ادغام کی ہیں۔ خارجی ادغام کی پہلی مثال آٹھ + اَسی = اَٹھاسی ہے۔

خارجی ادغام میں جب دو مارفیم جڑتے ہیں تو لاحقہ لگانے کے بعد دوسرے جزو کا پہلا مختصر مصوتہ، طویل مصوتے میں تبدیل ہو گیا۔

خارجی ادغام میں بعض اوقات دو ہلکے مصمتے مل کر بھاری مصمتے میں تبدیل ہو جاتے ہیں مثلاً اَب + ہی = ابھی۔ "اب" ایک بارنگ مصمتہ ہے اور "ہی" بے رنگ مصمتہ ہے جبکہ "ابھی" بارنگ بھاری مصمتہ ہے۔

جب یہ آزاد مارفیم ملتے ہیں تو پہلے جزو کا آخری مصمتہ ساقط اور دوسرے جزو کے مصمتے پر تشدید ظاہر ہوتی ہے۔

ا۔ دو مصمتوں کے ادغام کے باعث پہلا مصمتہ ساقط اور دوسرے مصمتے پر تشدید آجاتی ہے مثلاً بد تمیز = بتّمیز [د + ت = تّ]

۲۔ ایک مارفیم کو دوبار بولا جائے تو اس مارفیم کو ایک مصمتے پر تشدید آجاتی ہے مثلاً کِھل + کِھلی = کِھلّی

جزو بندی کی دوسری قسم جمع ہے جب آزاد مارفیم اور پابند مارفیم مل کر نیا لفظ بنائیں اور دونوں مارفیم اپنی اصلی حالتوں پر بھی قائم رہیں تو اسے جمع کہتے ہیں۔ جمع کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

دن بھر، پردیس، ڈھولکی، بانسری، تجھ سا، بھرتا، مورچا، منشی گیری، سانولا، مچھلی، شیرنی، کوتوال، جڑواں، آسرا، آنا اور چاکی واڑاو غیرہ۔

۲۔ ترمیم صورت

لفظ سازی کا دوسرا طریقہ ترمیم صورت ہے۔ اگر کسی لفظ کی شکل میں تبدیلی کر کے دوسرے الفاظ بنائے جائیں تو اسے ترمیم صورت کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ اتحادِ معنی

۲۔اختلافِ معنی

اگر ایک لفظ کی شکل تبدیل کرنے کے بعد اس کے معنی تبدیل نہ ہوں تو اسے اتحادِ معنی کہتے ہیں۔الفاظ کی صورتیں تبدیل ہوتی ہیں لیکن الفاظ کے معنی اور قواعدی حیثیت نہیں بدلتی۔

۲۔اختلافِ معنی

ایک مارفیم کی شکل تبدیل کرنے کے بعد دوسرے الفاظ بنائے جائیں تو ان الفاظ کے معنی اور قواعدی حیثیت تبدیل ہو جائے تو اسے اختلافِ معنی کہتے ہیں۔

۱۔مصوتوں کا بدلنا۔مثلاً سمیٹنا-سَمِٹنا، نَبیڑنا-نبڑنا

۲۔مصوتے کا طویل ہونا۔مثلاً بھڑنا-بھیڑنا، کٹنا-کاٹنا، رکنا-روکنا

۳۔مصمتے کا اضافہ (ل)۔مثلاً سینا-سلنا، کھانا-کھلانا، دینا-دلانا

۴۔مرکب صوتی تبادل۔مثلاً چھوٹنا-چھوڑنا، ٹوٹنا-توڑنا

الفاظ کی بناوٹ کا تیسرا طریقہ نظیر ہے۔

الف۔نظیر

ایک لفظ کو سامنے رکھتے ہوئے اس لفظ کے مطابق دوسرے الفاظ بنانا نظیر کہلاتا ہے۔لفظ سازی کے اس طریقے سے سب سے زیادہ الفاظ بنائے جاتے ہیں۔لفظ سازی کے اصولوں کو سامنے رکھ کر،عوام اور خواص، الفاظ نہیں بناتے بلکہ نظیروں کی بنیاد پر الفاظ بنائے جاتے ہیں۔نئے بننے والے الفاظ میں سے کچھ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں اور کچھ الفاظ متروک ہو جاتے ہیں۔اردو زبان میں ایسا پیمانہ موجود نہیں ہے۔جس سے ہم جان سکیں کہ فلاں نئے الفاظ،اصولوں کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں اور فلاں نئے الفاظ نظیروں کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں۔دکھاؤ-دکھاوا، پہناؤ-پہناوا

"دکھ "سے "دکھاؤ"اور "دکھاوا"بنے ہیں۔"پہن "سے "پہناؤ" اور "پہناوا" بنے ہیں۔"آو" اردو زبان کا لاحقہ ہے جبکہ اردو زبان کا لہجہ اختصار پسند ہے اور "آوا"غیر زبان کا لاحقہ ہے۔ڈاکٹر سہیل بخاری کی رائے میں

> "الفاظ چاہے براہِ راست اصول سامنے رکھ کر بنائے گئے ہوں چاہے نظیروں پر ڈھالے گئے ہوں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ لفظ سازی کے وقت،ایک اصول کے نمونے سامنے کیون رکھے گئے اور دوسرے اصول کے نمونے کیوں ترک کر دئے گئے۔"۱۹

ب۔الفاظ کی اقسام

اردو الفاظ کی ساخت، معنی اور درجہ بندی کی بنیاد پر درج ذیل قسمیں ہیں۔

۱۔مفرد لفظ: ایسا لفظ جو صرف مادے پر مشتمل ہو اسے مفرد لفظ کہتے ہیں۔

۲۔سادہ لفظ: ایسا لفظ جو صرف ایک مارفیم پر مشتمل ہو سادہ لفظ کہلاتا ہے۔مثلاً میز، کرسی اور گھر وغیرہ۔

۳۔پیچیدہ لفظ: ایسا لفظ جو ایک سے زائد مارفیم پر مشتمل ہو۔پیچیدہ لفظ کہلاتا ہے۔پیچیدہ لفظ میں مفرد اور مرکب دونوں قسم کے الفاظ شامل ہیں۔مثال کے طور پر نکٹا اور لڑکوں وغیرہ۔

۴۔مرکب لفظ: ایسا لفظ جو ایک سے زائد آزاد روپوں پر مشتمل ہو۔مرکب لفظ کہلاتا ہے۔مثال کے طور پر رات کی رانی وغیرہ۔

۵۔مشتق لفظ: ایسا لفظ جو ایک سے زائد مارفیم پر مشتمل ہو اور سارے مارفیم،پابند روپ میں ہوں۔مشتق لفظ کہلاتا ہے۔مثلاً لڑکا، کھڑا وغیرہ۔

۶۔مترادف لفظ: ایسے لفظ جن کے معنی میں مکمل مشابہت نہ ہو بلکہ ان کے معنی میں جزوی اختلاف ہو۔مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔مثال کے طور پر لڑکی اور چھوکری وغیرہ۔

۷۔مترادف الفاظ: ایسے الفاظ جن کے معنی میں مکمل مشابہت ہو۔مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔

۸۔ متضاد الفاظ: ایسے الفاظ جن کے معنی ایک دوسرے کے الٹ ہوں۔ متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اچھا اور بُرا وغیرہ۔

۹۔ متحد المعنی الفاظ: ایسا لفظ جس کا ملفوظی روپ اس کے مکتوبی روپ سے مختلف ہو لیکن دونوں روپوں کے معنی ایک ہی ہوں۔ متحد المعنی لفظ کہلاتا ہے۔ انہیں مترادف لفظ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اردو زبان میں مکمل مترادف الفاظ ملنا بہت مشکل ہے۔

۱۰۔ قریب المعنی لفظ: جب دو الفاظ ملتے جلتے معنی کے حامل ہوں تو ایک دوسرے کا قریب المعنی کہلاتا ہے۔ مثلاً لڑائی اور جھگڑا وغیرہ۔

۱۱۔ مختلف المعنی الفاظ: ایسے الفاظ جو ایک دوسرے سے بے تعلق اور مختلف ہوں اور ان الفاظ کے معنی میں ربط بھی نہ ہو۔ مختلف المعنی الفاظ کہلاتے ہیں۔ یہ دونوں الفاظ صورت اور آواز میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھٹکا کے معنی شور ہیں۔ کھٹکنا سے کھٹکا۔ دوسر الفظ بھی "کھٹکا" ہے جس کے معنی "کھولنے کا پیچ" ہیں۔

۱۲۔ کثیر المعنی الفاظ: ایسا لفظ جو ایک سے زیادہ معنی کا حامل ہو۔ کثیر المعنی لفظ کہلاتا ہے۔ ہر لفظ جب مختلف تناظر میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔

۱۳۔ فقروی لفظ: ایسا لفظ جو آزاد روپوں اور پابند روپ سے مل کر بنے فقروی لفظ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر آٹھ سو پچاسواں وغیرہ۔

۱۴۔ تفاعلی الفاظ: ایسا لفظ جو لغوی معنی نہیں رکھتا بلکہ قواعدی معنی رکھتا ہے۔ تفاعلی لفظ کہلاتا ہے۔ تفاعلی لفظ کو حرف بھی کہتے ہیں اور نشان گر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً حروفِ جار، حروفِ عطف، ندائیہ حروف، حروفِ تاکید، حروفِ نفی اور حروفِ اثبات تفاعلی الفاظ ہیں۔

۱۵۔ یک مارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو ایک مارفیم پر مشتمل ہو یک مارفیمی لفظ کہلاتا ہے مثلاً میز اور کرسی وغیرہ۔

۱۶۔ کثیر مارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو دو یا دو سے زائد مارفیموں پر مشتمل ہو کثیر مارفیمی لفظ کہلاتا ہے۔ مثلاً جانور، بچپن اور ساتواں وغیرہ۔

۱۷۔ دومارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو دو مارفیم پر مشتمل ہو دو مارفیمی لفظ کہلاتا ہے۔ مثلاً ہوشیار اور میزیں وغیرہ۔

۱۸۔ سہ مارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو تین مارفیم پر مشتمل ہو۔ سہ مارفیمی لفظ کہلاتا ہے۔ مثلاً بے حسی اور ہوشیار وغیرہ۔

۱۹۔ چہار مارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو چار مارفیم پر مشتمل ہو چہار مارفیمی لفظ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر بے دردانہ وغیرہ۔

۲۰۔ پنج مارفیمی لفظ: ایسا لفظ جو پانچ مارفیم پر مشتمل ہو پنج مارفیمی لفظ کہلاتا ہے کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر غیر جانبدارانہ وغیرہ۔

د۔ سلینگ کے نظری مباحث

سلینگ کے اطلاقی مباحث سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سلینگ کیا ہے؟ سلینگ کا آغاز کب ہوا؟ سلینگ کی اہمیت کیا ہے؟ سلینگ بننے کے محرکات کیا ہیں؟ سلینگ سازی کے اصول کیا ہیں؟ سلینگ کے نظری مباحث کو سمجھے بغیر عملی مباحث ممکن نہیں ہیں۔

ا۔ سلینگ کیا ہے؟

سلینگ(slang) بنیادی طور پر انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ آن لائن آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق سلینگ ایک ناؤن ہے۔

> "A type of language consisting of words and phrases that are regarded as very informal ,are more common in speech then writing and are typically restricted to a particular context are group of people."۲۰

اردو میں اس لفظ کا کوئی مترادف نہیں ہے اور اب اردو زبان میں بھی یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ عوامی الفاظ، ناشائستہ الفاظ، بازاری الفاظ، سوقیانہ الفاظ اور غیر ثقہ الفاظ عام طور پر سلینگ کے مفہوم میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ سلینگ کو غیر معیاری، غیر مستند اور غیر رسمی الفاظ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن تمام سلینگ کو مبتذل اور غیر معیاری قرار دینا درست نہیں ہے۔ نئے الفاظ بھی سلینگ میں شامل ہیں بلکہ پرانے الفاظ جب نئے معنی میں استعمال ہوں سلینگ کہلاتے ہیں۔

کسی مخصوص گروہ کی زبان کو بھی سلینگ کہتے ہیں۔ مثلاً تعلیمی سلینگ، دفاعی سلینگ اور قانونی سلینگ وغیرہ۔ سلینگ کا دائرہ محدود بھی ہو سکتا ہے اور وسیع بھی۔ مثلاً عالمی جنگوں اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے نیا ذخیرہِ الفاظ دیا۔ سلینگ کی خصوصیات میں "غیر رسمی پن"، "روزمرہ بول چال"، "نئی باتیں اور پرانی باتوں کو نئے اسلوب میں کہنا" شامل ہیں۔ سلینگ کو معیاری زبان سے کم تر خیال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی رائے میں

> "سلینگ کی تین بنیادی خصوصیات ہیں۔ اوّل عام بول چال اور بے تکلفی کی زبان ہونا، دوم، غیر رسمی زبان ہونا؛ نئی بات کہنا یا پرانی بات کو نئے انداز سے کہنا نیز یہ کہ سلینگ کو مستند زبان سے کم تر بھی سمجھا جاتا ہے۔" ۲۱

کبھی سلینگ سماجی روایات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ سلینگ میں اختلاف اور بغاوت کا مفہوم ہوتا ہے۔ سلینگ، فحاشی اور گستاخی کے معنی بھی دیتے ہیں مگر تمام سلینگ کو فحش قرار دینا غلط ہے۔ کسی بھی زبان کی نشوونما میں سلینگ کا بنیادی کردار ہوتا ہے۔ تمام زبانوں کے سلینگ مستقبل میں معیاری زبان کا حصہ بن سکتے ہیں۔ روزمرہ بول چال کے ہر لفظ کو سلینگ نہیں کہہ سکتے البتہ ہر سلینگ یقینی طور پر بول چال کا حصہ ہوتا ہے۔

سلینگ میں مفرد الفاظ، مرکبات، تراکیب، کہاوتیں، مقولے، فقرے اور جملے شامل ہوتے ہیں۔ سلینگ صرف مخصوص الفاظ کا نام نہیں ہے۔ سب سے پہلے سلینگ اور کینٹ میں فرق ہے؟ سلینگ اور آرگو میں کیا فرق ہے؟

۲۔ سلینگ کا آغاز

سلینگ کی ابتدا انگریزی زبان سے ہوئی۔ اٹھارویں صدی میں یہ لفظ پہلی دفعہ استعمال ہوا۔ شروع میں کینٹ (Cant) کا لفظ بھی سلینگ کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ جس کے معنی ہیں "گانا گانا"۔ کینٹ، لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ بھکاری، بھیک مانگتے وقت جو گانا گاتے ہین۔ اسے کینٹ کہا جاتا ہے۔ بعد میں یہ "گانے" بھکاریوں کی

خفیہ زبان سمجھی جانے لگی۔ مخصوص گروہ اور مخصوص طبقہ اس زبان کو استعمال کرتا تھاجبکہ سلینگ کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ہر طبقے اور ہر گروہ کے لوگ سلینگ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔جو کینٹ محدود طبقات کے استعمال میں ہوتے ہیں متروک ہو جاتے ہیں۔جن کو وسیع طبقہ استعمال کرتا ہے۔وہ سلینگ بن جاتے ہیں۔

آرگو(Arogt) فرانسیسی زبان کا لفظ ہے اور سلینگ کے لیے استعمال ہوتا تھا۔منشیات فروش،خانہ بدوش اور آوارہ گرد گروہوں کو آرگو کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔مذکورہ بالا گروہ کے افراد جو مخصوص زبان استعمال کرتے تھے۔اُسے آرگو کہا جاتا تھا۔ایسے الفاظ جو انڈرورلڈ دنیا کے مخصوص افراد کے استعمال کرتے ہیں کینٹ کہلاتے ہیں۔کینٹ اور آرگو خفیہ زبان ہے جبکہ سلینگ عوامی زبان ہے۔

کسی مخصوص پیشے کی اِصطلاحات کو جارگن کہتے ہیں۔اِن اِصطلاحات کو کسی مخصوص پیشہ ور افراد استعمال کرتے ہیں۔مثلاً کمپیوٹر جارگن،،سپورٹس جارگن،بنک جارگن،وغیرہ۔

ایسا نیا لفظ جو کسی فکر یا علامت کی وضاحت کرے جارگن کہلاتا ہے۔جارگن ایک اصطلاح ہے جبکہ سلینگ عوامی بُولی ہے۔ سلینگ ، نئی فکر،نئے جذبات اور نئے معنی کے اظہار کی وجہ سے عوام میں مقبول ہوتا ہے۔پروفیشنل زبان، تعلیمی زبان اور مارکیٹ کی زبان کو جارگن کہتے ہیں۔

جارگن میں آرگو اور کینٹ کی نسبت زیادہ وسیع ہوتی ہے۔ہندوستان میں ٹھگوں اور چوروں کی مخصوص زبان ہوتی تھی۔ولیم سلیمن اور علی اکبر نے ٹھگوں کی مخصوص زبان پر مشتمل لغت ۱۸۳۹ء میں ہندوستان سے شائع کی۔رشید حسن خان نے اُس لغت کو "مصطلحاتِ ٹھگی" کا نام دیا اور شائع کرایا۔اِس کتاب میں شامل الفاظ سلینگ نہیں ہیں بلکہ کینٹ کہلاتے ہیں۔اِس کتاب میں ٹھگوں کی خفیہ زبان کا ذکر ملتا ہے۔قاسم یعقوب کی رائے میں۔

> "ہمیں سلینگ زبان کو اس زبان سے الگ کرنا پڑے گا جسے سلینگ کے قریب یا سلینگ ہی سمجھ لیا جاتا ہے۔کینٹ،جارگن اور آرگو کو بھی سلینگ الفاظ میں شمار کر لیا جاتا ہے یا ان کے درمیان بہت کم فاصلہ سمجھا جاتا ہے۔اصل میں کینٹ،جارگن اور آرگو تھوڑے تھوڑے معنیاتی فاصلوں

کے ساتھ تقریباً ایک ہی طرح کا مفہوم رکھتے ہیں مگر یہ تمام سلینگ نہیں ہوتے۔"۲۲

۳۔ سلینگ کے سفر کا مطالعہ

معروف انگریزی لغت میں سلینگ کو صرف گفتگو تک محدود کر دیا گیا ہے۔ سلینگ کو بول چال کی زبان کہا گیا ہے۔ سلینگ کو غیر مہذب زبان کہا گیا۔ کیا سلینگ غیر اخلاقی اور بازاری زبان ہے؟ کیا ہر سلینگ مستند زبان کا حصہ بنتا ہے؟ سلینگ اور غیر رسمی زبان میں کیا فرق ہوتا ہے؟ ماضی میں اردو زبان میں عربی اور فارسی کے الفاظ زیادہ ہوتے تھے اور اسے مستند زبان سمجھا جاتا تھا۔ تحریری زبان کو مستند کہنا چاہیے یا بول چال کی زبان کو۔ اردو میں اس حوالے سے دو مکاتبِ فکر موجود ہیں۔ ایک گروہ مستند زبان کے استعمال کو ضروری سمجھتا ہے اور نئے سلینگ الفاظ کی مخالفت کرتا ہے۔ اس گروہ کے مطابق جو نئے الفاظ، اردو زبان کے لیے فائدہ مند ہوں اور اردو زبان سے ہم آہنگ ہوں اور اُن نئے الفاظ کا اردو زبان میں مرادف نہ ہو۔ اُن نئے الفاظ کو تحریر میں استعمال کرنا چاہیے۔ جن نئے الفاظ کا مرادف اردو زبان میں موجود ہو اور جو نئے الفاظ اردو زبان سے ہم آہنگی نہیں رکھتے انہیں تحریر میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ نئے الفاظ دیسی بھی ہو سکتے ہیں اور غیر ملکی بھی۔ جو نئے الفاظ اردو زبان کے لیے نقصان دہ ہے۔ انہیں نہیں استعمال کرنا چاہیے۔ سلینگ، بازاری اور گھٹیا زبان ہے۔ اِس کی مخالفت کرنی چاہیے۔ اگر مخالفت کے باوجود کوئی سلینگ اردو زبان میں شامل ہو جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔ شمس الرحمٰن فاروقی کی رائے میں

> "زبان جاننے والوں کا فرض ہے کہ وہ مناسب، غیر ضروری، مصنوعی، بھونڈے اور لاعلمی یا لاپروائی کی بنیاد پر درآمد یا اختراع کیے ہوئے الفاظ و مصطلحات کی مخالفت کریں۔ اگر واقعی غیر ضروری اور کمزور ہیں تو وہ واماندۂ راہ ہو جائیں گے جن میں قوت یا محبوبیت ہے وہ قائم رہیں گے یہ عمل زبان میں چلتا رہتا ہے اور چلتا رہے گا۔"۲۳

اپنی تحریروں میں نئے الفاظ کی بجائے اردو زبان کے مستند الفاظ استعمال کرنے چاہیں۔ مستند اردو لکھنی چاہیے۔ اہلِ زبان نے معیاری اردو اور سلینگ زبان کا جو فرق طے کر دیا ہے۔ اُس سے انحراف نہیں کرنا چاہیے۔ شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں۔

> "آج ہم پر دو طرح کی مصیبتیں ہیں۔ ایک یہ کہ "نئے" الفاظ کے نام پر غیر اردو اور غیر معیاری الفاظ بے تکلف برتے جا رہے ہیں اس طرح اردو کے سبک اور معنی خیز الفاظ و استعمالات پیچھے دھکیلے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے وجد سے بھی بے خبر ہو گئے ہیں اور دوسری مصیبت یہ ہے کہ معیاری اردو کا تصور ہمارے ذہن سے محو ہو تا جا رہا ہے۔"۲۴

نئے الفاظ کے استعمال کے حوالے سے دوسرے مکتبِ فکر کی رائے مختلف ہے۔ مستند زبان کے ساتھ ساتھ ہمیشہ غیر مستند زبان کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ غیر مستند زبان کو سلینگ کہتے ہیں۔ سلینگ سازی سے مستند زبان میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ مستند زبان میں نئے الفاظ کے شامل ہونے اور پرانے الفاظ کے متروک ہونے کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے۔ نئے الفاظ، ابتدا میں مستند نہیں ہوتے۔ کافی عرصے کے بعد نئے الفاظ مستند زبان میں شامل ہوتے ہیں۔ نئے الفاظ کے شروع میں مخالفت درست نہیں ہے کیوں کہ یہ مستقبل میں مستند زبان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ نئے الفاظ، مستند زبان کو نہیں بگاڑتے بلکہ اس زبان کے ارتقا میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سلینگ زبان، لفظ سازی کا مخصوص طریقہ ہے۔ جس کے ذریعے نئے خیالات کے اظہار کے لیے نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ نئے الفاظ، نئی فکر اور تصورات کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ مستند زبان، جن تصورات کو پیش نہیں کرتی، سلینگ زبان ان تصورات کے اظہار کے لیے آتی ہے۔ اگر مستند زبان ہر قسم کے افکار کا اظہار کرے تو سلینگ الفاظ کا بننا ممکن نہیں ہے۔ ہر زمانے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے زبان میں نئے تصورات شامل ہوتے ہیں۔ سلینگ کے ذریعے ان افکار کا اظہار ہوتا ہے۔ مستند زبان جب لکھی، بولی یا پڑھی جاتی ہے تو اس کی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تلفظ، املا، صوتیات، معنیات اور قواعد کی حدود کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مستند زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے جبکہ سلینگ زبان کے

پیدا ہونے کی وجہ نئی معنوی ضرورتیں، نئے تصورات اور نئی سماجی ضرورتیں ہیں۔ سلینگ کا معیاری زبان بننے کا عمل نیچرل ہے۔ نیچرل عمل کی نگرانی کرنا کسی بھی زبان کے لیے نقصان دہ ہے۔ کچھ سلینگ متروک اور رد ہو جاتے ہیں اور کچھ مستند زبان کا حصہ بنتے جاتے ہیں۔ مثلاً " بخیے ادھیڑنا" ایک عوامی سلینگ تھا۔ مخصوص پیشے کا سلینگ تھا۔ درزی یہ سلینگ استعمال کرتے تھے۔ اب یہ سلینگ مستند زبان کا حصہ ہے اور پرانے معنی کے بجائے نئے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ معنوی تغیر کی مثال ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

> "زبان کا دھارا کسی بپھرے ہوئے دریا کی طرح ہوتا ہے جو اپنی مرضی سے رخ بدلتا ہے اور اس سیلاب کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔ زبان اپنے بارے بہت سے فیصلے عموماً خود ہی کر لیا کرتی ہے اور کسی کمیٹی، کسی بورڈ، کسی اجلاس کی سفارشات کو نہیں مانتی۔"۲۵

عورتوں کی مخصوص زبان ہوتی ہے۔ عورتیں حیا کی وجہ سے اشاروں میں اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے مخصوص کے نئے معنی وجود میں آتے ہیں۔ عورتوں کے بے شمار سلینگ مستند زبان کا حصہ بنتے ہیں۔ کوئی لفظ دہائیوں اور صدیوں تک سلینگ رہتا ہے اور مستند زبان میں شامل نہیں ہوتا جبکہ کوئی سلینگ بہت جلد مستند زبان میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایسے سلینگ الفاظ جو جذبات، خیالات اور معنی کا بہتر انداز میں اظہار کر سکتے ہیں۔ مستند زبان میں جلد شامل ہو سکتے ہیں۔ کچھ سلینگ بہت زیادہ بلیغ اور خوبصورت ہوتے ہیں کہ مستند زبان میں اُن کا مترادف لفظ نہیں ملتا۔ جاندار سلینگ الفاظ کو مستند زبان کے ادب اور لغت میں شامل کرنا ضروری ہے ورنہ زبان کی نشو و نما نہیں ہو سکتی۔ اصلاحِ زبان کی تحریکوں کی وجہ سے سلینگ کو نظر انداز کرنا زبان کی ترقی کو روکنے کے مترادف ہے۔ اردو زبان میں متروکات کی تحریک چلی اور بے شمار الفاظ کو متروک کر دیا گیا لیکن بہت سے الفاظ آج بھی اردو زبان میں استعمال ہو رہے ہیں اور اردو زبان کے ارتقا میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی رائے میں

> "متروک قرار دیئے گئے الفاظ کی ایک کثیر تعداد کا اردو میں آج بھی رائج ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی کے کہہ دینے سے کوئی بھی لفظ رائج یا

> متروک نہیں ہوا کرتا۔ کلب حسین خان نادر نے اپنی کتاب "تلخیص معلّٰی" میں کئی الفاظ قابلِ ترک اور کئی غلط قرار دیئے مثلاً لفظ "عادی" کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ اِسے "خوگر ہونا" کے معنی میں استعمال کرنا غلط ہے کیوں کہ لغت میں اس کے معنی "دشمن" کے ہیں۔ لفظ عادی پر نادر کو اعتراض تھا لیکن جلد ہی اردو کی لغات میں یہ لفظ اسی معنی میں آگیا۔"۲۶

محفوظ علی بدایوانی نے سنسنی خیزی جیسی ترکیب پر اعتراض کیا لیکن اردو زبان میں یہ ترکیب اب بھی استعمال ہوتی ہے۔ مواد کے معنی "سامان" کے ہیں۔ پنڈت کیفی نے اس معنی پر اعتراض کیا لیکن آج یہی معنی درست سمجھے جاتے ہیں اور اردو کی معیاری لغات میں یہ معنی درج ہیں۔ جو سلینگ الفاظ، وسیع حلقے میں مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر ادبی تحریروں میں استعمال ہونے لگتے ہیں اور مستند زبان کی معیاری لغات میں شامل ہو جاتے ہیں اور یہ کسی بھی زبان کا فطری ارتقا کہلاتا ہے۔ میرے خیال میں سلینگ سازی سے مستند زبان کا فائدہ ہوتا ہے۔ سلینگ سازی کے بغیر مستند زبان، ترقی کے مراحل طے نہیں کر سکتی۔ مستند زبان کا ارتقا ممکن نہیں ہوتا۔ سلینگ سازی، مستند زبان کی نشوونما کی ضامن ہے۔

سلینگ سازی کے فطری عمل کو مصنوعی طریقوں سے روکا جائے تو مستند زبان کا نقصان ہوتا ہے۔ اردو میں سلینگ سازی کا عمل زبان کی بقا و نشوونما، ترقی اور ارتقا کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ اردو زبان، جدید زمانے کے جدید تقاضوں کا ساتھ دینے سے قاصر ہوگی۔

۴۔ سلینگ اور سماج

سلینگ الفاظ، سماج کی ثقافت، نفسیات، اخلاق، تاریخ اور معاشرتی رجحانات اور تخلیقی رجحانات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اردو اور انگریزی زبان میں دولت، جنس اور عورت کے متعلق بے شمار سلینگ الفاظ ملتے ہیں۔ انگریزی زبان میں شراب کے متعلق جو سلینگ الفاظ ملتے ہیں۔ اُن الفاظ میں طنز، مزاح اور حقارت کا مفہوم ہوتا ہے جبکہ اردو زبان میں ایسا نہیں ہوتا۔ اردو زبان میں فراڈ اور تضحیک سے متعلقہ سلینگ الفاظ کی تعداد بہت کم ہے سلینگ الفاظ سے سماجی فکر اور سماجی روّیوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ سلینگ الفاظ بننے کے محرکات

سلینگ، مستند الفاظ کے معنی میں وسعت پیدا کرتے ہیں۔ سلینگ نیا لفظ بھی ہو سکتا ہے اور پہلے سے موجود لفظ میں معنیاتی تغیر بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً اڑی ایک سلینگ لفظ ہے۔ پہلے سے موجود لفظ "اڑ جانا" ہے جس کے معنی ہے "فضول بحث"۔ "اڑی" کے معنی ہے "ضد"۔ اس مثال سے سلینگ، مستند لفظ کے معنی میں وسعت پیدا کرتا ہے۔ مستند لفظ کے معنی متعین ہوتے ہیں جبکہ معنی کا سماجی عمل متعین نہیں ہوتا۔ اس لیے مستند لفظ کے معنی میں تغیر ہوتا ہے۔ مروجہ الفاظ میں جب دلچسپی کا عنصر ختم ہو جائے تو سلینگ وجود میں آتے ہیں۔ جب مروجہ الفاظ معنی کی مکمل ادائیگی سے قاصر ہوں تب بھی سلینگ بنتے ہیں۔ مروجہ الفاظ سے جذبات کا کامل اظہار نہ ہو تو سلینگ الفاظ ان کی جگہ لیتے ہیں۔ مروجہ الفاظ اپنے رسمی پن اور تکلف کی وجہ سے اپنا مفہوم کھو دیتے ہیں تو اُن الفاظ کے نئے معنی وجود میں آتے ہیں۔ الفاظ پرانے معنی کی بجائے نئے معنی میں استعمال ہوں تو انھیں سلینگ کہا جائے گا۔ اردو زبان میں نئے الفاظ وجود میں بھی آسکتے ہیں۔ کوئی شخص ارادی طور پر نئے الفاظ بنا سکتا ہے مثلاً شوں شاں، پوں پاں، لوٹا، لفافہ، انچی اور ہیر و ئنچی وغیرہ۔ لوٹا اور لفافہ جیسے سلینگ سیاست میں نئے مفہوم کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

> "اردو میں بھی ایسے الفاظ ہیں جو اچانک استعمال میں آگئے۔ نجانے کس نے سب سے پہلے "لوٹا" اور "لفافہ" کے الفاظ ایک مختلف سیاسی اور سماجی ماحول کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ دراصل سلینگ بے تکلفی کی زبان ہے۔ یہ جذبات اور احساسات کا عوامی انداز میں اظہار ہے بلکہ یہ عوامی شاعر ہے اور عوامی کا عامیانہ ہونا ضروری نہیں۔"۲۷

سلینگ سازی کی مختلف وجوہات ہیں۔ نئے مادی اور نئے فکری تصورات کی وجہ سے نئے سلینگ الفاظ بنتے ہیں۔ پرانے الفاظ کی ٹوٹ پھوٹ سے بھی نئے الفاظ بنتے ہیں۔ معنی میں وسعت کی وجوہات میں شدت جذبات، نئے معاشرتی روّیے، نئی ایجادات اور نئے لہجے شامل ہیں۔ سلینگ سازی کی اہم وجہ قواعدی انحراف، اِستہزائی پن، ٹیڑھاپن اور بدیسی الفاظ کا بگاڑ ہے۔ مستند زبان جب جذبات کا گھٹیا اظہار نہیں کرتی تو

سلینگ الفاظ بنتے ہیں۔ مثلاً ڈنڈا دینا اور ہیڈ لائٹ کھونا وغیرہ۔ مستند زبان، جن الفاظ کو تحریر میں رد کرتی ہے تو سلینگ بنتے ہیں کیوں کہ سلینگ غیر معیاری الفاظ کے اظہار کی لسانی صورت ہے۔ عوامی الفاظ جو مستند زبان میں شامل نہیں ہیں۔ مثلاً مومن، کلام شریف اور ملتان شریف وغیرہ۔ شریف کا لفظ کسی ولی اللہ کی نسبت سے بولا جاتا ہے۔

اگر سلینگ الفاظ کو گفتگو کی بجائے تحریر میں استعمال کیا جائے تو وہ مستند زبان کا حصہ نہیں بن جاتے۔ مستند زبان کو سارا سماج استعمال کرتا ہے۔ مستند زبان، علمی، ادبی، سائنسی، تہذیبی، ثقافتی اور سماجی اظہار پر قادر ہوتی ہے جبکہ سلینگ زبان زبانی اظہار اور مخصوص طبقات تک محدود ہوتی ہے اور سلینگ الفاظ کے معنی مکمل طور پر متعین نہیں ہوتے۔ بدیسی الفاظ کو بگاڑنا یا نئے لسانی اُسلوب میں بولنا ایک ایسا عمل ہے جس سے سلینگ الفاظ بنتے ہیں۔ سلینگ الفاظ میں نئے معنی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً سیٹنگ ہونا اور پمپ کروانا وغیرہ۔

سلینگ علامتی، اصطلاحی یا خفیہ زبان نہیں ہے بلکہ عوامی زبان ہے۔ مستند زبان کے الفاظ کا پہلے عوامی اظہار ہوتا ہے۔ وہ الفاظ یا مستند زبان کا حصہ بنتے ہیں یا پھر ختم ہو جاتے ہیں۔ جارگن، کینٹ یا آرگو کو زیادہ استعمال کیا جائے تو وہ سلینگ بن جاتے ہیں۔ مثلاً ڈرائیوروں اور مزدوروں کی خفیہ زبان کے کثرتِ استعمال سے سلینگ بنتے ہیں۔

کسی مستند زبان میں داخلی تغیرات کے نتیجے میں بُولی بنتی ہے جبکہ مستند زبان کے معنی میں وسعت کے نتیجے میں سلینگ زبان بنتی ہے۔ غیر مستند اظہار کی مختلف شکلیں، مستند زبان میں ہر لمحہ جنم لیتی ہیں جنھیں سلینگ زبان کہتے ہیں۔ بولی اور سلینگ زبان میں یہ بنیادی فرق ہوتا ہے۔ داخلی تغیرات کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ صوتی تغیرات

۲۔ فونیمی تغیرات

۳۔ بدیسی تغیرات

صوتی تغیر کی مثال "نہیں" کو "نئیں" بولنا ہے۔ فونیمی تغیر کی مثال "پاکستان" کو "باکستان" بولنا ہے۔ بولی نیا لہجہ ہوتا ہے جبکہ سلینگ نئے معنی کی تخلیق ہوتی ہے۔ سلینگ نئے طرزِ احساس کو کہتے ہیں۔ بدیسی الفاظ کے

استعمال سے نیا لہجہ جنم لیتا ہے۔ الفاظ کی نفسیات کا تعلق معنی سے ہوتا ہے۔ سلینگ زبان میں الفاظ کے معنی کی حدود مقرر کی جاتی ہیں۔ الفاظ کے معنی کی درجہ بندی سے ان الفاظ کے سماجی حلقے کی پیمائش کی جاتی ہے۔ سلینگ الفاظ کی مستند زبان میں بنیادی اہمیت ہے۔ رؤف پاریکھ کے مطابق

"حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی زندہ ترقی پذیر زبان میں سلینگ کثیر تعداد میں ہوتے ہیں۔ کسی بھی زبان کی زندگی اور تازگی کے لیے سلینگ ناگزیر ہوتا ہے کیوں کہ سلینگ عوام کی سطح سے اٹھتا ہے اور عوام میں جڑیں رکھتا ہے۔ لہٰذا سلینگ کو حقارت کی نظر سے دیکھنا زبان کی جڑ کھودنے کے مترادف ہے۔"۲۸

سلینگ کو نظر انداز کرنا زبان کی نشوونما کو روکنا ہے۔ متکلم کا تعلق مخصوص ادارے سے ہو تو اپنے احکامات اپنے ادارے کے لوگوں تک پہچانے کے لیے وہ سلینگ زبان کا استعمال کرتا ہے۔ متکلم کا مخصوص پیشہ ہو تو اپنے جذبات کو مخصوص لوگوں تک پہچانے کے لیے وہ سلینگ استعمال کرتا ہے۔ مخصوص حالات کی سنجیدگی کو کم کرنے کے لیے سلینگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ زبان کے فرسودہ اور پرانے الفاظ سے چھٹکارے کے لیے سلینگ زبان استعمال کی جاتی ہے۔ انفرادیت کے لیے بھی مستند زبان کی بجائے سلینگ زبان کو ترجیح دی جاتی ہے۔ طنز و مزاح کے لیے بھی سلینگ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ سلینگ الفاظ کے وجود کے بارے میں آنے کے محرکات جاننا جتنا ضروری ہے اتنا ہی سلینگ الفاظ کی مختلف قسموں کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ سلینگ الفاظ یا سلینگ زبان کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔

۶۔ سلینگ زبان کی اقسام

ڈاکٹر قاسم یعقوب لکھتے ہیں۔

"غیر مستند زبان کی بھی چند اقسام ہو سکتی ہیں۔ فاروقی صاحب نے زبان کو چار حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ عوامی زبان ۲۔ عامیانہ زبان ۳۔ بازار کی زبان ۴۔ بازاری زبان"۲۹

سلینگ زبان کی بنیادی اقسام چار ہیں۔

۱۔ عوامی زبان

۲۔ عامیانہ زبان

۳۔ بازار کی زبان

۴۔ بازاری زبان

زبان کا غیر رسمی استعمال عوامی زبان کہلاتا ہے۔ عوامی زبان کو گھٹیا زبان نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً ہلا ہوا اور پتلی حالت وغیرہ۔ ہلا ہوا کے معنی ایسا شخص جس کا ذہین خراب ہو۔ پتلی حالت ایسے شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کی حالت کمزور ہو۔ ایسی زبان جس میں تلفظ کی غلطیاں ہوں اور یہ زبان، عوامی زبان سے کم تر ہو عامیانہ زبان کہلاتی ہے۔ مثلاً آدمی منگوانا، آم بلوانا وغیرہ جبکہ مستند زبان میں آدمی بلوانا اور آم منگوانا استعمال ہوتا ہے۔ عامیانہ زبان، مستند زبان کو بگاڑنے کا سبب بنتی ہے۔ یہ زبان سماجی تشکیل کے مرحلے سے بہت کم گزرتی ہے۔ عامیانہ زبان کی اصطلاح و درستی ضروری ہوتی ہے تاکہ غلط لفظ سازی سے بچا جا سکے۔

ایسی زبان جو مارکیٹ یا کاروبار میں استعمال ہوتی ہے۔ بازار کی زبان کہلاتی ہے۔ مارکیٹ میں الفاظ کو توڑ مروڑ کر بولا جاتا ہے اور نئے الفاظ بنتے ہیں۔ مستند الفاظ کے معنی میں بھی وسعت پیدا ہوتی ہے۔ مارکیٹ میں الفاظ کے معنی و مفہوم تبدیل ہو جاتے ہیں۔ مارکیٹ سلینگ سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مثلاً گالیاں اور ذو معنی جملے وغیرہ۔ عوامی جذبات کا اظہار مستند زبان کی بجائے بازاری زبان میں ہوتا ہے۔

یہ چاروں زبانیں، مستند زبان سے نکلتی ہیں۔ یہ زبانیں، مستند زبان کے معنوں میں کمی، وسعت یا تحریف کا باعث بنتی ہیں۔ اِن سب زبانوں کو سلینگ کہا جاتا ہے۔ سلینگ صرف بازاری زبان نہیں ہے۔ نئے تصورات، نئے خیالات اور نئے افکار کا اظہار سلینگ کے ذریعے ہوتا ہے۔ غیر مستند الفاظ، غیر ثقہ الفاظ، غیر مستند لہجے اور غیر ثقہ لہجے بھی سلینگ میں شامل ہیں۔ سلینگ زبان کو مستند زبان میں شامل کرنا چاہیے یا مستند زبان سے دور رکھنا چاہیے؟

مستند زبان میں صحت کا خیال کرنا ضروری ہے۔ مثلاً املا، تلفظ، روز مرہ، محاورہ اور قواعد کا درست ہونا ضروری ہے جبکہ سلینگ زبان کے الفاظ، مستند زبان سے فاصلے پر رہ کر اپنی سماجی تشکیل اور ثقافتی عمر پوری کرتے ہیں۔ مثلاً کسی لفظ کے معنی میں وسعت سے نئے لفظ کا بننا، کسی لفظ کے تلفظ میں تبدیلی سے نئے لفظ کا بننا، کسی مستند لفظ کا علامتی استعمال، محاورات کا محدود استعمال وغیرہ۔ اگر مستند زبان میں ایک ہی معنی کے دو الفاظ موجود ہیں۔ ایک مستند لفظ ہو اور دوسرا سلینگ لفظ۔ ایسی صورتحال ممکن نہیں ہے کیوں کہ سلینگ لفظ میں اضافی معنی بھی موجود ہوتے ہیں۔ کیوں کہ مستند لفظ اور سلینگ لفظ کا سماجی تشکیل کا عمل ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ سلینگ زبان کی اقسام کے حوالے سے شمس الرحمٰن فاروقی کی رائے ہے۔

> "اردو کے بعض ثقہ ادبا علما بھی یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ لوگ وہی تو لکھیں گے جو بولیں گے اور وہی تو بولیں گے جو وہ سنیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عوامی زبان، عامیانہ زبان، بازار کی زبان، بازاری زبان، یہ سب فرق جو اہلِ اُردو نے سینکڑوں برس کے ارتقا اور تفتیش و تخصیص کے عمل کے نتیجے میں پیدا کیے تھے اب مٹتے جا رہے ہیں۔" ۳۰

حوالہ جات

۱۔ اقتدار حسین خان، اُردو صرف و نحو، قومی کونسل برائے فروغِ اردو، دہلی، ۲۰۱۰ء، ص ۶

۲۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی مباحث، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، ۲۰۲۱ء، ص ۲۹

۳۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، تشریحی لسانیات، فضلی سنز لمیٹڈ، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۸۳

۴۔ نورالحسن نیر، مولوی، نوراللغات نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء، ص ۶۲۹

۵۔ فتح محمد خان جالندھری، مولوی، مصباح القواعد، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۷۹

۶۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف)، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۰۹

۷۔ انصار اللہ، پروفیسر، اردو صرف و نحو، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۷

۸۔ عبدالسلام، ڈاکٹر، عمومی لسانیات، رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۹۳ء، ص ۱۷۳

۹۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی مباحث، ایضاً، ص ۳۰

۱۰۔ ایضاً، ص ۳۱

۱۱۔ ایضاً، ص ۳۲

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۳

۱۳۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، بک ٹاک، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۱۹۳

۱۴۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ایضاً، ص ۴۴۷

۱۵۔ ایضاً، ص ۲۶۱

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۱۱

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۰۷

۱۸۔ ایضاً، ص ۲۱۰

۱۹۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، تشریحی لسانیات، ایضاً، ص ۱۴۵

۲۰۔ https://www.oxfordlearsdictionaries

۲۱۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسانیاتی مباحث، فضلی بک سپر مارکیٹ، کراچی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱۱

۲۲۔ قاسم یعقوب، لفظ اور تنقیدِ معنی، پورب اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۷ء، ۸۲

۲۳۔ شمس الرحمٰن فاروقی، لغاتِ روز مرہ، آج کی کتابیں، کراچی، ۲۰۰۳ء، ص ۱۸

۲۴۔ ایضاً، ص ۱۵۔ ۱۴

۲۵۔ رؤف پاریکھ، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی بک، کراچی، ۲۰۰۵ء، ص ۲۱

۲۶۔ ایضاً، ص ۲۲

۲۷۔ ایضاً، ص ۱۸

۲۸۔ ایضاً، ص ۱۹

۲۹۔ قاسم یعقوب، ڈاکٹر، اردو سلینگ لغت، شمع بکس، فیصل آباد، ۲۰۱۶ء، ص ۳۵

۳۰۔ شمس الرحمٰن فاروقی، لغاتِ روز مرہ، ایضاً، ص ۱۶

باب دوم

حافظ صفوان اور عامر خاکوانی کے بلاگز میں سلینگ کا تجزیہ

الف۔ بلاگ کا تعارف

ب۔ حافظ صفوان کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

۱۔حافظ صفوان کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

۲۔حافظ صفوان کی سلینگ سازی کا تجزیہ

ج۔ عامر خاکوانی کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

۱۔عامر خاکوانی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

۲۔منتخب سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

حوالہ جات

باب دوم

حافظ صفوان اور عامر خاکوانی کے بلاگز میں سلینگ کا تجزیہ

الف۔ بلاگ کا تعارف

بلاگ کی اصل ویب لاگ ہے۔اس اصطلاح کو مختصراً بلاگ کہتے ہیں۔بلاگ کا لفظ پیٹر مرہلر نے متعارف کرایا۔ویب لاگ کی اصطلاح جارن برگر نے متعارف کرائی۔۱۹۹۷ء میں یہ اصطلاح پہلی دفعہ استعمال ہوئی جبکہ بلاگ کی اصطلاح ۱۹۹۹ء میں پہلی دفعہ استعمال ہوئی۔شروع میں بلاگنگ ذاتی ڈائری تھی۔ذاتی صحافت تھی۔Justin Hall نے ۱۹۹۴ء میں پہلا باقاعدہ بلاگ لکھا۔۱۹۹۵ء میں Carolyn Burke نے پہلی باقاعدہ آن لائن دائری لکھی۔Dave Winer نے ۱۹۹۷ء میں پہلی باقاعدہ آن لائن نیوز تحریر کیں۔۱۹۹۹ ء میں "بلاگ سروس" شروع ہوئی۔جس سے بلاگ بنائے جاتے۔گوگل نے یہ سروس خریدلی۔آج کل اُس کا نام بلاگ سپاٹ ہے۔اوپن ڈائری اور سلیش ڈاٹ بھی ایسے ہی پلیٹ فارم تھے جن پر بلاگ بنائے جاتے۔بلاگز کی آن لائن یونیورسٹی کا نام بلاگ سفئیر ہے۔اردو میں تمام بلاگرز کو بلاگستان کہتے ہیں اور انگریزی میں تمام بلاگز کو بلاگ سفئیر کہتے ہیں۔۲۰۰۵ء میں اس پر بلاگز کی تعداد چھبیس لاکھ تھی اور اب بلاگز کی تعداد کروڑوں میں ہے۔بلاگ ایک ویب پیج بھی ہوسکتا ہے اور ویب سائٹ بھی۔ایک ویب پیج پر بہت سی پوسٹس شائع کی جاتی ہیں۔اُسے بلاگ کہتے ہیں۔ایسا پلیٹ فارم جس پر پوسٹس لکھی جاتی ہیں۔بلاگ کہلاتا ہے۔بلاگ پر جو مواد لکھا جاتا ہے۔پوسٹ کہلاتا ہے۔جب کوئی شخص آن لائن سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنے خیالات کا اظہار کرے بلاگ کہتے ہیں۔آن لائن آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق

> "A website where an individual person or people representing an organization,write regularly about recent events or topics that interest them,usually Photos and links to other websites that they find interestingly." ۱

آن لائن کیمرج ڈکشنری کے مطابق

"A Regular records of your thoughts,opinions or experiences that you put on internet for other people to read: she writes a foodblog in which she shares recipes.Tips and restaurant reviews."۲

بلاگ لکھنے میں ایک فرد بھی ہو سکتا ہے۔افراد کا گروپ یا کوئی کارپوریشن بھی بلاگ لکھ سکتے ہیں۔بلاگ میں اپنے عقائد،خیالات اور سرگرمیوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔بلاگر میں مختصر پوسٹس اور کمنٹس بھی شامل ہوتے ہیں۔بلاگ کے قارئین رائٹر کے بلاگ پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔رائٹر سے سوالات بھی پوچھ سکتے ہیں۔بلاگ میں تصاویر، آڈیو اور ویڈیو بھی شامل ہو سکتی ہیں۔بلاگ میں اختصار،ہلکا پھلکا پن اور غیر رسمی پن ہوتا ہے جبکہ آرٹیکلز میں طوالت، رسمی پن اور سنجیدگی ہوتی ہے۔بلاگ پر مسلسل مواد لکھا جاتا ہے جبکہ ویب سائٹ پر مسلسل مواد نہیں لکھا جاتا۔بلاگ اور آرٹیکل کے اُسلوب میں فرق ہوتا ہے۔بلاگ پر بلاگ پوسٹ لکھی جاتی ہے۔پوسٹ کی مخصوص تاریخ لکھی ہوتی ہے۔ پوسٹ پر کیٹیگری اور ٹیگ کا آپشن نہیں ہوتا۔پوسٹ کا مخصوص موضوع ہوتا ہے۔پوسٹ،ایک جملہ بھی ہو سکتا ہے اور ایک پیراگراف بھی۔بلاگ پر جو معلوماتی موضوع لکھا جاتا ہے۔پوسٹ کہلاتا ہے۔ایک بلاگ پر پوسٹ کی تعداد لامحدود ہوتی ہے۔بلاگز اگر مختصر تحریر پوسٹ کی شکل میں لکھتا ہے تو اسے مائیکرو بلاگنگ کہتے ہیں۔مائیکرو بلاگنگ کے لیے فیس بک،ٹویٹر اور انسٹاگرام بہترین پلیٹ فارم ہیں۔بلاگر انگریزی زبان کا لفظ ہے۔جو شخص بلاگ پر مسلسل مواد لکھتا ہے۔بلاگر کہلاتا ہے۔

آن لائن کیمرج ڈکشنری کے مطابق

"Someone who writes a blog:a regular record of some one's ideas,opinions or experiences that is put on the internet for the people to read."۳

بلاگنگ کی اہمیت

سوشل میڈیا پر بلاگنگ کے اعداد و شمار کا جائزہ لیا جائے تو بلاگز کی تعداد پچاس کروڑ سے بھی زیادہ ہے اور اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ روزانہ لاکھوں بلاگز انٹرنیٹ پر شائع ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد پانچ ارب سے زائد ہے اور ۸۰ فیصد سے زائد لوگ بلاگ پڑھتے ہیں۔ اپنی رائے کے اظہار کا جدید اور سستا طریقہ بلاگنگ ہے۔ بلاگنگ کی راہ میں مذہبی، ریاستی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی رکاوٹیں نہیں ہوتیں۔ ایک پلیٹ فارم پر پابندی لگ جائے تو بلاگرز دوسرے پلیٹ فارم پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ بلاگرز کو بھی آزادی حاصل ہے اور قارئین بھی اپنی رائے کے اظہار میں آزاد ہیں۔ افواہیں، سازشیں اور مخصوص ایجنڈے، بلاگنگ کے منفی پہلو ہیں۔ ریاستی ادارے عوامی حمایت کے حصول کے لیے بلاگنگ کرتے ہیں۔

بلاگنگ، ریاستی پالیسوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جنگوں، بحرانوں اور انقلابوں میں بلاگنگ اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بلاگرز، عالمی سیاست، انسانی حقوق اور مقامی مسائل جیسے موضوعات پر لکھے جاتے ہیں۔ سائنس، ادب، فلسفے، تعلیم اور شہری حقوق جیسے موضوعات کو بلاگنگ کی وجہ سے فروغ ملا۔ بلاگنگ سے سماجی مزاج اور رائے عامہ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ بلاگنگ سے بلاگرز کو معاشی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ بلاگنگ کے مشہور پلیٹ فارم میں Movable Typepad,Blogpost,xange، ورڈپریس، بلاگ شماریات، اردو بلاگنگ، اردو کے رنگ، اردو ویب محفل، اردو ٹیک بلاگز، اردو پوائنٹ بلاگز، اردو ہوم بلاگز، URduweb.org اور بلاگنگ سرچ انجن شامل ہیں۔

اُردو بلاگرز کا اَجمالی پس منظر

عمیر سلام اردو کے پہلے بلاگر ہیں۔ اگست ۲۰۰۲ء میں اردو میں پہلا بلاگ لکھا گیا۔ جس کا موضوع اردو کے حروفِ تہجی تھا۔ جولائی ۲۰۰۲ء میں بی بی سی کی اردو ویب سائٹ کا آغاز ہوا۔ جنوری ۲۰۰۴ء میں اس ویب سائٹ پر اردو بلاگنگ کی ابتدا ہوئی۔ اس بلاگ کا عنوان "بابو بھائی کی کارپوریشن" تھا۔ ۲۰۰۴ء میں آصف

اقبال نے اردو بلاگنگ کا آغاز کیا اور اس بلاگ کا عنوان "بارے کچھ شب و روز من" تھا۔ زکریا اجمل نے ایک ویب سائٹ بنائی جس کا نام "ویب رنگ" تھا۔ یہ ویب سائٹ اردو بلاگرز کی فہرست تھی۔ دانیال نے ۲۰۰۴ء میں "کراچی پاکستان سے ایک ہم جنس پرست کی ڈائری" کے عنوان سے بلاگ کی ابتدا کی۔ ۲۰۰۴ء میں مختلف عنوانات سے اردو بلاگ لکھے گئے۔ جن میں الف مقصودہ، اردو ملٹی میڈیا اور کیفے حقیقت کنول کے پھول اور خاور کی بیاض شامل ہیں۔

۲۰۰۵ء میں دانیال، آصف اقبال اور زکریا اجمل نے ایک بلاگ شروع کیا جس کا نام "اُردو میں بلاگنگ" تھا۔ نبیل حسن "الطاف حسین اور گریٹر پنجاب" کے عنوان سے بلاگ لکھنا شروع کیا۔ اردو بلاگنگ کے فروغ میں ان چار لوگوں نے بنیادی کردار ادا کیا اور یہ لوگ اردو بلاگنگ کے تکنیکی معاملات سے شناسا تھے۔ ایک معروف ویب سائٹ بلاگ سپاٹ پر شعیب صفدر اور جہانزیب اشرف نے بلاگز لکھے۔ سعادت متین، افتخار راجہ اور افتخار اجمل ۲۰۰۵ء میں اردو کے مشہور بلاگر تھے۔ منیر احمد طاہر، افضل جاوید، اشفاق احمد، اسمی مرزا اور اعجاز آسی بھی اردو کے ابتدائی بلاگرز میں شمار ہوتے ہیں۔ قدیر احمد، عارف انجم اور حارث بن خرم نے ۲۰۰۵ء میں ٹیکنالوجی کے موضوع پر اردو میں سب سے پہلے بلاگ لکھے۔ ۲۰۰۵ء میں اردو کا ایک آن لائن پلیٹ فارم بنایا گیا۔ جس کا نام "اردو محفل" تھا۔ یہ پلیٹ فارم مکمل طور پر اردو زبان میں تھا۔ ۲۰۰۵ء کے بعد اردو بلاگنگ کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ چند سالوں میں ہزاروں بلاگرز اردو میں لکھنے لگے اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے اور اردو بلاگرز کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔

ب۔ حافظ صفوان کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

ا۔ حافظ صفوان کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

حافظ صفوان اردو زبان کے معروف بلاگر ہیں۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور اُردو لسانیات کے ماہر ہیں۔ اردو زبان میں دیسی اور انگریزی زبان کے الفاظ استعمال کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اردو سلینگ سازی کے مستند عالم

ہیں۔ اپنی تحریروں میں عوامی الفاظ کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے بلاگز کے بنیادی موضوعات میں لسانیات، لفظیات، مذہب، سیاست، سماج اور ٹیکنالوجی شامل ہیں۔ نئی لفظ سازی اُن کا پسندیدہ موضوع ہے۔ انگریزی زبان کے الفاظ کی تصریف اور اشتقاق کے ذریعے نئے اردو سلینگ ایجاد کرتے ہیں۔ وہ سلینگ سازی میں اردو زبان کی لفظ سازی کے اصولوں کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ مماثلت اور نظیر کی بنیاد پر نئے الفاظ بناتے ہیں۔ اردو املا، تلفظ، رسم الخط، صوتیات، لفظیات، معنیات اور قواعد کے موضوع پر جاندار بلاگ لکھتے ہیں۔ اردو کے معروف ماہر لسانیات سے خط و کتابت بھی کرتے ہیں اور اس خط و کتابت کو بلاگز کی شکل میں شائع کرتے ہیں۔

حافظ صفوان مذہبی بلاگز بھی لکھتے ہیں۔ جدید مذہبی سکالرز سے متاثر ہیں۔ جاوید احمد غامدی اُن کے پسندیدہ مذہبی سکالر ہیں۔ اہم مذہبی موضوعات مثلاً مدارس، جہاد، پردہ، حج، قربانی، سود، داڑھی، موسیقی، تعلیم اور مخلوط کے متعلق جاوید احمد غامدی کی رائے کو درست سمجھتے ہیں۔ مذہبی اِستحصال کے سخت مخالف ہیں۔ مذہبی روایتی علما جو عوام کا معاشی اِستحصال کرتے ہیں۔ حافظ صفوان ان پر سخت تنقید کرتے ہیں۔ لبرل اور ماڈرن خیالات کے حامل ہیں۔ مذہب کے سیاسی اور معاشی استعمال کے سخت خلاف ہیں۔ مذہب کو ریاستی معاملے کی بجائے ذاتی معاملہ سمجھتے ہیں۔ مسلکی اور فرقہ وارانہ جماعتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کی رائے میں مسجد یا مدرسے پر کسی مسلک کی اجارہ داری غلط ہے۔ ماضی میں تبلیغی جماعت اُن کی پسندیدہ رہی۔

حافظ صفوان سیاسی طور پر سول بالادستی کے حامی ہیں۔ اَسٹیبلشمنٹ کی سیاسی مداخلت پر بے رحم تنقید کرتے ہیں۔ ایک مخصوص سیاسی جماعت کے حامی ہیں اور مخالفت سیاسی جماعت کی یوتھ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ برصغیر کے مقامی، سیاسی اور عسکری لیڈروں کو اپنا ہیرو سمجھتے ہیں۔ برصغیر پر حملہ کرنے والے عربوں، ترکوں، افغانوں اور سنٹر ایشیا کے جنگجوؤں کو غاصب سمجھتے ہیں۔ مقامیت اور پنجابیت اُن کے سیاسی نظریات کی بنیاد ہے۔ وہ پنجاب میں انتظامی، لسانی یا سیاسی بنیاد پر صوبہ جات بننے کو غلط سمجھتے ہیں۔ ملٹری ڈکٹیٹر کی حکومت

پر کڑی تنقید کرتے ہیں۔ سیاسی مخالفین پر مزاحیہ انداز میں تنقید کرتے ہیں اور سیاسی سلینگ کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

حافظ صفوان نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پنجاب حکومت میں تاحال اپنے فرائض منصبی سر انجام دے رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے تعلیمی پس منظر کی وجہ سے ایسے سلینگ استعمال کرتے ہیں جن کا تعلق جدید ٹیکنالوجی سے ہے۔ انھوں نے ایک مختصر لغت میں سلینگ الفاظ جمع بھی کیے ہیں۔ وہ مختلف سماجی موضوعات پر بھی لکھتے ہیں۔ اُن موضوعات میں شادی بیاہ، رسم و رواج، خوراک، لباس، خواتین کے مسائل، تعلیمی مسائل، فیشن موسیقی اور نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔ حافظ صفوان سماج اور زندگی کے ہر پہلو پر منفرد نقطۂ نظر کے حامل ہیں۔ وہ روایت پسندی کے بجائے جدت پسندی کے حامی ہیں۔ اُن کی رائے میں ایک مسلمان کو اپنے زمانے کی روحِ عصر کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔ ایک سچا مسلمان اپنے زمانے کے ورڈویو کے مطابق سماجی زندگی گزارتا ہے۔

حافظ صفوان سوشل میڈیا کی محبوب شخصیت ہیں۔ اُن کے تمام بلاگز طنز و مزاح اور شگفتگی سے بھرپور ہوتے ہیں۔ وہ حسِ لطیف کے مالک ہیں۔ بدتہذیبی اور گالی گلوچ کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے تمام بلاگرز اور قارئین اُن کے بلاگز سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مذہبی، سیاسی اور لسانی اصطلاحات اُن کے بلاگز کا بنیادی موضوع ہے۔ وہ جدت پسند لسانی مصلح ہیں۔ اردو بلاگز کی تاریخ حافظ صفوان کے بغیر نامکمل ہے۔ اُن کے نظریات سے اختلاف ممکن ہے لیکن تمام بلاگرز ان کی حسِ مزاح کے معترف ہیں۔ حافظ صفوان سلینگ سازی کے حوالے سے اوّل نمبر کے بلاگر ہیں۔ وہ دانستہ نئے الفاظ گھڑتے ہیں اور انھیں سلینگ کے طور پر اپنے بلاگ میں روانی سے استعمال کرتے ہیں۔ اُن کے خیال میں ایک زمانہ تھا کہ اردو زبان میں عربی اور فارسی کے الفاظ کی تعداد زیادہ تھی لیکن اس وقت اردو زبان میں انگریزی اور مقامی زبان کا غلبہ ہے۔ وہ نئی لفظ سازی اور سلینگ سازی کو اردو زبان کی وسعت کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اس لیے وہ نئی سلینگ سازی کے ذریعے اُردو زبان کے ذخیرہ الفاظ میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔

حافظ صفوان کے بلاگز "مکالمہ ڈاٹ کام" پر بھی شائع ہوتے ہیں۔اس ویب سائٹ کے چیف ایڈیٹر انعام رانا اور ایڈیٹر اسما مغل صاحبہ ہیں۔۲۰۱۶ء میں اس ویب سائٹ کا آغاز ہوا۔اس کی بنیاد بحث و مناظرہ کی بجائے مکالمہ پر رکھی گئی ہے۔مکالمہ کی تحاریر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔سیاسی اور معاشرتی مسائل پر کالم کا سیکشن ہے۔مختلف موضوعات پر مضامین کے سیکشن کو نگارشات کا نام دیا گیا ہے۔نئے لکھاریوں کی تحاریر کو "مشقِ سخن" کے سیکشن میں شائع کیا جاتا ہے۔ادب کے سیکشن میں تراجم،کلاسیکی ادب،کتابوں کی تلخیص اور ادبی تحریریں شائع کی جاتی ہیں۔ویڈیو سیکشن میں دلچسپ ویڈیوز اور لوکل مسائل پر مبنی ویڈیوز موجود ہوتی ہیں۔گوشہ ہند کے سیکشن میں ہندوستانی رائٹرز کی تحریریں شائع ہوتی ہیں۔اس ویب سائٹ کے معروف لکھاریوں میں حافظ صفوان، معاذ بن محمود، عامر کاکازئی، انعام رانا، احمد رضوان اور ژاں سارتر شامل ہیں۔

۲۔حافظ صفوان کی سلینگ سازی کا تجزیہ

سلینگ الفاظ عوام بھی بناتے ہیں اور خواص بھی۔خواص میں ماہرِ لسانیات، محقق، عالم، ادیب، شاعر، نقاد اور پڑھے لکھے افراد شامل ہیں۔سلینگ الفاظ لاشعوری طور پر بھی بنائے جاتے ہیں اور دانستہ بھی وجود میں آتے ہیں۔حافظ صفوان معروف بلاگر اور ماہرِ لسانیات ہیں اور شعوری طور پر نئے نئے الفاظ بناتے ہیں۔اُن کی رائے میں نئے عوامی الفاظ کسی بھی زبان کی ترقی اور بقا کے لیے ضروری ہیں۔سوشل میڈیا پر وہ واحد بلاگر ہیں جن کے بلاگز میں سلینگ الفاظ کا استعمال شعوری طور پر کثرت سے ملتا ہے۔وہ اردو زبان کی نشوونما میں سلینگ سازی کے ذریعے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔سلینگ سازی کا مطالعہ حافظ صفوان کے بغیر ادھورا ہے۔

مادی اور غیر مادی تہذیب کے ارتقا کی وجہ سے نئے سلینگ الفاظ بنتے ہیں۔موجودہ زمانے میں مغربی تہذیب کا پوری دنیا پر غلبہ ہے۔امریکی تہذیب، مغربی تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے۔امریکی زبان دنیا کی ہر زبان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔اس لیے حافظ صفوان اپنے بلاگز میں مستعار انگریزی مادوں پر اُردو لاحقے کے اضافے میں نئے سلینگ بناتے ہیں۔انگریزی الفاظ میں اردو الفاظ یا مارفیم کا اضافہ کرتے ہیں۔اردو الفاظ میں انگریزی الفاظ

یا مارفیم کا اضافہ کرتے ہیں۔ سلینگ سازی کا بنیادی محرک تہذیبی ارتقا اور عاریت ہے۔ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں۔

"مادی تہذیب میں ارتقائے الفاظ کے اضافے کی وجہ سے ہے جیسے جیسے کوئی چیز ایجاد ہوتی ہے۔اُس کے لیے کوئی نیا لفظ گھڑا جاتا ہے یا دوسری زبان سے مستعار لیا جاتا ہے۔ غیر مادی تہذیب میں ارتقا یعنی مذہبی، فلسفیانہ، علمی ادبی، سیاسی تصورات میں اضافہ۔ یہ بھی پہلے سب کے برابر اہم ہے۔"[۴]

حافظ صفوان نے اپنے ایک بلاگ میں یوتھیا اور ففتھیا جیسے سلینگ متعارف کرائے انگریزی زبان کی معروف جدید اصطلاح "ففتھ جنریشن وار" ہے۔ جس کے معنی ریاستوں کی سوشل میڈیا پر پروپیگنڈے کی جنگ۔ جدید ریاستیں ایک دوسرے کے خلاف سوشل میڈیا پر پروپیگنڈے کرتی ہیں تاکہ عوام کی نفسیاتی اور جذباتی ذہن سازی کی جائے۔ جو شخص یا گروپ، اِس معاملے میں ریاست کی مدد کرتا ہے۔ اُس کے لیے حافظ صفوان نے ففتھیا کا سلینگ گھڑا۔ یہ جدید ترین سلینگ ہے۔ "ففتھ" انگریزی کا مفرد لفظ ہے اور آزاد مارفیم ہے۔اُس کے ساتھ اردو کا پابند مارفیم "یا" جڑنے سے ایک نیا سلینگ بنا ہے۔ ففتھیا، یوتھیا کی مماثلت پر بنایا گیا ہے۔ یوتھیا بھی ایک سلینگ ہے جو "یوتھ اور یا" سے مل کر بنا۔ یوتھ انگریزی کا آزاد مارفیم ہے ۔ جس کے معنی جوان ہیں۔ "یا" اردو کا پابند مارفیم ہے اور اشتقاقی لاحقہ ہے۔ اشتقاقی لاحقے کی وجہ سے انگریزی کے آزاد مارفیم کے معنی میں تبدیلی ہوئی ہے۔ سوشل میڈیا پر یوتھیا کے معنی مخصوص سیاسی جماعت کا کارکن ہے۔ یوتھ کے ساتھ تصریفی اور اشتقاقی لاحقوں کے جڑنے سے متعدد نئے اردو سلینگ بنائے گئے۔ مثلاً یوتھیوں جو کہ یوتھیا کی جمع ہے۔ یوتھیا کی مؤنث یوتھن بنائی گئی ۔ یوتھن کی جمع یوتھیانیں وجود میں آئی ۔ مخصوص سیاسی جماعت کے کارکنوں کی تحقیر کے لیے یوتھڑیوں اور یوتھیاپا جیسے اردو سلینگ بھی بنائے گئے۔ مخصوص سیاسی جماعت کے کارکن کی مخصوص فکر کو یوتھیاپا کا نام دیا گیا ہے۔ یوتھیاپا، بدتمیزی، بدتہذیبی اور گالی گلوچ کے مترادف لفظ

کے طور پر پہچانا جانے لگا۔ یہ تمام الفاظ تمام سیاسی سلینگ ہیں اور اسمِ مشتق کی مثالیں ہیں۔ اِسی طرح یوتھیاپہ کی مماثلت پر ففتھیاپہ بنایا گیا۔ حافظ صفوان اپنے بلاگ میں لکھتے ہیں۔

"چوبیس کیرٹ یوتھیا یوتھین وہی ہے جو خائن کی ناڑہ فروش کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کے بعد بھی یوتھیاپے میں غرق ہے۔۔۔یوتھیوں کے ایک ساتھ تین غم ،ڈرون حملہ ،ممنوعہ فنڈنگ کیس اورڈالر کا نیچے جانا۔"۵

سوشل انگریزی کا مفرد لفظ ہے۔اِس لفظ میں اشتقاقی لاحقے "ستانی" کا اضافہ کر کے حافظ صفوان نے نیا سلینگ "سوشلستانی" سلینگ بنایا۔ حافظ صفوان نے سوشلستانی ہجوم جیسا سلینگ مرکب بنایا۔ یہ پیچیدہ لفظ کی قسم مرکب ثانوی مشتق ہے۔ آزاد اور پابند مارفیموں سے مل کر بنا ہے۔ اس مرکب کے دو اجزا میں کوئی نحوی تعلق نہیں۔ لہٰذا یہ غیر نحوی مرکب ہے۔ ساختی حوالے سے یہ سادہ مرکب ہے اور مکمل معنی دار ہے۔ جس کے دونوں اجزا مخصوص معانی رکھتے ہیں۔ اِسی طرح "مقامی کروموسومز" اسمی مرکب ہے۔ مرکبِ اضافی ہے۔ نحوی مرکب ہے۔ مکمل معنی دار سلینگ ہے۔ "علمائے کرائم" مرکبِ توصیفی ہے۔ ساختی حوالے سے مرکب ثانوی مشتق ہے۔ نحوی مرکب ہے۔ اور معنوی طور پر مکمل معنی دار مرکب ہے۔ اصل مرکب علمائے کرام ہے۔ مرکب کے دوسرے جزو میں اشتقاقی لاحقے کا اضافہ کر کے "کرائم بنایا گیا۔ اشتقاقی لاحقے کی وجہ سے سلینگ مرکب کے معنی تبدیل ہوئے۔ "علمائے" اردو کا آزاد مارفیم ہے اور "کرائم" انگریزی کا آزاد مارفیم ہے۔ دو آزاد مارفیم کے جڑنے سے سلینگ مرکب وجود میں آیا۔ مثلاً "کنفرم جہنمی" مکمل معنی دار، نحوی اور توصیفی سلینگ مرکب ہے۔ حافظ صفوان نے اردو اور انگریزی مارفیم کے امتزاج سے حیاڈے، میڈونا شریف، فر فر کمانڈ، عالمانہ تھیسس، تھیسسی مدد ممانی درددانہ مارکہ، اِسلامی میٹرس، ماڈرن زمانہ جیسے سلینگ مرکبات متعارف کرائے۔ حافظ صفوان نے نئے سلینگ محاورات بھی متعارف کرائے۔ سلینگ محاورات بھی اردو مارفیم اور انگریزی مارفیم کے جڑنے سے بنے۔ مثلاً ٹیونگ ہونا، ریکوئسٹ قبولنا، ویلیو بڑھنا، باربی بنانا

وغیرہ۔"ٹیونگ ہونا" نئے معنی میں استعمال ہوا۔ تشدد اور جبر کی بنیاد پر کسی کے خیالات تبدیل کیے جائیں تو اُسے "ٹیونگ ہونا" کہتے ہیں۔ سلینگ کوئی فقرہ بھی ممکن ہے۔ مثلاً حافظ صفوان نے اپنے بلاگ میں سلینگ فقرہ لکھا" اللہ میاں از گریٹ"۔

حافظ صفوان نے مستعار انگریزی مادوں پر اردو تصریفی لاحقے کے اضافے سے نئے سلینگ بنائے۔ مثلاً فیس بکیوں، انباکسوں، چیٹ باکسوں، لیٹر باکسوں، سلائیڈوں، پی۔ ایچ۔ ڈیاں وغیرہ۔ انگریزی کے مستعار الفاظ کی جمع مماثلت کی بنیاد پر بنائی گئی۔ فیس بک انگریزی مارفیم ہے۔ سوشل میڈیا کا مشہور پلیٹ فارم ہے۔ اُس کے آخر میں تصریفی لاحقے کا اضافہ کر کے سلینگ بنا۔ اِن تمام سلینگ کا تعلق سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی سے ہے۔ یہ ٹیک سلینگز ہیں اور اِسم جمع کی مثال ہے۔ سماجی سلینگز کی مثال ویلنٹیا ئینیات اور سیلیبرائیٹیوں ہیں۔ ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں۔

> "دخیل الفاظ کے ذریعے دائن زبان کی مخصوص آوازیں حصولی زبان میں آ جاتی ہے یا ان اصوات کو حصولی زبان کی اصوات کے مطابق ڈھال لیا جاتا ہے۔ اِسی طرح قواعدی سطح پر بھی یہ دونوں عمل ہوتے ہیں یعنی حصولی زبان میں دائن زبان کے قواعدی اصول داخل ہو جاتے ہیں نیز دخیل الفاظ، حصولی زبان کے صوتی اور مارفیمی نظام کے تحت آ جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ حصولی زبان کے مارفیمی نظام کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔ اردو میں مستعار الفاظ پر جمع اور تانیث کا عمل ملاحظہ ہو۔ اسکولوں، یونیورسٹیوں۔"٦

حافظ صفوان، اردو اور انگریزی مارفیم کے جوڑنے ،نئے سلینگ محاورات اور روزمرہ بھی تخلیق کرتے ہیں۔ مثلاً موڈ کو فریش کرنا، ترانہ ریلیز کرنا، سکرین شاٹ پیسٹ کرنا، کلب بنوانا وغیرہ۔ یہ تمام سلینگ سوشل میڈیا کے بلاگز میں مستعمل ہیں۔ اِسی طرح ڈیٹا سارٹ کرنا، رومینٹک میسج کرنا اور سکون ڈاٹ کام۔ ڈاٹ کام انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ انٹرنیٹ سے وابستہ افراد com. والی ڈومین پسند کرتے ہیں۔ کسی بھی ویب سائٹ

کے نام کوڈومین کہتے ہیں۔ مفرد اردو مارفیم اور مرکب انگریزی مارفیم کے ملنے سے ایک نیا تخلیقی سلینگ بن گیا۔ جس کے معنی سکون اور خوشی کی مخصوص کیفیت ہے۔ حافظ صفوان لکھتے ہیں۔

"میں وی چک کے رومینٹک میسج بھیج دیتی ہوں اور ہر گھنٹے بعد اکھٹے پانچ چھ۔ میاں تو اُس کے خوف سے پڑھتے نہیں۔ بی بی دی تشریف ٹکوری گئی۔ پرسوں سے رو رو کے آنکھیں سجائے پھر رہی ہے اور چیخ چیخ کے محلہ سر پہ اٹھایا ہوا ہے۔ میں اپنے گھر بچوں کے ساتھ سکون ڈاٹ کام اور ہر گھنٹے بعد میسجز کا برسٹ مار دیتی ہوں۔"[۷]

حافظ صفوان نے انگریزی زبان کے الفاظ میں صوتی تبدیلی کر کے اردو سلینگ تشکیل دیئے۔ مثلاً whatsapp ایک مشہور آن لائن پلیٹ فارم ہے۔ اردو وٹس ایپ بنتا ہے لیکن حافظ صفوان نے ایک اردو پابند مارفیم "ھا" کا اضافہ کر کے نیا سلینگ تشکیل دیا۔ جس سے انگریزی کے آزاد مارفیم کے معنی میں تبدیل ہوئی۔ "وھاٹس" کے نئے معنی فضول اور لغو کے ہیں۔ اشتقاقی وسطانیے "ھا" کی وجہ سے یہ نیا مفہوم تشکیل پایا۔ ایسی ایپ جس پر بے مقصد باتیں لکھی جائیں۔ "وھاٹس ایپ" کہلائے گی۔ مثلاً فاڑن فنڈنگ جیسا سلینگ صوتی تبدیلی کا نتیجہ ہے اور اِس میں اضافی معنی موجود ہیں۔ مخصوص جماعت کا "فاڑن فنڈنگ" کیس الیکشن کمیشن میں چل رہا ہے۔ اُس جماعت کے سیاسی کارکنوں کو غصہ دلانے کے لیے "فاڑن فنڈنگ" جیسا سلینگ بنا۔ اس سلینگ میں چڑانے، غصہ دلانے اور مذاق بنانے کے اضافی معنی چھپے ہیں۔

انگریزی زبان کے الفاظ کو ہو بہو اردو زبان میں استعمال کیا جاتا ہے اور صوتی تبدیلی کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ اسے اصطلاح میں ذخیرہ الفاظ کی عاریت کہتے ہیں۔ لغوی عاریت بھی کہتے ہیں اور معنوی عاریت بھی۔ مستعار لفظوں کا تلفظ اصلی بھی ہو سکتا ہے اور تبدیل شدہ بھی۔ انگریزی زبان کے الفاظ اردو زبان میں شامل ہو گئے۔ کن الفاظ کو اردو زبان کا جزو سمجھا جائے اور کن الفاظ کو غیر سمجھا جائے جبکہ اُن انگریزی الفاظ کو اہلِ

اردو، لکھتے، بولتے اور سمجھتے بھی ہوں۔ حافظ صفوان نے اپنے بلاگز میں ایسے متعدد انگریزی الفاظ استعمال کیے۔ ذخیرہ الفاظ کی عاریت کے بارے میں گیان چند جین لکھتے ہیں۔

> "یہ وہ صورت ہے جب ایک زبان کے لفظ کو جیوں کا تیوں یا کسی قدر صوتی تبدیلی کے ساتھ دوسری زبان میں لیا جائے۔ اردو میں دیسی الفاظ کے علاوہ عربی، فارسی، ترکی اور انگریزی کے الفاظ وافر تعداد میں ہیں۔ یہ لغوی یعنی ذخیرہ الفاظ کی عاریت ہے۔ عاریت کی سب سے مشہور اور مقبول صورت مستعار لفظ ہے۔ مولوی عبدالحق نے اسے دخیل لفظ کہا تھا۔"۸

حافظ صفوان اپنے بلاگ میں مستعار انگریزی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً آٹو کریکٹ، میٹرس کور، پریشر ککر، روڈ سینس، آف کورس، پلے کارڈ، لیگ پیس، ہیڈ چیئر، آئی ڈراپس، لیٹر باکس، کامن فرینڈز، کلوزنگ ریمارکس، فوکل پوائنٹ، بزنس آئیڈیا، ورڈویو، چیک پوسٹ، اِن باکس، چیٹ باکس اور فی میل آئی ڈی وغیرہ۔ یہ تمام انگریزی مرکبات، اردو کے نئے سلینگ ہیں۔ یہ سوشل میڈیا کے بلاگز اور پلیٹ فارمز پر مقبول ہیں۔ ان انگریزی مرکبات کے اردو مترادفات موجود نہیں ہیں یا اردو مترادفات معانی کا مکمل اظہار نہیں کرتے یا یہ سلینگ مرکبات اضافی معنی رکھتے ہیں۔ انگریزی کے مفرد الفاظ بھی، حافظ صفوان اپنے بلاگ میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً جیلسی، ایڈجیسٹ، ٹپکل، فارمل، انفارمل، سمپل، انہیلر، ریپلائے، ایڈٹ، ججمنٹل اور برائلر وغیرہ۔ سوشل میڈیا بلاگز میں انگریزی کے دخیل الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اُس کی مختلف وجوہات ہیں۔ جن میں تہذیبی اثرات، مرعوبیت، احساسِ کمتری، سوشل میڈیا کے اکثر پلیٹ فارم کی زبان انگریزی ہونا، پڑھے لکھے قارئین اور گلوبالائزیشن شامل ہیں۔ اردو زبان کے مادے پر انگریزی تعلیقہ لگانا اور انگریزی زبان کے مادے پر اردو تعلیقہ لگانا عمومی رواج ہے۔ حافظ صفوان سلینگ سازی کے ان مروجہ طریقوں سے مکمل آگاہ ہیں اور ان طریقوں کو منفرد سلینگ سازی کی تشکیل کے لیے بروے کار لاتے ہیں۔

مقامی زبانوں کے کن الفاظ کو اردو میں ضم سمجھا جائے اور کن الفاظ کو دخیل سمجھا جائے۔ کوئی قطعی پیمانہ موجود نہیں ہے۔ حافظ صفوان نے پنجابی زبان کے الفاظ اور مرکبات اپنے بلاگز میں یوز کیے۔ اسے داخلی عاریت کہتے ہیں۔ مثلاً فرمادتا، وڈھی گئی، تقریر ای کریساں، باں باں مچایا، چخئی نامراد، فیر سواد آیا، وٹ کھانا، مُنہ ول ملتان شریف، وڈی سائنسدان، تسی سدھر جاؤ، ویلے ہو، ماحولی، چول، ایویں ای، تپرا، پرونٹھوں، کڈھ چھڈیا، شریکے، بی بی دی تشریف، اوکڑیے ذرا کن ایدھر کر وغیرہ۔ شمس الرحمٰن فاروقی سلینگ زبان کی مخالفت کرتے ہیں اور معیاری زبان لکھنے کے حق میں ہیں جبکہ رؤف پاریکھ سلینگ سازی کے حق میں ہیں۔ میری رائے میں مقامی سلینگ الفاظ بھی اردو زبان کے ارتقا کے لیے اہم ہیں۔ گیان چند جین لکھتے ہیں۔

> "زبان بولیوں کے مجموعے کا نام ہے۔ کسی زبان کی سب سے اہم بولی کو معیاری زبان قرار دے دیا جاتا ہے۔ معیاری زبان اپنے مرکزی علاقے سے ہٹ کر دوسرے علاقوں میں بھی مجلسی اور تہذیبی زبان کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ وہاں مقامی اثرات سے کچھ مقامی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں ہم انہیں صوبائی معیار کہیں گے۔ پنجابی اردو، بھوپالی اردو، حیدرآبادی اردو، بمبئی کی اردو اسی قسم کے صوبائی معیار ہیں۔ یہ زبان کی مقامی بولیاں نہیں، معیاری زبان کی علاقائی شکلیں ہیں۔ معیاری زبان کی زندگی کی شرط یہی ہے کہ وہ مقامی بولیوں کی طرف سے مغائرت نہ برتے اور ان کے ذخیرہ الفاظ سے استفادہ کرتی رہے ورنہ سنسکرت کی طرح قواعد زدہ ہو کر ٹھٹھر جائے گی۔"۹

انگریزی زبان سے عاریت کی بنیادی وجوہات میں ضرورت، عزت میں اضافہ اور انگریزی زبان کے اردو زبان پر یک طرفہ اثرات ہیں جبکہ مقامی بولیوں سے عاریت کی بنیادی وجہ اردو زبان کا پھیلاؤ ہے۔ انگریزی کے مستعار الفاظ سے بھی اردو زبان کو وسعت ملتی ہے۔ سلینگ سازی بھی اردو زبان کے پھیلاؤ اور وسعت کے لیے ضروری ہے۔ حافظ صفوان پنجابی زبان کے محاورات و مرکبات بھی اپنے بلاگز میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

کلّے سے کُھلنا، بچھنڈے مارنا وغیرہ۔ پنجابی اور اردو مارفیم سے مل کر محاورات اور روزمرہ بنایا جاتا ہے اور اپنے بلاگز میں نئے سلینگ متعارف کرائے جاتے ہیں۔

پرانے الفاظ کو نئے معنوں میں استعمال کرنا سلینگ سازی کی بنیاد ہے۔ حافظ صفوان نے اپنے بلاگ میں فرسودہ الفاظ کو نیا مفہوم عطا کیا۔ مثلاً دھونے کا بندوبست کرنا۔ اردو میں دھونا، کپڑے دھونے کے مفہوم میں رائج ہے جبکہ دھونا کا نیا مفہوم مار کٹائی ہے۔ لفظ کے معروف لغوی معنی کی بجائے معروف عوامی معنی دیے گئے ہیں۔ گھیرنے کا کاروبار کے معنی ہیں۔ دھوکے بازی اور فراڈ۔ مخصوص سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کے لیے سلینگ استعمال کیے جاتے ہیں۔ حافظ صفوان کے بلاگ میں جیالا کے معنی پاکستان پیپلز پارٹی کا کارکن ہے۔ یوتھیا سے مراد پاکستان تحریکِ انصاف کا کارکن ہے۔ پٹواری کا مطلب پاکستان مسلم لیگ، نواز شریف گروپ کا سیاسی کارکن ہے۔ جماعتی، جماعتِ اسلامی کے سیاسی کارکن کہتے ہیں۔ چمچہ کے معنی خوشامدی، لفافہ کے معنی کرپٹ اور لوٹا سے مراد جو پالیمانی ممبر اپنی سیاسی جماعت کی پالیسی کی خلاف ورزی کرے اور اپنی سیاسی جماعت سے بے وفائی کر کے مخالف جماعت کو سپورٹ کرے اور ووٹ دے۔ شش کے لغوی معنی ہیں۔ ایسا سانپ جو پاتال میں رہے۔ سانپوں کے بادشاہ کو "شش" کہتے ہیں جبکہ حافظ صفوان کے بلاگ میں "شش" آفرین کے مفہوم میں استعمال ہوا۔ جیا جیا اور شاوا شاوا بھی آفرین اور شاباش کے مفہوم میں استعمال ہوا۔ "آلِ کوکین" ایک سلینگ مرکب ہے۔ مرکبِ اضافی ہے نحوی مرکب ہے۔ معنی دار سلینگ مرکب ہے۔ اس مرکب کی ساخت کا جائزہ لیا جائے تو ثانوی مشتق کہلائے گا۔ مخصوص سیاسی جماعت سے وابستہ کارکنوں کو "آلِ کوکین" کہا جاتا ہے۔ مخصوص سیاسی جماعت کے سربراہ پر کوکین کے استعمال الزام لگایا جاتا ہے۔ مخالف جماعت کے بلاگرز اس مخصوص سلینگ مرکب کا نیا مفہوم مراد لیتے ہیں۔ حافظ صفوان لکھتے ہیں۔

> "کبھی کبھی ریکارڈ کی درستی کے لیے ایک آدھ پوسٹ لگانے میں کیا حرج ہے۔ آلِ کوکین پوچھتی ہے کہ مریم نواز کا کیا سیاسی کنٹری بیوشن ہے تو اس کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیے۔"۱۰

"دودھ والی دکان" ایک سلینگ مرکب ہے اور حافظ صفوان نے پرانے مفہوم کی بجائے نئے معنی میں استعمال کیا۔ اس کا پرانا مفہوم ایسی دکان جہاں سے لوگ دودھ خریدتے ہیں اور نیا مفہوم خاتون کے پستان ہیں۔ حافظ صفوان لکھتے ہیں۔

> "ایک دوشیزہ میٹرو سے اتری۔ ایک ہاتھ میں موبائل فون پکڑے، دوسرے میں شاپنگ بیگز میسج پر میسج اور ساتھ چلتی سہیلی کو شاپنگ کے کارنامے ہنستے ہوئے بتائے جارہی تھی لیکن قمیض کے اوپر سے "دودھ والی دکان" کھلی ہوئی اور باہر نکلی ہوئی۔۔۔ ساری پبلک حیران وشاک۔۔۔ سیکورٹی گارڈ نے یہ دیکھ کر اُسے روکا، ڈنڈے سے دودھ کی دکان کی طرف اشارہ کیا اور غصے سے بولا: اوئے بی بی، ایہہ کی بے غیرتی اے؟ دوشیزہ فوراً گھبراہٹ میں: اوشٹ، منا توبس میں ہی رہ گیا۔۔۔"۱۱

ہر مہذب معاشرے میں بہت سے ممنوع الفاظ موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً مقدس نام، منحوس نام، خطرناک نام اور عریاں الفاظ۔ عریاں الفاظ میں جنسی اعضاء کے نام شامل ہیں۔ اُن کے لیے سلینگ الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں اور شائستہ الفاظ بھی۔ بعض فحش الفاظ، تہذیب کے خلاف ہوتے ہیں مثلاً خصیہ اور فوطہ وغیرہ۔ ممنوع الفاظ میں بقا کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مستند زبان تہذیب کی نمائندہ ہوتی ہے۔ جن جذبات، خیالات اور معنی کا اظہار معیاری زبان میں نہیں ہو سکتا تو سلینگ زبان وجود میں آتی ہے۔ ڈاکٹر گیان چند جین کی رائے

> "عجیب بات یہ ہے کہ تابو الفاظ بڑے سخت جان ہوتے ہیں۔ جنسی اعضا اور جنسی فعل کے خالص ہندوستانی نام اتنے ممنوع ہیں کہ محض گالیوں میں کام آتے ہیں لیکن کلیاتِ جعفر زٹلّی دیکھیے تو معلوم ہو گا کہ اٹھارویں صدی میں یہ سب اسی مشکل میں موجود تھے یعنی ڈھائی سو سال کی پردہ پوشی کے باوجود

وہ اب بھی اتنے زندہ اور توانا ہیں کہ انہیں ہر شخص جانتا ہے گو ان کا استعمال
نہیں کرتا۔"۱۲

سماج، ریاست اور میڈیا کے جبر کی وجہ سے مخصوص الفاظ کا استعمال ممنوع ہوتا ہے تو حافظ صفوان نے سلینگ سازی کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ مثلاً اصل لفظ افغانستان ہے لیکن سوشل میڈیا کے بہت سے پلیٹ فارمز پر چند مخصوص الفاظ نہیں لکھے جاسکتے ورنہ آپ کی ویب سائٹ یا بلاگ بند ہو سکتا ہے۔ اس لیے بلاگرز مخصوص الفاظ کو توڑ کر الگ الگ حروف کے ذریعے لکھتے ہیں۔ مثلاً طالبان کو "طال بان" لکھا جاتا ہے۔ کشمیر کو "کا ش م ع ر" لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح القائدہ کو "ال قاءدہ" اور حماس کو "ح ماس" لکھا جاتا۔ افغانستان کو "ایف۔ گھان، ستان" تحریر کیا جاتا ہے۔ یہ سلینگ کی نئی قسم ہے۔ حافظ صفوان نے سوشل میڈیا کے جبر اور پابندیوں سے بچنے کے لیے یہ نئے سلینگ استعمال کیے۔ تمام بلاگرز اور قارئین ان نئے سلینگ کا مفہوم سمجھتے ہیں۔ اصل لفظ غدار ہے۔ "غ" کا مصمتہ ختم کرکے "گ" کا مصمتہ لایا گیا اور "گدار" کا لفظ بنا۔ یہ صوتی تبدیلی کے نتیجے میں حافظ صفوان اپنے بلاگ میں عدالت عظمی کی بجائے صرف "عظمی" جیسا سلینگ تخلیق کیا۔ عدالتی توہین سے بچنے کے لیے یہ سلینگ وجود میں آیا۔

غلط مماثلت کی بنیاد پر بھی نئے سلینگ بنتے ہیں۔ مثلاً خطرناک سے خطرے ناک۔ معروف پاکستانی سیاسی لیڈر کی تلفظ کی غلطی سے یہ سلینگ وجود میں آیا۔ اُس نے اپنی تقریر میں خطرناک کی بجائے خطرے ناک کہا۔ ایک اور سیاسی جماعت کے نوجوان لیڈر نے ٹانگیں کانپنا کی بجائے غلطی سے کانپیں ٹانکنا کہا۔ تلفظ کی نادانستہ غلطی سے یہ نئے سلینگ بنے۔ سوشل میڈیا کے تمام سیاسی بلاگرز اور قارئین ان سلینگ کے معنی و مفہوم سے واقف ہیں۔ اصل الفاظ کی بجائے یہ سلینگ الفاظ ، معنی کی شدت اور ابلاغ میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ درست، مماثلت کی بنیاد پر بھی سلینگ بنتے ہیں۔ حافظ صفوان نے چنتخب اور آر۔ ٹی۔ ایس بیٹھنا جیسے سلینگ متعارف کرائے۔ اصل لفظ منتخب ہے۔ منتخب اور چنتخب کے معانی میں لطیف فرق ہے۔ میرٹ پر چناؤ منتخب ہے اور بغیر میرٹ کے چناؤ چنتخب ہے۔ یہ Selected کا اردو ترجمہ ہے اور سیاسی سلینگ میں شمار ہوتا

ہے۔۲۰۱۸ء کے جنرل الیکشن پر مخالف سیاسی جماعتوں نے دھاندلی کا الزام لگایا۔عوامی وزیراعظم کو Selected وزیرِ اعظم کہا گیا تو حافظ صفوان نے اپنے بلاگ میں چنتخب وزیرِاعظم کہا۔اُس الیکشن میں(Result Transmission System) رزلٹ ٹرانسمیشن سسٹم متعارف کرایا گیا۔پرائزیڈنگ آفیسر،پولنگ سٹیشن کے رزلٹ کو موبائل کے ذریعے مخصوص ایپ میں ڈالتا اور اُس وقت رزلٹ،الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سرور میں چلا جاتا۔جب یہ سسٹم خراب ہوا تو مخصوص سلینگ وجود میں آیا۔آر۔ٹی۔ایس مخفف ہے (Result Transmission System)کا۔اب یہ سلینگ محاورہ،حافظ صفوان،دھوکے اور چال بازی کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔

کسی بھی زبان کے لفظ سازی کے اصول اور ضابطے مستقل نہیں ہوتے۔اُن اصولوں سے انحراف بھی ملتا ہے۔مثلاً انگریزی الفاظ پر اردو اشتقاقی تعلیقے لگانا۔نئے بننے والے سلینگ میں عاریت اور مماثلت کا عمل بیک وقت ملتا ہے۔اردو الفاظ کی جمع اور تانیث بناتے وقت مماثلت سے کام لیا جاتا ہے اور قواعد کے اُصول نظر انداز ہوتے ہیں۔دو دیسی الفاظ کے ملنے سے بھی سلینگ مرکبات بنتے ہیں۔مارفیمی اور صوتی مماثلت،سلینگ سازی کا ذریعہ ہے۔غلط یا عوامی مماثلت بھی سلینگ سازی کا محرک ہے۔مماثلت کے اصولوں میں مکمل باقاعدگی نہیں ملتی۔سلینگ مرکب سازی میں اشتقاقی اور تصریف کے عمل کا انحصار پرانے الفاظ کی مماثلت پر ہے۔ڈاکٹر گیان چند جین کے مطابق

> "کسی زبان میں جو مارفیم،ترکیبیں اور لسانی سانچے موجود ہوتے ہیں۔اُن کی مطابقت پر دوسرے مارفیموں،ترکیبوں یا لسانی سانچوں میں ترمیم یا بالکل نئی تخلیق کرلی جائے تو اس عمل کو مماثلت (Analogy) کہتے ہیں۔زبان میں جگہ جگہ بے ضابطگی اور بے اصولی پائی جاتی ہے۔مماثلت اس اِستثنا کی گرفت نہیں کرسکتی۔۔۔مماثلتی ترمیم کا عمل صوتی،مارفیمی،نحوی،معنوی،لغوی سبھی قسم کا ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ مارفیمی ترمیمات میں دیکھنے میں

آتا ہے۔۔۔ مماثلت کے فریب سے بعض غیر ضروری الفاظ بھی استعمال ہو جاتے ہیں۔"۱۳

امریکی فوطے نیا سلینگ ہے۔ دو اردو مارفیم سے مل کر بنا ہے۔ کسی انسان یا حیوان کے فوطے ہو سکتے ہیں مگر کسی ملک کے فوطے ہونا ممکن نہیں ہے۔ ایسے لوگ جو امریکہ کے چاپلوس اور خوشامدی ہوں انھیں امریکی فوطے کہتے ہیں۔ یہ اسمی مرکب ہے حافظ صفوان نے مخالف سیاسی جماعت کے لیے یہ سلینگ منتخب کیا۔ مثلاً لتر سترہ نمبر، یوم لبھائیت وغیرہ۔ اصل لفظ "نمبر" ہے۔ حافظ صفوان نے تصریفی مارفیم کے اضافے سے "نمبرات" ایجاد کیا۔ مماثلت کی بنیاد پر حافظ صفوان نے تبادلات، پیٹ پچاروی جیسے سلینگ تشکیل دیئے۔ "فتوحات مکیہ" کی مماثلت پر "فتوحات پاکستانیہ" وجود میں آیا۔ "مدینہ منورہ" کی مماثلت پر "لودھراں منورہ" جیسا سلینگ تخلیق کیا۔ "اردوئے معلیٰ" کی مماثلت پر، ابوالکلامی اردو، اردوئے گلی محلہ، اردوئے معاذاللہ اور بلغ العلائی اردو جیسے سلینگ نئے سلینگ متعارف کرائے۔

حافظ صفوان نے بعضے، دوستنی، دیوبندن، نسوان اور مردانے جیسے سلینگ تشکیل دیئے۔ آزاد اردو مارفیم کے ساتھ پابند مارفیم کا اضافہ کرکے مفرد سلینگ بنائے ۔اصل لفظ مولوی ہے اور اس کی ترمیمی صورت "مولون" ہے۔ مولون سلینگ ہے۔ مصوتے "ی" کو مصمتے "ن" میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ یہ سلینگ صوتی تبدیلی کے نتیجے میں بنا ہے۔ مثلاً قسمے اور ملوانی وغیرہ۔ اصل اردو لفظ ظلم ہے۔ حافظ صفوان نے صوتی تبدیلی کے بعد نیا سلینگ بنایا۔ "جُلم" اسی طرح مماثلت کے نتیجے میں جیادتی، فرق اور قبولی جیسے سلینگ بنے۔ جیادتی اور فرڑق، صوتی تغیر کا نتیجہ ہیں۔ قبولی، تصریف کی وجہ سے بنا۔

اردو کا اصل مرکب "مملکت خدا داد" ہے ۔مرکب میں ایک آزاد لفظ کی جگہ دوسرا آزاد لفظ رکھا گیا اور "مملکت خاکی داد" بنا اور مرکب کے معنی میں تبدیل ہو گئے اور نیا سلینگ بنا۔ خاکی کے لغوی معنی مخصوص رنگ لیکن اس سلینگ مرکب میں خاکی سے مراد فوج ہے کیوں کہ فوج کی یونیفارم کا رنگ خاکی ہے۔ مثلاً حافظ

صفوان نے نچامارا، برائے رضا رانجھا اور وزیرِ کھار جا جیسے نئے سلینگ تخلیق کیے۔ یہ سب دیسی سلینگ مماثلت اور صوتی تغیر کے نتیجے میں تشکیل پذیر ہوئے۔

ج۔عامر خاکوانی کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

ا۔عامر خاکوانی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

عامر خاکوانی پاکستان کے نامور بلاگر اور کالم نگار ہیں۔ انھوں نے معروف میگزین اردو ڈائجسٹ سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ روزنامہ جنگ میں سب ایڈیٹر رہے۔ روزنامہ ایکسپریس اور دنیا کے میگزین ایڈیٹر رہے۔ آج کل وہ روزنامہ ۹۲ کے میگزین ایڈیٹر اور کالم نگار کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے ۲۰۱۰ء سے سوشل میڈیا پر بلاگ لکھنا شروع کیا کیوں کہ اخبارات میں بہت سی باتیں نہیں لکھی جاسکتیں۔ اخبار کی پالیسی کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ انھوں نے ایک ویب سائٹ شروع کی ۔ جس کا نام Daleel.com ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پیجز، ویب سائٹس اور بلاگر پلیٹ فارمز پر بلاگز تحریر کیے۔

عامر خاکوانی کے بلاگ کا جائزہ لیا جائے تو متنوع موضوعات ملتے ہیں۔ مذہب، سپورٹس، سیاست، تصوف، تاریخ، فلم، ڈرامہ، معاشرت، ادب اور عسکریت پسندی شامل ہیں۔ مذہبی حوالے سے وہ دائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلامی فکر، نظریہ پاکستان، تحریکِ پاکستان اور قرار دادِ مقاصد کے حامی ہیں۔ انھیں قدامت پسند اور اسلامسٹ رائٹر سمجھا جاتا ہے۔ ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر تنقید کے حامی نہیں ہیں۔ سیاسی طور پر معتدل مزاج ہیں۔ تمام سیاستدانوں کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں۔ اُن کی رائے میں سول بالادستی اُس وقت ممکن ہے جب سیاسی قیادت اہل اور دیانتدار ہوگی۔ اسلام، پاکستان اور فوج اُن کی ریڈ لائن میں شامل ہیں۔ ان موضوعات پر نہ وہ خود تنقید کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کی تنقید برداشت کرتے ہیں۔ وہ خود کو فخریہ طور پر پرو اسلام، پرو پاکستان اور پرو اسٹیبلشمنٹ رائٹر سمجھتے ہیں۔ مشرقی تہذیب، اخلاقیات اور ثقافتی نظام کو فطری نظام سمجھتے

ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کی عسکری تنظیموں پر ان کے تحقیقی کالمز اور بلاگز عسکریت کو سمجھنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

عامر خاکوانی متحرک بلاگر ہیں۔ سوشل میڈیا پر بہت زیادہ ایکٹیو ہیں۔ وہ جدت پسند صوفی سید سرفراز شاہ کے مرید ہیں۔ تصوف کے حامی ہیں۔ صوفیائے کرام کو انسان دوست سمجھتے ہیں۔ معروف ڈراموں اور فلموں پر بھی تجزیاتی بلاگ لکھتے ہیں۔ ان کے بلاگز میں سلینگ سازی کا رجحان ملتا ہے۔ مقامی اور انگریزی الفاظ کی کثرت اُن کے بلاگ میں ملتی ہے کیوں کہ وہ بنیادی طور پر صحافی ہیں۔ حالاتِ حاضرہ اور سیاست پر زیادہ بلاگز لکھتے ہیں۔ اس لیے ان کے بلاگ میں سلینگ زیادہ ملتے ہیں۔ وہ بنیادی طور پر ادیب اور ماہرِ لسانیات نہیں ہیں۔ اس لیے ان کی سلینگ سازی نیچرل ہوتی ہے جبکہ حافظ صفوان کی سلینگ سازی شعوری ہوتی ہے۔ عامر خاکوانی، سلینگ سازی کی وجہ سے اردو زبان میں نئی لفظیات کا اضافہ کر رہے ہیں۔ وہ سوشل میڈیا پر قارئین اور بلاگرز کا وسیع حلقہِ احباب رکھتے ہیں۔

۲۔ منتخب سلینگ الفاظ کا تجزیاتی مطالعہ

عامر خاکوانی معروف اردو بلاگرز ہیں۔ اُن کے بلاگز میں انگریزی الفاظ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ وہ انگریزی الفاظ و مرکبات کو اردو رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ بلا ضرورت انگریزی زبان کا استعمال کم کرتے ہیں۔ نادانستہ اور روانی سے انگریزی الفاظ کا اردو سلینگ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ عامر خاکوانی سلینگ سازی کے حوالے سے اہم بلاگر ہیں۔

اس وقت مغربی تہذیب کی دنیا پر حکمرانی ہے۔ امریکی تہذیب، دنیا کے ہر ملک کی زبان، سماج، ثقافت، افکار، سیاست اور ادب پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ انگریزی زبان، دنیا کی تمام زبانوں پر اثر رکھتی ہے۔ اردو میں انگریزی زبان کے الفاظ رواج پا گئے ہیں۔ انگریزی الفاظ، اردو رسم الخط میں لکھے جاتے ہیں۔ اخبارات اور سوشل میڈیا کے بلاگز میں انگریزی الفاظ کو اردو رسم الخط میں لکھنے کا قوی رجحان ہے۔ سیاست اور حالاتِ

حاضرہ پر لکھے بلاگز میں یہ رجحان بہت زیادہ ہے۔عامر خاکوانی اپنے بلاگ میں مذکورہ سلینگ سازی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مثلاً سیاسی اصطلاحات و مرکبات جیسے فلور کراسنگ،سٹک ہو لڈرز، پاور کا ریڈورز، پولیٹیکل آئسولیشن، سپورٹس مین سپرٹ،ہارس ٹریڈنگ، فریش مینڈیٹ، میٹروپولٹن سٹی، فرنٹ مین، سوشل میڈیا سلیز، پروپی۔ٹی۔ آئی پرو اسٹیبلشمنٹ، انٹی اسٹیبلشمنٹ، فیکٹ فائنڈنگ، آفیشل سمری، سپیشل بینچ، فل کورٹ ٹرانسفر اور پوسٹنگ وغیرہ۔ عامر خاکوانی نے یہ سلینگ الفاظ، انگریزی سے مستعار لیے۔عاریت کے ذریعے اردو کے نئے سلینگ بنائے۔پڑھا لکھا طبقہ اور سوشل میڈیا کے قارئین ان سلینگ الفاظ کا مطلب جانتے ہیں۔عامر خاکوانی لکھتے ہیں۔

> "انہوں نے مختلف امراض کے لیے ہومیوپیتھک ادویات کی طویل فہرست جاری کر دی تھی بغیر یہ جانے کہ یوں سیلف میڈیکیشن ہومیوپیتھک میں بھی نقصان ہو سکتی ہے۔"۱۴

عامر خاکوانی دوسری پوسٹ میں لکھتے ہیں۔

> "فارن فنڈنگ، ممنوعہ فنڈنگ، ممنوعہ فارن فنڈنگ، خفیہ فنڈنگ وغیرہ کے بارے میں آج کے فیصلے کے بعد امید ہے کہ لوگ پڑھنا اور سمجھنا شروع ہو گئے ہوں گے ایک اور نکتہ یہ بھی ضرور غور کریں کہ ایسی کون سی فارن فنڈنگ یا خفیہ فنڈنگ ہو سکتی ہے جو بنک کے تھرو ہوئی ہو۔جو قانونی چینلز کے ذریعے بھیجی گئی ہو تاکہ ہر حکومتی ادارہ اس تک رسائی حاصل کر سکے۔"۱۵

ایسے انگریزی الفاظ و مرکبات جن کا اردو میں مترادف موجود نہیں یا اگر اردو مترادف موجود ہے اور معنی کا مکمل ابلاغ نہیں کر سکتا تو عامر خاکوانی انھیں اردو رسم الخط میں سلینگ کے طور پر یوز کرتے ہیں۔ مثلاً فلور کراسنگ۔ اگر پارلیمنٹ کا ممبر اپنی سیاسی جماعت کی پالیسی کے خلاف ووٹ دیتا ہے تو یہ عمل فلور کراسنگ کہلاتا

ہے۔ یہ سیاسی اصطلاح برطانیہ میں سب سے پہلے استعمال ہوئی اور اب مغربی اور مشرقی ممالک کے پالیمانی نظام میں اس اصطلاح کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اس اصطلاح کا اردو مترادف موجود نہیں۔ یہ اردو کی مقبول اور مروجہ سلینگ اصطلاح ہے۔ دوسری مثال سٹیک ہولڈر ہے جس کے لغوی معنی حصہ دار ہیں۔ ایسی پارٹی جو کسی کمپنی کے کاروبار پر اثر انداز ہو یا ایسی پارٹی جس کے مفادات کمپنی سے جڑے ہوں تو وہ پارٹی سٹیک ہولڈر کہلاتی ہے۔ مثلاً ایک کمپنی کے سٹیک ہولڈر میں سرمایہ کار، ملازمین، صارفین اور سپلائرز شامل ہیں۔

اس طرح ایک ریاست کے سٹیک ہولڈر میں سیاستدان، جج، جرنیل، بیوروکریٹ اور سرمایہ دار شامل ہوتے ہیں۔ عامر خاکوانی نے سٹیک ہولڈر کو سیاسی سلینگ کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اسی طرح پاور کوریڈورز کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس کا اردو مترادف طاقت کی غلام گردش ہے۔ اس انگریزی اصطلاح کے معنی ہیں ایسی جگہ جہاں اہم ریاستی فیصلے ہوں۔ بلاگز اور اردو اخبارات میں اردو اصطلاح زیادہ مستعمل ہے۔ یہ بلا ضرورت انگریزی اصطلاح کے استعمال کی مثال ہے۔ عامر خاکوانی اپنے بلاگز میں لکھتے ہیں۔

> " کمنٹس میں نے ویسے ہی فرینڈز اونلی کر رکھے ہیں تو مجھے کوئی پاپولر پوسٹ لکھنے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کچھ ایسا چاہا۔ یہ میرا مزاج ہی نہیں۔۔۔ اب مگر میں ذاتی طور پر ان تمام کنفیوژنز سے باہر آ چکا ہوں میرے نزدیک تمام سیاسی جماعتیں محب وطن ہیں، تمام سیاستدان محبِ وطن ہیں۔"١٦

" فرنٹ مین "کا مناسب اردو مترادف نہیں ہے۔ ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو کسی کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی سر گرمیوں کی آڑ بنے۔ عامر خاکوانی نے اسے سیاسی معنی میں لکھا۔ ایسا آدمی جو کسی کرپٹ کی آڑ بنے "فرنٹ مین" ہے۔ اس کا لغوی مفہوم سامنے والا آدمی ہے۔ فریش مینڈیٹ کے اردو لغوی معنی ہیں۔ تازہ فرمان، تازہ حکم یا تازہ مختیار نامہ۔ یہ سیاسی مرکب سلینگ ہے ۔ جس کا مفہوم ہے عوامی ووٹ سے الیکشن جیتنا اور سیاسی اختیارات حاصل کرنا۔ انگریزی مرکب، مفہوم کی درست ترسیل ہے۔ فیکٹ فائنڈنگ کمیشن کے اردو معنی

ہیں "حقیقت کی تلاش"۔ یہ اردو کا مروجہ سلینگ ہے۔ مثلاً "فیکٹ فائنڈنگ کمیشن"۔ میٹروپولٹن سٹی کو اردو میں بڑا شہر کہتے ہیں۔ یہ معروف مرکب سلینگ ہے۔ اسے بڑے شہروں اور پڑھے لکھے طبقات میں قبولیت حاصل ہے۔ مثلاً لاہور اور کراچی میٹروپولٹن سٹی ہیں۔

انٹی اسٹیبلشمنٹ، پرو اسٹیبلشمنٹ، فل کورٹ اور سپیشل بنچ جیسے انگریزی مرکبات اردو میں بطور سلینگ رائج ہیں۔ عامر خاکوانی، روانی اور بے تکلفی سے نادانستہ ایسے سلینگ متعارف کراتے ہیں۔ یہ سلینگز معیاری زبان کا حصہ نہیں ہیں۔ "آفیشل سمری" کا اردو متبادل سرکاری خلاصہ ہے۔ اردو مرکب مفہوم کے ابلاغ میں مکمل طور پر ناکام ہے۔ اس لیے عامر خاکوانی نے آفیشل سمری جیسا سلینگ تحریر کیا۔ ہارس ٹریڈنگ کے لغوی معنی ہیں۔ گھوڑے بیچنا اور خریدنا۔ اصطلاحی معنی غیر اخلاقی کاروبار یا سیاسی سودے بازی ہے لیکن سیاسی تجربات میں ہارس ٹریڈنگ کی اصطلاح مستعمل ہے۔ امریکہ میں سب سے پہلے یہ اصطلاح سیاسی معنوں میں استعمال ہوئی جو پارلیمنٹ کا ممبر، اپنے ووٹ کی غیر قانونی سودے بازی کرتا ہے اور مخالف پارٹی کا غیر آئینی طور پر ساتھ دیتا ہے تو یہ عمل ہارس ٹریڈنگ کہلاتا ہے۔ عامر خاکوانی اسی مفہوم میں سلینگ تحریر کرتے ہیں۔

ایسا انگریزی ذخیرہِ الفاظ جن کے اردو میں مترادف موجود ہیں۔ انھیں اردو بلاگز میں استعمال کرنے کی وجہ مرعوبیت ہو سکتی ہے۔ ایسے سلینگ، شعوری یا غیر شعوری طور پر ہر اردو بلاگز میں مستعمل ہیں۔ عامر خاکوانی نے مورل گراؤنڈ، ڈرٹی پالیٹیکس، ڈرٹی ٹرکس، پولیٹیکل آئسولیشن اور ٹرانسفر پوسٹنگ جیسے سلینگ تحریر کیے۔ مورل گراؤنڈ کا اردو متبادل اخلاقی بنیاد ہے۔ ڈرٹی پالیٹیکس کا اردو مترادف گندی سیاست ہے۔ پولیٹیکل آئسولیشن کا اردو مترادف سیاسی تنہائی ہے۔ ٹرانسفر پوسٹنگ کا اردو مترادف تبادلے تقرریاں ہیں۔ اردو بلاگز میں سلینگ مرکبات رائج ہیں جبکہ اردو کالمز میں اردو متبادلات مروج ہیں۔ سوشل میڈیا بلاگ میں سلینگ زبان کا استعمال زیادہ کرتے ہیں جبکہ اپنے اردو کالمز میں سلینگ زبان کا استعمال کم کرتے ہیں۔ ایک بلاگ میں لکھتے ہیں۔

"ستر کے عشرے میں رائیٹ ونگ والے بھٹو کو غدار اور غیر ملکی ایجنٹ کہتے تھے۔یہی کام پی ۔پی اور لیفٹ والے،جماعتِ اسلامی اور دیگر رائیٹسٹ پارٹیوں کے ساتھ کرتے ۔پی۔این۔اے کی تحریک تک کو ان لوگوں نے متنازع بنانے کی کوشش کی اور اسے امریکہ سپانسرڈ کہتے ہیں بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے۔"۱۷

اسی طرح ہائی چارجڈ کراوڈ کا اردو متبادل پر جوش مجمع ہے لیکن دونوں ایک دوسرے کے مرادف نہیں ہیں لیکن مترادف ہیں۔مترادف مرکبات کے معنی سو فیصد ایک جیسے نہیں ہوتے۔انگریزی مرکب سے معنی کا مکمل ابلاغ ہوتا ہے جبکہ اردو مرکب سے معنی کا جزوی ابلاغ ہوتا ہے۔اس لیے سیاسی یا مذہبی جلسے میں موجود عوام کے جوش کے اظہار کے لیے انگریزی مرکب کو اردو سلینگ بنا کر استعمال کیا گیا۔متعدد مفرد انگریزی الفاظ جن کا اردو مترادف موجود ہے لیکن وہ الفاظ ،بلاگز میں اردو متبادل سے زیادہ رائج ہیں۔مثلاً عامر خاکوانی نے ایکسپوز، ایشو، آپشن، ٹمپو،ایڈجسٹمنٹ،رسک، گورننس،ڈلیور، فوکس، گائیڈ، کرائسس،ڈسکس،فائیٹ، کریڈیٹ، پراسس، فرسٹریٹ، فیک،سائیڈ،نیوٹرل،ٹرینڈز،یوزر ،پروڈکٹ اور بلنڈر کو بطور سلینگ لکھا۔ نیوٹرل کے لغوی معنی "غیر جانبدار "ہیں لیکن نیوٹرل کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔اب نیوٹرل جیسے اردو سلینگ کا مفہوم پاکستان اسٹیبلشمنٹ ہے۔پروڈکٹ کے لغوی معنی مصنوعات ہیں۔مارشل لا کی پروڈکٹ کی بجائے۔ مارشل لاء کی مصنوعات کہنا غلط ہے۔پروڈکٹ کو سیاسی سلینگ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس کے اضافی مفہوم سے مکمل ابلاغ ممکن ہے۔ڈسکس کا اردو مترادف بحث کرنا ہے۔ڈسکس کے مفہوم میں اثباتی معنی ہیں جبکہ بحث کرنے کے مفہوم میں اختلاف کے معنی ہیں۔ڈسکس اردو سلینگ ہے۔

سوشل میڈیا پر چند اردو الفاظ کا استعمال کم ہو گیا ۔ان کی جگہ سلینگ الفاظ نے لی۔مثلاً بحران کی بجائے کرائسس، جعلی کی بجائے فیک،توجہ مرکوز کرنا کی بجائے فوکس، مسئلہ کی بجائے ایشو، انتخاب کی بجائے آپشن، بے نقاب کی بجائے ایکسپوز کا چلن ہے۔ رجحان کے بجائے ٹرینڈز لکھنے کا رواج ہے۔مثلاً فیس بک ٹرینڈز،

یوٹیوب ٹرینڈز اور ٹویٹر ٹرینڈز وغیرہ۔ "ٹمپو" ایک معروف سلینگ ہے۔ اس کا اردو متبادل رفتار ہے۔ بلاگز میں ٹمپو کو رفتار پر ترجیح دی جاتی ہے۔ "ٹمپو" مفہوم کا مکمل ابلاغ کرتا ہے اور "رفتار" میں معنی کا جزوی ابلاغ موجود ہے۔ جیسے "گورننس" کے معنی میں وسعت، جامعیت اور پھیلاؤ ہے جبکہ اس کے اردو متبادلات، انتظام اور نظم و نسق میں مفہوم کی جامعیت نہیں ہے۔ ایڈ جسٹمنٹ کے اردو معنی، مطابقت، مواقفت، ہم آہنگی، تطبیق، سلجھاؤ اور مناسبت ہیں۔ سرکاری دفاتر میں ایڈ جسٹمنٹ بطور اردو سلینگ استعمال میں ہے۔ سیاسی عہدوں کی تقسیم کے لیے عامر خاکوانی نے ایڈ جسٹمنٹ جیسا سلینگ مفرد استعمال کیا۔

اگر مذہبی، سیاسی اور قوم پرست جماعتوں کے نام طویل ہوں پھر ہر جزو کے پہلے حرف کو ملا کر نئے سلینگ بنتے ہیں۔ عامر خاکوانی اپنے بلاگ میں پاکستان تحریکِ انصاف کی بجائے P.T.I، تحریکِ لبیک پاکستان کے بجائے T.L.P، عوامی نیشنل پارٹی کے بجائے A.N.P، اسلامی جمہوری اتحاد کی بجائے I.J.I، Alliance For Restoration of Democrary کی بجائے A.R.D، متحدہ مجلس عمل کی بجائے M.M.A، متحدہ قومی مومنٹ کی بجائے M.Q.M، پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کی بجائے P.D.M، بلوچستان عوامی پارٹی کی بجائے B.A.P، جیسے سلینگ استعمال کرتے ہیں۔ یہ تمام سیاسی سلینگ ہیں اور پورے پاکستانی سماج میں مقبول ہیں۔ ڈاکٹر گیان چند جین کی رائے میں

> "طویل فقروی اسما کے ابتدائی حروف کو ملا کر لفظ کی شکل دے لیتے ہیں۔
> اردو میں بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً یونسکو، اے ڈی سی وغیرہ۔
> مستقل لفظ کی حیثیت پا گئے ہیں۔"۱۸

عامر خاکوانی نے اردو اور انگریزی الفاظ کے ملاپ سے نئے سلینگ بنائے اور انہیں اپنے اردو بلاگز میں متعارف کرایا۔ مثلاً بری گورننس، بڑا شو، اپ ڈیٹ رکھنا، پالش کرنا، فیشن بدلنا، ڈکٹیٹ کرنا، اون کرنا، سویلین وزیراعظم، ایگریسو انداز، سیاسی ورکر، گھٹیا بلیک میلنگ، ایکشن لینا، ڈسکس کرنا، بلاک بلاک کھیلنا، پورٹ فیولیو دینا، انڈر پریشر کرنا، ناک آؤٹ کرنا، غداری کارڈ، حق کا چمپئین، ماہرین فیس بک، سٹیٹمنٹ پڑھنا، کریڈٹ

دینا، بیلنس کرنا، ریورس کرنا، ایڈوائس بھیجنا، کمپین چلانا، اَن بلاک کرنا، بلاک شدگان، لسٹ کراس کرنا، ایڈ دیکھنا، رعایتی پیکج، کلکس رسید کرنا اور سفارتی چینلز وغیرہ۔

عامر خاکوانی نے انگریزی لفظ اور اردو مصادر کے ملاپ سے سلینگ سازی کی اور نئے سلینگ روزمرہ و محاورہ وجود میں آئے۔ ایکشن لینا ایک نیا سلینگ محاورہ ہے اور "لینا" اردو کا مصدر ہے۔ بلاک کرنا جیسا سلینگ محاورہ سوشل میڈیا پر رائج ہے لیکن عامر خاکوانی نے ایک نیا سلینگ محاورہ ایجاد کیا یعنی بلاک بلاک کھیلنا جس کے معنی ہیں بلاک کرنا۔ پورٹ فولیو بنانا سوشل میڈیا پر معروف سلینگ ہے۔ انٹرنیٹ کے ماہرین اپنے سابقہ کام کی فائلز ایک مخصوص جگہ پر اکٹھی کر کے اپنے صارفین اور کلائنٹس کو دکھاتے ہیں۔ پورٹ فولیو کہلاتا ہے۔ اپنی ذہانت اور صلاحیت کا اظہار آن لائن دنیا میں پورٹ فولیو کہلاتا ہے۔ بیلنس کرنا ایک مقبول سلینگ محاورہ ہے۔ سارے سماج میں رائج ہے جیسے پالش کرنا، ایڈوانس بھیجنا، ریورس کرنا اور کمپین چلانا جیسے سلینگ محاورے پورے سماج کے پسندیدہ ہیں۔ بول چال اور تحریر کا حصہ بن گئے ہیں اور مسلسل استعمال ہو رہے ہیں۔ ایڈ دیکھنا کے معنی اشتہارت دیکھنا۔ ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر مختلف کمپنیاں اپنے اشتہارت دیتی ہیں انھیں ایڈ کہتے ہیں۔ اصل انگریزی لفظ Advertisement ہے۔ اسے مختصراً "Ad" کہتے ہیں۔ ایڈ دیکھنا، ایڈ چلانا اور ایڈ بنانا جیسے سلینگ محاورات اردو بلاگز میں رائج ہیں۔

عامر خاکوانی نے مقامی زبانوں سے الفاظ مستعار لے کر سلینگ سازی کی۔ مثلاً بونگی، چول، چبل، ٹنٹا نمٹانا، ماڑے لوگ، رج کر وغیرہ۔ ان کے بلاگز میں سرائیکی اور پنجابی زبان کے الفاظ ملتے ہیں۔ اردو زبان کے سلینگ الفاظ بھی عامر خاکوانی کے بلاگز میں موجود ہیں مثلاً لفظ "مہربان" کو دشمن کے معنی میں استعمال کرنا۔ عمران خان کے لیے خانِ اعظم کی ترکیب استعمال کرنا، کیا کرایا، جانی، لوٹا کریسی کے امام، جو کر سیاستدان، کھسکا ہوا آدمی، ہلکا نکلنا اور انجمنِ پٹواریان وغیرہ۔ بونگی پنجابی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی احمقانہ بات ہے۔ چول کے معنی بے وقوفانہ بات ہے۔ عامر خاکوانی نے سرائیکی زبان کا لفظ چبل بھی استعمال کیا۔ "رج کر" کے معنی ہیں "بہت زیادہ"۔ "ٹنٹا" سرائیکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "مسئلہ"۔ انجمن پٹواریان سے مراد

مخصوص سیاسی جماعت کے سپورٹر ہیں۔پٹواری کی تصریف کر کے جمع، پٹواریان بنائی گئی ہے جو کہ مماثلت کی بنیاد پر بنائی گئی ہے۔"انجمن پٹواریان" پرانے مفہوم کے بجائے نئے مفہوم میں، عامر خاکوانی نے اپنے بلاگ میں استعمال کیا۔عامر خاکوانی نے انگریزی، پنجابی اور اردو زبان کے الفاظ کو استعمال کر کے نئے سلینگ الفاظ و مرکبات تشکیل دیئے اور اردو سلینگ سازی میں نئے اضافے کیے۔

حوالہ جات

۱۔https://www.oxFordlearsdictionaries

۲۔https://www.dictionary.cambrige.com

۳۔https://www.dictionary.cambrige.com

۴۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،بک ٹاک،لاہور،۲۰۱۸ء،ص ۵۳۴

۵۔www.mukaalma.com

۶۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،ایضاً،ص ۳۶۹۔۳۶۷

۷۔www.mukaalma.com

۸۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،ایضاً،ص ۳۷۰

۹۔ایضاً،ص ۶۶۔۶۴

۱۰۔www.mukaalma.com

۱۱۔www.mukaalma.com

۱۲۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،ایضاً،ص ۳۴۶۔۳۴۱

۱۳۔ایضاً،ص ۵۳۰۔۵۲۹

۱۴۔www.daleel.pk

۱۵۔www.daleel.pk

۱۶۔www.daleel.pk

۱۷۔www.daleel.pk

۱۹۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،ایضاً،ص ۵۳۷

باب سوم

رعایت اللہ فاروقی اور عاصم اللہ بخش کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

الف۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

۱۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

۲۔ رعایت اللہ فاروقی کی سلینگ سازی کا تفہیمی مطالعہ

ب۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

۱۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا اجمالی تجزیہ

۲۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ سازی کا تجزیہ

حوالہ جات

باب سوم

رعایت اللہ فاروقی اور عاصم اللہ بخش کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

الف۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

رعایت اللہ فاروقی ایک اہم بلاگر اور کالم نگار ہیں۔ سلینگ سازی کا عمل دانستہ بھی ہوتا ہے اور نادانستہ بھی۔ فاروقی، نادانستہ طور پر سلینگ کا استعمال کرتے ہیں۔ فاروقی کی سلینگ سازی شعور عمل نہیں بلکہ بے ساختہ عمل ہے۔ اردو زبان کی تعمیر و ترقی کا انحصار سلینگ سازی پر ہے۔ فاروقی، اردو زبان کی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

ا۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگز کا اجمالی جائزہ

رعایت اللہ فاروقی کا نام اردو کے دس بڑے بلاگرز میں شمار ہوتا ہے۔ وہ عربی زبان میں مہارت رکھتے ہیں۔ انھوں نے درسی نظام کی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ اُن کے بلاگز کے موضوعات میں عسکریت پسندی، دفاعی امور، بین الاقوامی تعلقات، سیاست اور معاشرت شامل ہیں۔ سلینگ سازی اُن کے لاشعور اور مزاج کا بنیادی جزو ہیں کیوں کہ وہ طنز نگار ہیں۔ ان کے بلاگ میں، طنز، پھبتی، ضلع جگت، لطائف، تمسخر، تضحیک حتیٰ کہ گالی بھی ملتی ہے۔ فحش اور غیر مہذب الفاظ بھی ملتے ہیں۔

وہ مذہبی طور پر قدامت پسند سمجھے جاتے ہیں لیکن مشرقی تہذیب و روایات پر بھی کڑی تنقید کرتے ہیں۔ پاکستان کی مذہبی مسلح تنظیموں کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ایسی تنظیموں کو اسٹیبلشمنٹ کا کھلاڑی سمجھتے ہیں۔ مدارس کے سربراہوں کی عیاشی سے نالاں ہیں۔ تنگ نظر ملاؤں سے بھی خوش نہیں ہیں۔ متقی اور پرہیز گار علما کے تکبر کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن لبرل کو بھی منافق خیال کرتے ہیں۔ ان کی رائے میں اکثر روایتی علماء اور لبرل دانشور، اسلام، پاکستان اور امتِ مسلمہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسلامی تہذیب کو مغربی تہذیب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ جدید اسلامی علما کے بھی سخت خلاف ہیں۔ خود کو بھی خطاکار سمجھتے ہیں اور خطاکار عام

مسلمانوں کو پسند کرتے ہیں۔ دین کے فروعی معاملات اور مسلکی اختلافات پر مباحث کو غلط سمجھتے ہیں۔ تصوف کے بھی قائل نہیں ہیں۔ سخت اخلاقی اصولوں کو ریاکاری سمجھتے ہیں۔

رعایت اللہ فاروقی، سیاسی طور پر جمہوریت پسند ہیں۔ آمریت کے خلاف ہیں۔ جو سیاسی جماعتیں، پرو اسٹیبلشمنٹ سمجھی جاتی ہیں۔ ان کو جمہوریت کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ ایک مخصوص سیاسی جماعت کے حق میں لکھتے ہیں۔ اسے پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کا ضامن سمجھتے ہیں۔ اس مخصوص سیاسی جماعت کے سربراہ کو عدالت نے تاحیات نااہل قرار دیا تو فاروقی، اس فیصلے کو عدالتی فیصلے کے بجائے اسٹیبلشمنٹ کا فیصلہ سمجھتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں میں مسلم لیگ اور جمعیت علمائے اسلام کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ پچھلے تیس سالوں سے سیاسی کالم لکھ رہے ہیں۔ ۲۰۱۴ء سے سوشل میڈیا پر بلاگ لکھ رہے ہیں۔ روزنامہ امت، روزنامہ دنیا، روزنامہ ایکسپریس میں کالم نگار تھے۔ معروف ویب سائٹس، مکالمہ اور دلیل پر ان کے بلاگ شائع ہوتے ہیں۔ اپنے فیس بک پیج پر بھی ان کا بلاگ شائع ہوتا ہے۔

رعایت اللہ فاروقی، فلم اور موسیقی کے بھی دلدادہ ہیں۔ فلم اور موسیقی کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ اپنے بلاگ میں بے تکلفی سے ذکر کرتے ہیں۔ ماڈرن دنیا کے تمام معاملات سے آگاہی رکھتے ہیں۔ فنونِ لطیفہ اور آرٹ ان کے احساسات میں شامل ہیں۔ روایتی مذہبی طبقہ، ان سرگرمیوں کی وجہ سے رعایت اللہ فارقی کو گمراہ سمجھتا ہے۔ وہ مولانا تقی عثمانی، مفتی منیب الرحمٰن اور احمد جاوید کی مذہبی فکر سے متاثر ہیں۔ فاروقی، دین و دنیا کا حسین امتزاج ہیں۔ تقویٰ کے زعم سے آزاد ہیں۔ روایتی عالم ہوتے ہوئے عام گنہگار مسلمانوں سے نفرت کے بجائے محبت کرتے ہیں لیکن سیاسی اور نظریاتی مخالفین سے فکری نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

انھیں دفاعی امور پر دسترس حاصل ہے۔ ماضی میں خود عسکریت پسند جماعتوں کا حصہ رہے اسٹیبلشمنٹ میں بھی تعلقات رکھے۔ ملکی اور بین الاقوامی دفاعی معاملات کا مکمل شعور رکھتے ہیں۔ ان کے بلاگ میں ملکی دفاعی صورتحال کا معروضی تجزیہ ملتا ہے۔ وہ اسٹیبلشمنٹ کی سیاسی مداخلت کے کٹر مخالف ہیں۔ دفاعی اور خارجہ پالیسی کے معاملے میں سیاست دانوں کو بااختیار بنانے کے حق میں لکھتے ہیں۔ وہ خارجہ امور اور دفاعی معاملات کی اخبارات کے لیے رپورٹنگ کرتے رہے۔ فطری طور پر فاروقی سادگی پسند ہیں اور سادہ اور عام لوگوں کی

محفل کو پسند کرتے ہیں۔عوامی مزاج رکھتے ہیں ۔جس کی وجہ سے ان کے بلاگ کا اسلوب عوامی ہے۔وہ سلینگ سازی کے حوالے سے نمائندہ بلاگر ہیں۔

۲۔رعایت اللہ فاروقی کی سلینگ سازی کا تفہیمی مطالعہ

رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں سلینگ الفاظ کی تین مختلف اقسام ملتی ہیں۔پہلے نمبر پر انگریزی الفاظ و مرکبات ملتے ہیں۔مفرد انگریزی الفاظ ملتے ہیں۔مثلاً ویلاگ، چیرٹی ،وائرل،لوکل ،کیپشن، سمبل ،بیوٹی، ڈیپوٹیشن، بیسمنٹ، ڈائیلاگ، ایکسپریشن، کریکٹر، ایگزیکٹیو وغیرہ۔ویلاگ کا اردو مترادف نہیں ہے۔سوشل میڈیا کے تمام بلاگز یہ انگریزی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ایسا بلاگ جو ویڈیو کی شکل میں ہو ویلاگ کہلاتا ہے۔ویڈیو میں مخصوص موضوع پر بات کی جاتی ہے۔مثلاًرپورٹنگ مخصوص پروڈکٹ کا تعارف یا مخصوص سر گرمیوں اور تقریبات پر تبصرہ وغیرہ۔جب کوئی شخص سوشل میڈیا اکاؤنٹ یا ویب سائٹ پر متواتر ویڈیو ڈالتا ہے تو ویلاگ کہلاتا ہے۔ویلاگ کا مقصد سامعین کی تربیت ہے۔سامعین کو معلومات دینا ہے۔سامعین کو نئ چیزیں سکھانا ہے۔لفظ "وائرل"کا اردو متبادل بھی نہیں ہے۔اگر کوئی تصویر ،ویڈیو یا متن ،انٹرنیٹ پر تیزی سے پھیل جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے تو اسے وائرل کہتے ہیں۔انگریزی لفظ "کیپشن"کا بھی مترادف موجود نہیں۔ مختصر وضاحت یا کسی ڈاکومنٹ کا عنوان یا کسی فوٹو کا وضاحتی عنوان یا ویڈیو کا ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ بھی کیپشن کہلاتا ہے۔انگریزی کے چند مفرد الفاظ کے اردو مترادف الفاظ بھی موجود ہیں لیکن اردو بلاگ میں انگریزی الفاظ کو اردو رسم الخط میں لکھنے کا رجحان غالب ہے۔مترادف اردو الفاظ کا استعمال کم ہوا ہے۔مثلاًبیوٹی، لوکل، کریکٹر ڈائیلاگ اور ایکسپریشن وغیرہ۔بیوٹی کا مترادف اردو لفظ خوبصورتی ہے لیکن بلاگز کی اکثریت لفظ "بیوٹی" لکھتی ہے۔لوکل کا مترادف اردو لفظ مقامی ہے لیکن بلاگز میں "لوکل" رائج ہے۔کریکٹر کی اردو کردار ہے لیکن اردو لفظ کے استعمال کا رواج کم ہے۔ڈائیلاگ اور ایکسپریس، فلم اور ڈرامے سے وابستہ الفاظ ہیں اور اردو بلاگ میں رائج ہو چکے ہیں۔رعایت اللہ فاروقی اپنے بلاگ میں لکھتے ہیں۔

"بڈھا شاہی محل میں جیسے ہی کار سے اترا۔ شہزادہ تیزی سے آگے بڑھا اور
بڈھے کے کچھ سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی گلے سے ٹکہ ٹکرا دیا۔ فوٹو گرافر ریڈی
تھے۔ چند لمحوں میں ہی یہ پوسٹ والی تصویر پوری دنیا میں وائرل تھی۔"[1]

ڈیپوٹیشن سے مراد ہے کہ ایک شخص کو دوسرے شخص کا نمائندہ بنانا۔ کسی سرکاری ملازم کو حکومت کے کسی دوسرے محکمے میں بھیجنا۔ سرکاری ملازم کو اپنے محکمے سے کسی غیر محکمے میں تعینات کرنا ڈیپوٹیشن کہلاتا ہے۔ سرکاری ملازمین اس لفظ سے مانوس ہیں۔ اپنی گفتگو میں مسلسل یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح "ایگزیکٹیو" جیسا سلینگ بھی سرکاری ملازمین کی گفتگو میں مستعمل ہے۔ جس کے اردو معنی "انتظامی" ہیں۔ شعبہ تعمیرات کا ایک سلینگ، اردو لفظ کی جگہ لے چکا ہے۔ بیسمنٹ کے اردو معنی "تہہ خانہ" ہیں لیکن انگریزی لفظ کو اردو سلینگ کے طور پر قبولیت حاصل ہو گئی ہے۔ اسی طرح اردو الفاظ "صدقہ" کی بجائے "چیرٹی" جیسا سلینگ رائج ہو چکا ہے۔ رعایت اللہ فاروقی نے اپنے بلاگ میں ایسے مفرد انگریزی الفاظ متعارف کرائے جن کو اردو قارئین قبول کر چکے ہیں۔ جن الفاظ سے سوشل میڈیا قارئین، مانوس ہیں، فاروقی کے ان سلینگ میں اجنبیت اور مغائرت کا عنصر موجود نہیں ہے بلکہ مانوسیت اور اپنائیت ملتی ہیں۔

رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں دوسرے نمبر پر ایسے سلینگ مرکبات ملتے ہیں جن کا تعلق انگریزی زبان سے ہے۔ انگریزی مرکبات کو اردو رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ مثلاً ہیوی ویٹس، مین سٹریم، گڈ بک، سیکورٹی ایشوز، انٹرنیشنل ریلیشنز، سینئر موسٹ، ارلی ریٹائرمنٹ، سری لیک، ٹاپ ٹرینڈ، سیون سٹار، ڈائریکٹ آرڈر، فنگر پرنٹس، فری وِل، شارٹ کٹ، لانگ ٹرم، ڈیٹا بیس، ماڈرن ورلڈ، ڈبل ڈوز، ٹریول ایڈ وائزری، پین کلر، باڈی لینگویج، بلیک منی، پرسنل انباکس، ریسنگ چمپئین، سٹیپ بائی سٹیپ، پوڈ کاسٹ اور تھری ماسکیٹوز اور فار گاڈ سیک وغیرہ۔ ہیوی ویٹ کا مطلب بھاری وزن ہے لیکن فاروقی اپنے ایک بلاگر دوست کے لیے یہ سلینگ استعمال کرتے ہیں کیوں کہ ان کے دوست کا جسمانی وزن زیادہ ہے۔ اپنے نظریاتی مخالفین کا مذاق اڑانے کے لیے فاروقی نے "تھری ماسکیٹوز" جیسا سلینگ مرکب اپنے بلاگ میں برتا۔ جس کے معنی ہیں۔ تین چوہے "فار گاڈ سیک" کے معنی ہیں اللہ کے واسطے۔ یہ انگریزی الفاظ کا غیر ضروری استعمال ہے۔ سٹیپ

بائی سٹیپ جیسے انگریزی مرکب کو بھی غیر ضروری طور پر اردو سلینگ بنانے کے لیے استعمال کیا جبکہ مین سٹریم میڈیا سے مراد اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا ہے۔سوشل میڈیا کی متضاد اصطلاح میں سٹریم میڈیا ہے۔یہ دونوں اصطلاح رائج ہو چکی ہیں۔"گڈبک میں ہونا"کا مفہوم ہے۔کسی کا وفادار ہونا۔کسی کا بااعتماد ہونا۔"مثال کے طور پر اسلم اپنے سربراہِ ادارہ کی گڈ بک میں ہے۔"سیکورٹی ایشوز کے معنی ہیں "دفاعی مسائل" لیکن انگریزی لفظ اردو میں بطور سلینگ زیادہ رائج ہے۔انٹر نیشنل ریلیشنز کا مطلب،عالمی تعلقات ہے لیکن بلاگز میں انگریزی لفظ مستعمل ہے۔ٹاپ ٹرینڈ کا مفہوم غالب رجحان ہے لیکن سوشل میڈیا پر "ٹاپ ٹرینڈ"جیسا مرکب مقبول ہے۔سیون سٹار کا لغوی مفہوم سات ستارے ہے لیکن ریسٹورنٹ کی درجہ بندی کے لیے یہ مرکب استعمال ہوتا ہے۔جیسے تھری سٹار ریسٹورنٹ،فور سٹار ریسٹورنٹ فائیو سٹار ریسٹورنٹ اور سیون سٹار ریسٹورنٹ وغیرہ۔فنگر پرنٹس ایک سلینگ مرکب ہے اور سماج میں مروج ہو چکا ہے۔ڈیٹا بیس کا بھی اردو متبادل نہیں ہے۔سوشل میڈیا پر اردو بلاگز میں ڈیٹا بیس ہی لکھا جاتا ہے۔منظم معلومات جنھیں کمپیوٹر سسٹم آن لائن، محفوظ کرتے ہیں۔ڈیٹا بیس کہتے ہیں۔انھیں منیجمنٹ سسٹم کے ذریعے کنٹرول کرتے ہیں۔پرسنل انباکس کا مفہوم ہے کہ کسی اپلی کیشن پر کسی شخص سے پرائیوٹ گپ شپ کرنا۔یہ مرکب ٹیکنالوجی سے تعلق رکھتا ہے۔بطور اردو سلینگ مستعمل ہے۔پین کلر،میڈیکل کے شعبے کا مرکب ہے۔ایسا انجکشن، کیپسول یا ٹیبلٹ جو درد کو ختم کرے پین کلر کہلاتا ہے۔اس اردو سلینگ کو سماج قبول کر چکا ہے۔تمام طبقات اس سلینگ سے واقف ہیں۔ڈبل ڈوز بھی میڈیکل کے شعبے میں مستعمل ہے لیکن رعایت اللہ فاروقی نے مخالفین پر تنقید کرنے کے معنی میں یہ سلینگ استعمال کیا۔شارٹ ٹرم،لانگ ٹرم اور شارٹ کٹ جیسے سلینگ،سماج کا اعتماد حاصل کر چکے ہیں اور پورا سماج ان سلینگ سے آشنا ہے۔بنیادی طور پر پہلے دو مرکبات کا تعلق معیشت سے ہے۔ایسی معاشی پالیسیاں جو چھ ماہ سے ایک سال کے دوران مطلوبہ نتائج دیں۔شارٹ ٹرم پالیسیاں کہلاتی ہیں۔ایسی معاشی پالیسیاں جو اپنے مطلوبہ نتائج دس سال بعد دیں۔لانگ ٹرم پالیسیاں کہلاتی ہیں۔شارٹ کٹ کا مفہوم مختصر راستہ ہے لیکن انگریزی مرکب میں مفہوم کا ابلاغ زیادہ ہے۔اردو مترادف مفہوم کے

ابلاغ میں کوتاہی کا شکار ہے۔ بلیک منی، اردو کا معروف سلینگ ہے۔ جس کا مترادف کالا دھن ہے لیکن بلیک منی کو "کالا دھن" کی بجائے ترجیح دی جاتی ہے۔ اردو بلاگز میں بلیک منی رائج ہے۔

پوڈ کاسٹ، ٹیکنالوجی کی نئی اصطلاح ہے اور اردو میں بھی ہو بہو رائج ہے۔ ایسی ڈیجیٹل فائل جو انٹرنیٹ پر موجود ہو اور کسی کمپیوٹر پر سنی جا سکیں۔ پوڈ کاسٹ کہلاتا ہے۔ پوڈ کاسٹ کا مقصد سامعین کو محظوظ کرنا ہے۔ نئی معلومات شیئر کرنا ہے۔ رعایت اللہ فاروقی لکھتے ہیں۔

> "سات آٹھ ماہ قبل کی بات ہے۔ میں یوٹیوب پر ایک پوڈ کاسٹ سن رہا تھا۔ دو امریکی موجودہ افغان حکمرانوں پر روایتی انداز میں گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے عین یہی جملہ کچھ یوں دہرایا۔
> "They are Just Fucking mullas"۔ اور یوں جب میرے امریکی دوست نے آرٹ آف ایکٹنگ پر میری رائے سن کر سوال اٹھایا کہ تم کون ہو؟ تو میں نے بھی وہی جواب دیا جو میں نے لگ بھگ ۳۴ سال قبل طے کیا تھا۔"۲

ارلی ریٹائرمنٹ کی اردو ابتدائی ریٹائرمنٹ ہے۔ ارلی ریٹائرمنٹ کے ذریعے معنی کا مکمل اظہار ہوتا ہے بلکہ ابتدائی ریٹائرمنٹ سے معنی کا جزوی اظہار ہوتا ہے۔ سینیئر موسٹ بھی اردو سلینگ ہے جس کا مترادف "سب سے زیادہ بزرگ" ہے۔ "سینیئر موسٹ" جیسے سلینگ مرکب میں جامعیت، اختصار اور ابلاغ کا شفاف پن ملتا ہے۔ پڑھے لکھے طبقے ہیں۔ یہ سلینگ مستعمل ہے۔ ڈائریکٹ آرڈر کا اردو مفہوم براہِ راست حکم ہے۔ سوشل میڈیا کے بلاگز میں "ڈائریکٹ آرڈر" جیسا سلینگ مروج ہے جبکہ اخبارات میں اردو مترادف کا استعمال ملتا ہے۔

رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں جو انگریزی الفاظ و مرکبات، اردو رسم الخط میں لکھے گئے۔ ان کا اجمالی جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے بلاگ میں غیر ضروری سلینگ، نامانوس سلینگ اور اجنبی سلینگ کی تعداد کم ہے۔ جو سلینگ الفاظ، سوشل میڈیا کے تمام پلیٹ فارمز پر اردو بلاگز میں کثرت سے مستعمل ہے۔ رعایت اللہ

فاروقی کے پسندیدہ سلینگ ہیں جبکہ عامر خاکوانی کے بلاگ میں غیر معروف اردو سلینگ بھی ملتے ہیں جو انگریزی سے مستعار ہیں،جبکہ حافظ صفوان کے بلاگ میں نئے ایجاد شدہ سلینگ ملتے ہیں۔حافظ صفوان،انگریزی الفاظ میں تغیرات کے ذریعے نئے اردو سلینگ بناتے ہیں۔رعایت اللہ فاروقی کے مستعار الفاظ،مشکل بھی نہیں ہوتے۔مستعار الفاظ میں لسانی تبدیلیاں کم ملتی ہیں۔مستعار الفاظ میں مغائرت بھی کم ملتی ہے بلکہ ان کے مستعار الفاظ میں عوامیت اور مانوسیت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔رعایت اللہ فاروقی ، ماہرِ لسانیات نہیں ہیں۔باقاعدہ انگریزی زبان کی رسمی تعلیم بھی حاصل نہیں کی۔اس لیے ان کے سلینگ سازی میں مقبولیت اور عوامیت کا غلبہ ہے۔جو سلینگ، سوشل میڈیا پر رائج ہو چکے ہیں اور انگریزی سے مستعار الفاظ ہیں۔رعایت اللہ فاروقی اپنے بلاگ میں بے ساختگی اور روانی سے استعمال کرتے چلے جاتے ہیں۔وہ شعوری طور پر سلینگ کا استعمال کرتے ہیں۔

رعایت اللہ فاروقی تیسرے نمبر پر ایسے سلینگ مرکبات استعمال کرتے ہیں جو انگریزی لفظ اور اردو افعال کا مجموعہ ہوتے ہیں اور بعض سلینگ انگریزی اور اردو اسما کا مجموعہ ہوتے ہیں۔پہلی قسم کے سلینگ مرکبات میں معنی کا تحرک ملتا ہے۔مثلاً پوسٹ داغنا،کال ریسیو کرنا،درست پکچر رکھنا،کلاس لینا،ون لائنز لکھنا،نوٹسز چیلنج کرنا،ریسکیو کرنا،ڈائر کمیشن دینا،ناڑہ ٹائٹ کرنا،بیگ پیک کرنا ،گیم انسٹال کرنا،پلیٹ لیٹس گرنا،کنفرم کرنا، ٹیسٹ کیس بنانا،سٹارٹر سمجھنا،پوزیشن لینا،فٹ کرنا،نوٹ کرنا،ٹینشن لینا،انٹری ڈالنا،اے۔سی۔آر۔بنانا، ہیلمٹ پہننا،ٹریگر دبانا،ریلیز کرنا،بیک فٹ پر جانا،کنورٹ کرنا،سینڈ کرنا،کاپی کرنا،ریپ ہونا،پبلک کرنا ، کمپئیر کرنا،بجٹ سرپلس کرنام کریک ڈاؤن لوڈ کرنا،فیلنگ آنا، پیچ پٹ جانا،سکیم لانچ کرنا،پینٹ اتارنا وغیرہ۔ کلاس کے معنی جماعت یا گروپ کے ہیں جبکہ کلاس لینے کو تنقید کرنا کے معنی دیئے گئے۔انگریزی اسم اور اردو مصدر کے جڑنے سے یہ سلینگ بنا۔ون لائنز کے معنی ایسا جواب، مذاق یا مزاحیہ کمنٹ جو عمومی طور پر ایک جملے پر مشتمل ہو۔بامعنی اور مناسب بیان کو بھی ون لائنز کہتے ہیں۔ون لائنز لکھنا،اردو میں نیا اضافہ ہے۔ٹائٹ کے اردو معنی تنگ ہیں جبکہ ناڑہ ٹائٹ کرنا کامفہوم ہے مشکل حالات کے لیے خود کو تیار کرنا۔یہ سلینگ رعایت اللہ خان فاروقی کی ایجاد ہے۔رعایت اللہ فاروقی لکھتے ہیں۔

"فرمایا" طارق جمیل خان کے پاس کیا کہنے گیا ہو گا" عرض کیا، یہی کہ ناڑہ

ٹائٹ کرنے کا وقت ہو اچاہتا ہے۔"۳

گیم انسٹال کرنا نیا سلینگ ہے۔ انسٹال کے اردو معنی نصب کے ہیں۔ گیم ڈاؤن لوڈ کرنا اور انسٹال کرنا جدید ترین اردو سلینگ ہیں۔ ٹرگر کے معنی ایسا سوئچ ہے۔ جس کو دبانے سے ہتھیار آپریٹ کرتا ہے۔ ٹریگر دبانا کا مفہوم ہے تکلیف دینا، ڈرانا دھمکانا۔ رعایت اللہ فاروقی نے سیاسی تناظر میں یہ سلینگ تحریر کیا۔ اس کا معنی ہے مخالف سیاسی جماعت یا کارکن کو ڈرانا۔ بیک فٹ پر جانا کا معنی پیچھے ہٹنا ہے۔ بیک فٹ پر جانا، سیاسی سیاق میں استعمال کیا گیا۔ جس کا مطلب ہے سیاسی طور پر ایک قدم پیچھے ہٹنا، سیاسی پالیسی میں لچک لانا۔ اپنی جارحانہ سیاسی پالیسی کو تبدیل کرنا۔ کریک ڈاؤن کا مطلب ہے یلغار کرنا، دبا دینا، جبری عمل درآمد کروانا۔ "کریک ڈاؤن کرنا" ایسا سلینگ ہے جس کو سماج کے اکثر طبقات کی مقبولیت حاصل ہے۔ سرپلس بجٹ کا مفہوم ہے اضافی بجٹ، فاضل بجٹ، بجٹ سرپلس کرنا۔ معاشی سلینگ ہے اور سیاسی بلاگز میں رائج ہے۔

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں پچھلے سال میں تیزی سے ترقی ہوئی۔ نئے پلیٹ فارمز وجود میں آئے۔ فیس بک ایک معروف پلیٹ فام ہیں۔ فیس بک سے متعلق بہت سی اصطلاحات وجود میں آئیں۔ فیس بک اکاؤنٹ، فیس بک پیج، فیس بک پروفائل وغیرہ۔ پروفائل ذاتی ضروریات کے لیے بنایا جاتا ہے اور پیج کاروباری ضرورت کے لیے مختلف کمپنیاں اور افراد بناتے ہیں۔ پیج، پروفائل ہوتا ہے جبکہ پروفائل تک زیادہ قارئین کی رسائی ہوتی ہے۔ پیج پر اشتہارات چل سکتے ہیں اور آمدنی ہو سکتی ہے۔ رعایت اللہ فاروقی نے پیج پٹ جانا جیسا سلینگ ایجاد کیا۔ جس کا مفہوم ہے کہ پیج، ناکام ہو جائے اور قارئین کی تعداد کم ہو۔

A.C.R کا مخفف Annual Confidencial Report ہے۔ ہر سرکاری ملازم کی کارکردگی رپورٹ ہر سال لکھا جاتا ہے۔ متعلقہ اعلیٰ افسران، اپنے ماتحت ملازمین کی کارکردگی کے بارے یہ رپورٹ لکھتے ہیں۔ اے۔ سی۔ آر بنانا، معروف اردو سلینگ ہے۔ رعایت اللہ فاروقی نے سیاسی مفہوم میں یہ سلینگ لکھا کہ اسٹیبلشمنٹ تمام جماعتوں کی اے۔ سی۔ آر بناتی ہے۔ ٹیسٹ کیس کا اردو معنی مثالی معاملہ ہے۔ ٹیسٹ کیس کے انگریزی مرکب میں اضافی معنی موجود ہیں۔ ٹیسٹ کیس، نمائندہ کیس کو کہتے ہیں۔ ٹیسٹ کیس بنانا، نیا

اردو سلینگ مرکب ہے۔ڈائریکشن دینا،سیاسی اور انتظامی سلینگ ہے۔انگریزی اسم اور اردو مصدر سے مل کر بنا ہے۔جس کے معنی ہیں ہدایت دینا۔سیاسی جماعت کا سربراہ اپنی جماعت کو ڈائریکشن دیتا ہے۔انتظامی سربراہ اپنے ماتحت ملازمین کو ڈائریکشن دیتا ہے۔رعایت اللہ فاروقی نے اپنے بلاگ میں اس طرح کے سلینگ کو یوں استعمال کیا۔

"میں نے پٹرول کی قیمت میں بڑی کمی پرون لائنر تک نہیں لکھا۔الیکشن کمیشن کے حالیہ فیصلے کے بعد سوشل میڈیا پر جو اصطلاح سب سے زیادہ عام ہوئی "خان سرٹیفائیڈ چور ثابت ہو گیا" میں نے اسے استعمال نہیں کیا۔میں چور اس کو کہہ سکتا ہوں جسے یا تو خود چوری کرتے دیکھ لوں یا پھر ملک کی عدالتوں سے اس کی چوری پر آخری فیصلہ آ چکا ہوں۔"۴

پوسٹ داغنا کا مفہوم پوسٹ لکھنا۔پوسٹ داغنا،فاروقی کی اختراع ہے۔کال ریسیو کرنا پاکستانی سماج کا مقبول سلینگ ہے۔کنفرم کرنا بھی مروجہ سلینگ ہے جس کے معنی "تصدیق کرنا" کے ہیں۔"ٹینشن لینا" معروف سلینگ ہے جس کا مفہوم پریشان ہونا ہے۔"سینڈ کرنا" کے معنی ہیں بھیجنا اور کاپی کرنا کے معنی نقل کرنا ہیں۔یہ دونوں سلینگ جدید ٹیکنالوجی سے تعلق رکھتے ہیں۔مثلاً فائل سینڈ کرو،لنک کاپی کرو وغیرہ۔کنورٹ کرنا بھی انٹرنیٹ پر مستعمل ہے۔مثلاً ورڈ فائل کو پی۔ڈی۔ایف فائل میں کنورٹ کرنا۔ریپ ہونا کا مفہوم ہے جنسی زیادتی ہونا۔ریپ کا مترادف اردو، جنسی زیادتی ہے۔ریپ ہونا کے مفہوم میں اختصار،جامعیت اور مہذب پن ہے۔فٹ کرنا کے معنی ہیں تھوپ دینا چسپاں کر دینا۔فٹ کرنا چُست سلینگ ہے۔پبلک کرنا کے معنی،عوام کے سامنے لانا ہے۔مثلاً کسی حساس سرکاری کاغذ کو پبلک کرنا۔نوٹ کرنا کے دو مختلف مفہوم ہیں۔ایک مشاہدہ کرنا اور دوسرا لکھنا۔انٹری کرنا کا مطلب ہے کمپیوٹر پر درج کرنا۔یہ اس سلینگ کا جدید مفہوم ہے۔ریلیز کے اردو معنی جاری کرنا ہیں۔ریلیز کرنا جدید سلینگ ہے۔مثلاً ڈائریکٹر عید پر فلم ریلیز کرے گا۔ریسکیو کرنا سے مراد مشکل سے نکالنا ہے،مشکل میں مدد کرنا۔یہ سلینگ پاکستانی سماج کے ہر طبقے میں رائج ہے۔پوزیشن لینے کے بھی دو مطلب ہیں۔ایک کلاس میں کوئی پوزیشن لینا اور دوسرا کسی اختلافی معاملے

میں ایک فریق کا ساتھ دینا، سوشل میڈیا پر موازنہ کرنا کی جگہ کمپئیر کرنا مستعمل ہے۔ اردو مترادف کا استعمال کم اور سلینگ کا استعمال زیادہ وہو رہا ہے۔ پلیٹ لیٹس کا گرنا ایک مخصوص بیماری ہے۔ لیکن اپنے اصلی معنی کے بجائے غیر حقیقی مفہوم میں رائج ہے۔ اس لیے سلینگ محاورہ ہے۔ ناڑہ ٹائٹ کرنا بھی سلینگ محاورہ ہے۔

انگریزی اور اردو اسما کے جوڑنے سے نئے سلینگ وجود میں آتے ہیں۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں یہ مخصوص قسم کے سلینگ ملتے ہیں۔ مثلاً بڑا یونٹ، آکسفورڈ کی پلیٹ، ہاورڈ کا گلاس، بیڈ کے کنارے، مناسب روڈ میپ، مدرسہ ڈسکورس، پاکستانی فرنچائز، کلین شیو اساتذہ، جامعات کا ڈسپلن، جواب کی کرافٹنگ، ممبر شپ کی حمایت، خصیوں پر فنگر پرنٹس، ممبر شپ کی حمایت، بندیال ایکسپریس، کلین چٹ، استنجا کی پوسٹ، منہ کا چمبر، علمی ڈش، ماڈرن حرامزادے، ون ٹو ون گپیں، سوپلائیرز، خاتون ٹورسٹ، گالیوں کا برسٹ، ایکسنٹس کا شہنشاہ، آئیڈل وقت، پرفیکٹ موسم، مختلف ٹائپ کی، گوگی گینگ، آسان ٹارگٹ اور سپر ہیرو وغیرہ۔

ایونٹ کا مطلب موقع بھی ہے اور تقریب یا پروگرام بھی۔ "بڑا ایونٹ" انگریزی اسم اور اردو صفت سے بنا۔ مرکبِ اسمی کی قسم مرکب توصیفی ہے۔ مرکب کے دونوں اعضا معنی کے حامل ہیں۔ "آکسفورڈ کی پلیٹ" اردو سلینگ ہے۔ مرکبِ اضافی ہے۔ دو اسموں اور حرفِ اضافت سے مل کر بنا ہے۔ "ہاورڈ کا گلاس" بھی مرکبِ اضافی ہے۔ آکسفورڈ اور ہاورڈ، دنیا کی معروف یونیورسٹیاں ہیں۔ "بندیال ایکسپریس" دلچسپ سلینگ ہے۔ رعایت اللہ فاروقی نے توہین عدالت لگنے سے بچنے کے لیے یہ سلینگ ایجاد کیا۔ چیف جسٹس آف پاکستان کے نام میں بندیال آتا ہے۔ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں لکھا ہے۔

> "ہرچند پورے یوتھواڑے کو بھی امید ہے کہ انہیں ریسکیو کرنے کو "بندیال ایکسپریس" آئے گی اور یہی خیال بطور اندیشہ پی۔ڈی۔ایم کے ہمدردوں میں بھی نظر آرہا ہے۔ خود ہمیں بھی اس امکان سے انکار نہیں۔" ۵

"مدرسہ ڈسکورس" علمی سلینگ ہے۔ ڈسکورس کا اردو متبادل، بیانیہ ہے یا کلامیہ۔ اِسے عوامی رجحان بھی کہہ سکتے ہیں۔ ایسا عمل یا قول جسے مخصوص شعبے میں مقبولیت مل چکی ہو ڈسکورس، طاقتوروں کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کے اندر "ڈسکورس" بنتا ہے۔ مثلاً سیاسی ڈسکورس، مذہبی ڈسکورس اور قانونی ڈسکورس

وغیرہ۔ کسی بھی فقرے سے باہر والی چیز ڈسکورس کہلاتی ہے۔ مفہوم کی ترسیل میں فقرے کے علاوہ بھی مختلف ذرائع ہوتے ہیں۔ ایک گفتگو کی زبان دوسری گفتگو کی زبان سے مختلف ہوتی ہے۔ ماحول، زبان کی ترتیب پر اثر ڈالتا ہے۔ مخصوص گفتگو کے وقت جو زبان استعمال ہو۔ ڈسکورس کہتے ہیں۔ سماجی سرگرمیاں اور غیر لسانی سرگرمیاں جو گفتگو کے دوران معنی کی ترسیل پر اثر ڈالتی ہیں، ڈسکورس ہیں۔ گفتگو کی زبان عمومی اور غیر مخصوص ہوتی ہو۔ عام بول چال کے الفاظ ہوں۔ ڈسکورس، باقاعدہ فکری نظام ہے۔ ڈسکورس کے لغوی معنی آگے پیچھے دوڑنا۔ میشل فوکو نے یہ اصطلاح سب سے پہلے استعمال کی۔ تاریخ غیر شخصی اور ڈسکورس شخصی اور غیر معروف ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم موسیٰ امریکہ میں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر ہیں۔ انھوں نے مذہب کے سائنس اور فلسفے کے ساتھ تعلق پر ایک تعلیمی منصوبہ بنایا۔

رعایت اللہ فاروقی کی رائے میں

> "پہلی بار دینی مدارس کے نصاب پر بھی بڑی یلغار ہوئی۔ مدرسہ اصطلاحات کا ڈھکوسلہ اس سلسلے کی ایک بڑی جارحیت تھی اور یہ جو "مدرسہ ڈسکورس" نامی خرافات ہے۔ یہ بھی اسی کا تسلسل ہے۔ اس ڈسکورس کا پاکستانی فرنچائز ابھی جہاز میں بیٹھا امریکہ جانب حالتِ سفر میں تھا کہ ہم نے فیس بک پر ایک مفصل پوسٹ لکھ کر بتا دیا تھا کہ یہ شخص دین فروشی کے سفر پر ہے۔"٦

پاکستانی فرنچائز سلینگ مرکب ہے۔ فرنچائز کاروباری اصطلاح ہے۔ جب کوئی بڑا کاروباری اپنے کاروبار کو پھیلانا چاہتا ہے اور دوسرے شخص کو لائسنس دیتا ہے کہ وہ میرے کاروبار کا ٹریڈ مارک استعمال کرے۔ فاروقی، نے علمی اور نظریاتی سیاق میں یہ سلینگ لکھا کہ مدرسہ ڈسکورس، امریکہ سے آیا اور پاکستان میں اس کی فرنچائز کھولی گئی۔ "کلین شیو اساتذہ" جیسے سلینگ میں "کلین شیو" انگریزی لفظ ہے۔ معاشرے کی اکثریت اس کے مفہوم سے واقف ہے۔ فاروقی نے "جامعہ کا ڈسپلن" جیسا سلینگ مرکب اضافی استعمال کیا۔ "ڈسپلن" تمام سرکاری اور پرائیوٹ اداروں، تنظیموں اور کمپنیوں میں بطور سلینگ رائج ہے جبکہ اس کا اردو متبادل "نظم و

ضبط" کم استعمال ہوتا ہے۔"جواب کی کرافٹنگ" مرکبِ اضافی ہے۔"کرافٹنگ" کے معنی میں تنوع ہے۔ہنر مندی،استادی، دستکاری اور مکاری کے مفہوم میں استعمال ہو سکتا ہے۔اس مرکبِ اضافی کامفہوم ہے"جواب کی ہنر مندی"۔ استنجا، عربی زبان کالفظ ہے۔پوسٹ،انگریزی زبان کا۔"استنجاکی پوسٹ"سلینگ مرکبِ اضافی ہے۔مرکبِ اضافی کے دونوں جز و معنی رکھتے ہیں۔"منہ کا چیمبر" بھی مکمل معنی دار سلینگ ہے۔"چیمبر"کے اردو معنی میں کمرہ، حجرہ، کوٹھڑی،خلوت گاہ شامل ہیں۔جج کاچیمبر معروف سلینگ ہے۔فاروقی کی مماثلت کی وجہ سے نیاسلینگ "منہ کا چیمبر"بنایا۔جج کے پرائیوٹ کمرے کو چیمبر کہتے ہیں۔ایوانِ تجارت کو Chamber of commerceکہتے ہیں۔"ایکسنٹس"کے معنی میں لہجہ،تلفظ،اتار چڑھاؤ اور سُر شامل ہیں۔فاروقی نے "ایکسنٹس کا شہنشاہ"سلینگ مرکب استعمال کیا،اگر "لہجے کا شہنشاہ"لکھا جائے تو مفہوم کی وضاحت ممکن نہیں ہے۔مفہوم کی توضیح کے لیے سلینگ مرکب بہتر ہے۔فاروقی نے"ماڈرن حرام زادے"جیسا غیر مذہب سلینگ اپنی تحریر میں رواج دیا۔مرکبِ توصیفی ہے۔دونوں جزو مکمل معنی رکھتے ہیں۔ صحیح مرکب ہے۔ بناوٹ کے لحاظ سے پیچیدہ سلینگ ہے۔غیر نحوی مرکب کہتے ہیں۔دونوں اعضا میں کوئی تعلق نہیں۔"ون ٹو ون گپیں"دلچسپ سلینگ ہے۔"ون ٹو ون"کے اردو معنی آپس کی بات اور ایک پر ایک ہیں۔اس پورے مرکب کا مفہوم ہے۔اکیلے میں دو اشخاص کا گپ شپ کرنا۔دو آدمیوں کی ملاقات اور گپ شپ میں کوئی تیسرا شخص موجود نہ ہو۔

"پلائیرز"مرکب عددی سلینگ ہے۔"پلائیر" انگریزی کا لفظ ہے اور اردو میں مکمل طور پر مستعمل ہے۔تمام طبقات میں رائج ہے۔"خاتون ٹورسٹ"جیسا سلینگ مخصوص علاقوں میں بولا جاتا ہے۔جن علاقوں میں سیاحت کے مواقع موجود ہیں اور سیاحوں کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔وہاں،سیاح کی بجائے ٹورسٹ کالفظ زیادہ رائج ہے۔آئیڈل وقت اور پرفیکٹ موسم جیسے سلینگ بھی پڑھے لکھے طبقے میں عام ہیں۔"گوگی گینگ"نیا سیاسی سلینگ ہے۔مخصوص سیاسی جماعت کی خاتون پر کرپشن کے الزامات لگے تو سوشل میڈیا پر یہ سلینگ مسلسل بلاگز میں استعمال ہوا۔اردو بلاگز میں روزانہ نئے سلینگ بنتے ہیں۔سلینگ سازی کابڑاذریعہ اردو بلاگز ہیں۔"سپرہیرو"مشہور سلینگ ہے۔یہ مشہور حقیقی کردار بھی ہو سکتا ہے اور مشہور غیر حقیقی کردار بھی۔ایسا

کردار جو عظیم کارنامے سر انجام دے چکا ہو۔اس سلینگ کا اردو معنی بطلِ جلیل ہے۔ تفہیم کی آسانی اور سہولت کے لیے سلینگ کو اردو مفہوم پر ترجیح دی جاتی ہے۔"سپر ہیرو" غیبی طاقتیں رکھتا ہے اور انسانیت کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے۔فاروقی نے سیاسی مخالفین پر طنز کے لیے سلینگ منتخب کیا۔اردو بلاگز میں کثرت سے رائج سلینگ "آسان ٹارگٹ" ہے۔ٹارگٹ کے معنی نشانہ اور ہدف ہیں۔آسان نشانہ یا آسان ہدف کی بجائے مذکورہ سلینگ، معنی کی ترسیل پر قادر ہے۔

رعایت اللہ فاروقی اپنے بلاگ غیر زبان کے مستعار الفاظ و مرکبات کے ساتھ ساتھ اردو سلینگ سازی سے بھی کام لیتے ہیں۔مثلاً فون کھڑکانا، ہلچل، انچ بھر، گرم پالیسی، لکیریں کڈوانا، غوتا غوت، لاڈلہ، گپتان، در فٹے منہ، امام ابن چیمہ، اپن لوگ، تیل لینے، پٹواریان امت، شعبہ خرافات، سر چھوڑ دلیل، پون انچیوں، مدت ماپنا، ڈھکوسلہ اور بستر گول کرنا وغیرہ۔

بونگی پنجابی کا لفظ ہے جس کے معنی حمایت ہے۔ عملِ تصریف کے ذریعے بونگیاں بنا۔رعایت اللہ فاروقی اپنے بلاگ میں یوں لکھتے ہیں۔

> "یہ غیر ذامہ دارانہ حرکت نہیں تو کیا ہے کہ کوئی خبر بریک ہوئی ادھر چند منٹ میں ان کا اظہارِ خیال ہو جاتا ہے۔نہ معاملے کی کوئی تحقیق، نہ ہی پس منظر و تہہ منظر جانچنے کی کوئی سرگرمی اور نتیجہ پھر یہ کہ وہ بونگیاں مارتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔"[7]

"فون کھڑکانا" عوامی محاورہ ہے۔، معروف سلینگ ہے۔زنجیر کھڑکانا کی مناسبت سے "فون کھڑکانا" بنایا گیا۔مثلاً دھڑاکانا، پھڑکانا، بھڑکانا، رڑکانا وغیرہ۔یہ تمام متعدی افعال ہیں۔کھڑکنا، مصدر ہے اور اس کا حاصل مصدر کھڑکانا ہے۔کھڑکنا، اسمِ نکرہ ہے۔"نرم پالیسی" کی نظیر کو سامنے رکھ کر "گرم پالیسی" بنایا گیا۔مناسب مرکبِ توصیفی "سخت پالیسی" ہے۔"گرم پالیسی" سلینگ ہے۔"کڈوانا" پنجابی زبان کا لفظ ہے۔مثلاً پیسے کڈوانا، پانی کڈوانا اور جن کڈوانا وغیرہ۔فاروقی نے "لکیریں کڈوانا" اردو سلینگ بنایا۔فاروقی نے جنسی عمل کے لیے نیا لفظ چنا۔"غوتا غوت" یہ فاروقی کی اپنی اختراع ہے۔"در فٹے منہ" پنجابی کا محاورہ ہے۔اس کا لغوی

مطلب "لعنت ہو" ہے۔ دُر کے معنی دو ہیں۔ "فٹے" کی اصل پھٹے ہے جیسے "دودھ پھٹ جاتا ہے"۔ یہ عمومی طور پر گالی سمجھی جاتی ہے۔ چہرے پر دو دفعہ لعنت بھیجنے کو "دُر فٹے منہ" کہیں گے۔ فاروقی لکھتے ہیں۔

"اس ملک میں ایک بھی ایسا ریٹائرڈ بیوروکریٹ نہیں ہے جس کی شخصی
حمایت کوئی کونسلر بھی منتخب کرا سکے۔ جنرل صاحب! در فٹے منہ! صرف
جنرل ظہیر ہی کیا۔"۸

فاروقی نے پرانے لفظ کو نئے مفہوم بھی دیئے۔ مثلاً "لاڈلہ" مخصوص سیاسی جماعت کے سربراہ کو کہا گیا۔ مخصوص سیاسی جماعت کے لیڈر کو کپتان بھی کہتے ہیں۔ فاروقی نے صوتی تبدیلی کر کے نیا سلینگ "گپتان" بنایا۔ فاروقی نے اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت کے کارکنوں کو طنزاً "پٹواریان امت" کہہ کر مخاطب کیا۔ پٹواری کی جمع عمل تصریف کے ذریعے "پٹواریان" بنائی۔ مماثلت یا نظیر کے اصول کے مطابق یہ نیا مرکب ایجاد کیا۔ ابنِ تیمیہ، عربی ادب کی معروف شخصیت ہیں۔ فاروقی نے اپنے دوست صفدر چیمہ کو "ابنِ چیمہ" کہہ کر مخاطب کیا۔ صوتی تغیر سے نیا سلینگ بنا اور نئے لفظ کے معنی بدلے۔ فاروقی کے مطابق

"ہماری کرامت یہ ہے کہ ہم نے امام ابنِ چیمہ سے ایک عدد اجرک تحفے میں
پا رکھی ہے۔ کیا عام حالات میں کوئی یہ تصور کر سکتا ہے کہ کوئی یو تھیا ہمیں
تحفہ دے گا؟ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ پچھتا اب امام ابنِ چیمہ بھی رہے ہوں
گے کہ ہم نے کیا کر ڈالا تھا۔"۹

"سر چھوڑ دلیل" کا مفہوم ہے احمقانہ دلیل۔ سر چھوڑ کے معنی ذہن کو تکلیف دینا ہیں۔ ایسی دلیل جو ذہنی اذیت کا باعث بنے۔ جن لوگوں کا مطالعہ نہیں ہوں۔ جن کے پاس علم اور معلومات نہیں ہوتیں لیکن وہ اپنی رائے کو حرفِ آخر خیال کریں۔ ہر موضوع پر کمنٹ کریں تو فاروقی ایسے لوگوں کے لیے "پون انچیوں" جیسا سلینگ استعمال کرتے ہیں۔ انچ کے عمومی معنی فٹ کا بارواں حصہ ہے۔ یہ لمبائی کی اکائی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے پیمائش کے نظام میں یہ سب سے پہلے استعمال ہوا۔ پاکستانی سماج کے تمام طبقات میں یہ لفظ رائج ہے لیکن فاروقی نے "انچ" سے "انچیوں" بنایا اور سلینگ مرکب کو نیا مفہوم دیا۔ پرانے لفظ یا مرکب کو نیا معنی دینا

بھی سلینگ سازی ہے۔"ڈھکوسلہ "کا مطلب دھوکا اور فریب کے ہیں۔اسمِ مذکر ہے۔فرہنگِ آصفیہ میں اس لفظ کی املا"ڈھکوسلا"ہے۔لغو اور مہمل بات بھی "ڈھکوسلہ "ہے۔اس کا ماخذ "ڈھکنا"ہے۔فاروقی نے تصریفی مماثلت کو سامنے رکھ کر "ڈھکوسلیاں" تشکیل دیا۔"بستر گول کرنا"سلینگ محاورہ ہے جبکہ اصل محاورہ"بوریا بستر گول کرنا"ہے۔جس کا مطلب ہے رخصت کرنا، نکالنا اور شکست دینا۔سلینگ محاورے کا مفہوم بھی وہی ہے جو اصل محاورے کا ہے۔

عددی اعتبار سے رعایت اللہ فاروقی کی ایک پوسٹ میں سلینگ الفاظ زیادہ ملتے ہیں جبکہ عامر خاکوانی اور حافظ صفوان کی پوسٹ میں کم ملتے ہیں۔حافظ صفوان، سلینگ ایجاد کرتے ہیں۔عامر خاکوانی کے بلاگ میں انگریزی الفاظ کی عاریت کا پہلو حاوی ہوتا ہے جبکہ رعایت اللہ فاروقی کے بلاگ میں سلینگ سازی بھی ملتی ہے۔دیسی سلینگ بھی ملتے ہیں اور بدیسی سلینگ بھی۔فاروقی کے سلینگ کی بنیادی خصوصیات میں قبولیت، عوامیت، آسان پن اور مروجہ پن ملتا ہے۔مقبولیت عامہ کا پہلو حاوی ہے۔مقبول عام سلینگ کی کثرت ملتی ہے۔مشکل سلینگ سے گریز ملتا ہے۔محدود طبقات تک رائج سلینگ کم ملتے ہیں۔رعایت اللہ فاروقی، تجربہ کار عوامی بلاگر ہیں۔عوامی اسلوب میں بلاگ لکھتے ہیں جبکہ عامر خاکوانی کا اسلوب پروفیشنل ہے۔حافظ صفوان کے اسلوب میں ندرت اور جدت ملتی ہے۔فاروقی کے بلاگ میں فحش سلینگ کی موجودگی عوامی طرزِ تکلم کی نمائندگی کرتی ہے۔

ب۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

انگریزی کے ان دخیل الفاظ کو اردو سلینگ کے طور پر استعمال کرنے کے لیے بنیادی شرط ہے کہ ان الفاظ میں لسانی ٹوٹ پھوٹ کا عمل واقع ہو۔ان الفاظ میں صوتی بگاڑ قواعدی بگاڑ وقوع پذیر ہو یا یہ نئے الفاظ نئے معنی ومفہوم میں استعمال ہوں پھر اس انگریزی کے الفاظ کو اردو سلینگ کہا جائے گا ورنہ یہ دخیل الفاظ معیاری زبان کا حصّہ تو نہیں سمجھے جائے گے لیکن سلینگ بھی نہیں کہلائے گے۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے انگریزی

کے ان الفاظ کونئے طرزِاحساس کے ساتھ استعمال کیا۔ انگریزی الفاظ کو ہو بہو اردو رسم الخط میں تحریر کرنا سلینگ نہیں کہلاتا۔

سوشل میڈیا بلاگ، سلینگ زبان کے بغیر لکھنا ممکن نہیں۔ رسمی زبان کو فرنیڈز اور فالوورز پسند نہیں کرتے۔ سوشل میڈیا، انسانی جذبات کے کتھارسس کا ذریعہ ہے۔ کتھارسس کے لیے سلینگ زبان کا استعمال ناگزیر ہے۔ عوامی زبان کو عوام پسند کرتے ہیں۔ بلاگ کی زبان عوام کی زبان ہوتی ہے بلکہ آرٹیکل کی زبان پروفیشنل ہوتی ہے۔ بلاگ، آسان اسلوب کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا تجزیہ ضروری ہے تاکہ سلینگ سازی کے مختلف پہلو اجاگر ہو سکیں۔

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگز "مکالمہ ڈاٹ کام" پر بھی شائع ہوتے ہیں۔ اس ویب سائٹ کے چیف ایڈیٹر انعام رانا اور ایڈیٹر اسما مغل صاحبہ ہیں۔ ۲۰۱۶ء میں اس ویب سائٹ کا آغاز ہوا۔ اس کی بنیاد بحث و مناظرہ کی بجائے مکالمہ پر رکھی گئی ہے۔ مکالمہ کی تحاریر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سیاسی اور معاشرتی مسائل پر کالم کا سیکشن ہے۔ مختلف موضوعات پر مضامین کے سیکشن کو نگارشات کا نام دیا گیا ہے۔ نئے لکھاریوں کی تحاریر کو "مشقِ سخن" کے سیکشن میں شائع کیا جاتا ہے۔ ادب کے سیکشن میں تراجم، کلاسیکی ادب، کتابوں کی تلخیص اور ادبی تحریریں شائع کی جاتی ہیں۔ ویڈیو سیکشن میں دلچسپ ویڈیوز اور لوکل مسائل پر مبنی ویڈیوز موجود ہوتی ہیں۔ گوشہ ہند کے سیکشن میں ہندوستانی رائٹرز کی تحریریں شائع ہوتی ہیں۔ اس ویب سائٹ کے معروف لکھاریوں میں حافظ صفوان، معاذ بن محمود، عامر کاکازئی، انعام رانا، احمد رضوان اور ژاں سارتر شامل ہیں۔

ا۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کا اجمالی تجزیہ

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے میڈیکل کی رسمی تعلیم حاصل کی لیکن اپنا ذاتی کاروبار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی محبوب شخصیت ہیں۔ اعتدال پسند اور صوفی دانشور ہیں۔ سوشل میڈیا کے ہنگاموں میں واحد غیر متنازعہ شخصیت ہیں۔ جن کا تمام اردو بلاگرز احترام کرتے ہیں۔ دھیمہ مزاج رکھتے ہیں۔ رواداری، بصیرت، تدبر،

عاجزی اور ڈیلی لائف وزڈم ان کے مزاج کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ ۲۰۱۰ء سے سوشل میڈیا پر متحرک ہیں۔ اپنے نظریاتی مخالفین سے بھی شائستگی سے اختلاف کا اظہار کرتے ہیں۔

نظریاتی طور پر عاصم اللہ بخش روایت پسند ہیں۔ ان کے بلاگ میں طنز، غصہ، تلخی، تضحیک، گالی، مناظرہ اور بد تہذیبی نہیں ملتی۔ اُن کے بلاگ مکالمے کی دعوت دیتا ہے۔ برداشت، تحمل کا درس دیتا ہے۔ سنجیدہ مزاج، اُن کے بلاگ کا حصہ ہوتا ہے۔ اُن کا اسلوب منطقی اور مدلل ہے۔ وہ مذہب پسند بلاگر ہیں۔ اُن کی مذہب پسندی میں تنگ نظری نہیں ملتی۔ وہ لبرل بھی نہیں ہیں اور شدت پسند بھی نہیں۔ اُن کے بلاگ میں مذہبی جبر اور گھٹن کی بجائے سنجیدہ دلائل اور دوستانہ اصلاح کا پہلو نمایاں ہے۔ وہ دنیا داری اور دین داری میں توازن کے قائل ہیں۔ اُن کے بلاگ میں معروضیت، سلجھاؤ اور توازن ملتا ہے۔ وہ تصوف سے متاثر ہیں۔ انسان دوستی، درد مندی، عاجزی اور اخلاقی توازن جیسی خصوصیات تصوف پسندی کا نتیجہ ہیں۔

سیاسی طور پر مخصوص جماعت کو پسند کرتے ہیں لیکن اپنی پسندیدہ جماعت کی غلط پالیسیوں کو درست قرار نہیں دیتے۔ مخالف سیاسی جماعت کی یوتھ کا مذاق نہیں اڑاتے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈرز اور کارکنوں کا احترام کرتے ہیں۔ سیاسی اور مذہبی رواداری کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ سول بالادستی کی حمایت کرتے ہیں لیکن انقلابی نہیں ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ اور سیاستدانوں کی غلطیوں پر سنجیدہ بحث کے حق میں ہیں۔ کسی ایک فریق کا ساتھ نہیں دیتے کیوں کہ ان کے بلاگ کی روح پاکستانیت اور اسلام ہے۔ ان کی رائے میں غیر متوازن تنقید، پاکستانیت کے لیے نقصان دہ ہے۔ وہ مذہبی لڑائیوں، سیاسی نفرتوں اور لسانی اختلافات سے نالاں ہیں۔ ان کے بلاگ میں جمہوریت، مذہب پسندی، اسلام پسندی، اتحاد، آئین پسندی جیسے موضوعات زیرِ بحث آتے ہیں۔

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش پڑھے لکھے بلاگر ہیں۔ ان کے بلاگ میں مستعار انگریزی الفاظ ملتے ہیں۔ وہ بہت سے انگریزی الفاظ کو انگریزی زبان میں لکھ دیتے ہیں جبکہ یہ چلن باقی معروف اردو بلاگرز میں نہیں ملتا یہ عاصم اللہ بخش کی انفرادیت ہے۔ وہ منفرد بلاگر ہیں۔ ان کے مزاج اور تحریر کا مرکزی پہلو انفرادیت ہے۔ انفرادیت میں بھی اعتدال پسندی کا غلبہ ہے۔ انفرادیت میں بھی اعتدال ملتا ہے۔ ان کے بلاگ کی تمام پوسٹوں پر اعتدال پسندی کا غلبہ ہے۔ وہ ذہین اور دانشور بلاگر ہیں۔ ان کے مطالعے میں تنوع اور حقیقت پسندی ملتی

ہے۔ان کا بلاگ عملی دانش کا مثالی نمونہ ہے۔ ہر موضوع پر بلاگ لکھتے وقت عملیت پسندی اور حقیقت پسندی کا عنصر غالب رہتا ہے۔ان کی تحریروں میں رومانیت کی بجائے ٹھوس معروضیت ملتی ہے۔

اگر اردو بلاگز کی خامیوں کا جائزہ لیں تو ان کی وجہ سے معاشرتی تقسیم ،سیاسی تقسیم اور مذہبی دشمنیوں میں اضافہ ہوا ہے۔سوشل میڈیا کی محبتیں اور دوستیاں مصنوعی ہیں اور دشمنیاں حقیقی ہیں۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ کی انفرادیت ہے کہ ان نفرتوں اور تقسیم کو کم کر رہا ہے۔ایسے دانشورانہ بلاگ،سماج کی نفسیاتی اور اخلاقی تعمیر کے لیے ضروری ہیں۔ثقافتی اور سیاسی گھٹن ،ریاستی جبر اور تہذیبی جمود کے خاتمے کے لیے ڈاکٹر عاصم اللہ بخش جیسے جینوئن دانشور کا اردو بلاگ،بنیادی رول ادا کر رہا ہے۔

۲۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ سازی کا تجزیہ

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ سازی کو پانچ مختلف اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔پہلے نمبر پر مفرد انگریزی الفاظ، دوسرے نمبر پر انگریزی مرکبات اور تیسرے نمبر پر اردو اور انگریزی الفاظ کے ملاپ سے بننے والے مرکبات ہیں۔چوتھے نمبر پر اردو سلینگ مرکبات ہیں۔پانچویں نمبر پر ایسے انگریزی الفاظ و مرکبات ہیں۔جن کو انگریزی رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش اپنے بلاگ میں مفرد انگریزی الفاظ کو اردو رسم الخط میں لکھتے ہیں۔مثلاً اسٹوری،ایڈونچر، موڈ، اپوزیشن، رولنگ، سیکولر،لبرل،سوشلسٹ ،ریٹائر،پلاننگ،پیراڈائم،ایپ،اکاؤنٹ فیلڈ،اتھارٹی، پراسیس،پروجیکٹ،ڈسپلن،کمانڈ،انفیکشن،کوارڈینیٹ،امونیٹی،فیچر،فورمین،انڈرسٹیڈنگ،پوٹینشل، سبسکریشن، آئسولیٹ، آئسولیشن،ڈاکیومنٹری، آئیڈیلزم،ڈس کوالیفائی،کنڈیشننگ اور پریزنٹیشن وغیرہ۔

ایڈونچر کا معنی مہم جوئی ہے۔خطرناک کام کرنا۔اردو بلاگ میں چند انگلش الفاظ،اردو الفاظ کی جگہ لے رہے ہیں۔چند اردو الفاظ کے استعمال کا رجحان ختم ہو رہا ہے۔مثلاً کہانی کی جگہ سٹوری، مہم جوئی کی بجائے ایڈونچر، میدان کی بجائے فیلڈ، منصوبہ بندی کی جگہ پلاننگ،طریقہ کار کی جگہ پروسس کا رواج ہے۔"فیلڈ" میں معنی کا اظہار مکمل ہے جبکہ "میدان" کے معنی محدود ہیں۔مثلاً سیاست کی فیلڈ، مذہب کی فیلڈ، معیشت کی فیلڈ، فیلڈ

ورک وغیرہ۔سرکاری دفاتر میں "طریقہ کار" کا استعمال کم ہے۔"پروسیس" کا لفظ رائج ہے۔مثلاً درخواست دینے کا کیا پروسیس ہے؟ڈاکٹر عاصم بخش اپنے بلاگ میں لکھتے ہیں۔

"پنجاب میں کوئی بھی ایڈونچر ملکی سیاست میں مزید زہر گھول دے گا۔حالات بھی خراب ہوں گے اور ملکی سیاست بھی شاید اس کا بوجھ نہ اٹھا پائے۔"۱۰

کچھ انگریزی الفاظ کا اردو مترادف نہیں ملتا ۔مثلاً ڈاکیومنٹری، پروجیکٹ، اکاؤنٹ، ایپ، فیچر، فورمین، انفیکشن، سبسکرپشن وغیرہ۔ڈاکیومنٹری کا مترادف دستاویزی فلم ہے لیکن مترادف میں جامعیت اور اختصار نہیں۔ فلم اور ڈرامے کے شعبے میں "ڈاکیومنٹری" بطور اردو سلینگ استعمال ہوتا ہے۔پروجیکٹ کا متبادل منصوبہ ہے لیکن اردو مترادف میں معنی کی وسعت نہیں ہے۔اس لیے "پروجیکٹ" بطور سلینگ رائج ہے۔ Application کا مخففAPP ہے۔ایسا سافٹ وئیر جو مخصوص کام کو سر انجام دیتا ہے۔APP کہلاتا ہے۔ایپ کا اردو متبادل نہیں ہے۔انفیکشن کے معنی متعدی مرض ہے لیکن اردو مترادف، مفہوم کی تشریح میں ناکام ہے۔لہٰذا "انفیکشن" کو بطور اردو سلینگ استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً جگر کا انفیکشن، معدے کا انفیکشن وغیرہ۔"فیچر" کا تعلق صحافت سے ہے۔مخصوص مضمون جو اخبار یا میگزین میں چھپتا ہے فیچر کہلاتا ہے۔اس کا اردو ہم معنی لفظ نہیں ہے۔"اکاؤنٹ" کی اردو "کھاتہ" ہے۔"کھاتہ" کے معنی محدود ہیں جبکہ اکاؤنٹ کے معنی وسیع ہیں۔مثلاً بنک اکاؤنٹ گوگل اکاؤنٹ وغیرہ۔"فورمین" ایسا سلینگ ہے جو ان پڑھ اور مزدور طبقے میں بھی بولا اور سمجھا جاتا ہے۔کسی کمپنی یا فیکٹری میں مزدوروں یا چھوٹے کاریگروں کا انچارج فورمین کہلاتا ہے۔اس لفظ کا بھی کوئی مترادف نہیں۔سبسکرائب کے معنی متنوع ہے۔چندہ دینا ،حمایت کرنا ، تسلیم کرنا، تصدیق کرنا، اختیار کرنا، رکنیت لینا، دستخط کرنا جیسے معنی شامل ہیں۔ایسا شخص جو آن لائن کوئی چیز خریدے اور پیمنٹ کرے۔سبسکرائبر کہلاتا ہے۔انٹرنیٹ پر "چینل سبسکرائب کرنا" جیسا روزمرہ رائج ہے اور تمام قارئین اس سلینگ کو سمجھتے ہیں۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش اپنی پوسٹ میں مفرد انگریزی الفاظ کو بطور سلینگ یوز کرتے ہیں۔

"اگر عدالت عظمیٰ کی جانب سے ڈپٹی سپیکر کی رولنگ کو خلافِ قانون قرار دے کر عدم اعتماد پر ووٹنگ کروادی جائے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا اس دن اپوزیشن کے نمبرز پورے ہوں گے۔"[11]

کرونا وبا کے دوران اردو بلاگز میں نئے سلینگ در آئے۔ مثلاً آئسولیٹ، آئسولیشن اور امیونٹی وغیرہ۔ امیونٹی کا متبادل قوت مدافعت ہے لیکن بلاگز میں "امونیٹی" مستعمل ہے۔ اردو مترادف، معنی کی توضیح میں کامیاب ہے۔ آئسولیشن کے معنی اکیلا پن ہے لیکن کرونا وبا کے دنوں میں "آئسولیشن" جیسا سلینگ کثرت سے استعمال ہوا۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش، مروجہ سلینگ کو اپنے بلاگ میں جگہ ضرور دیتے ہیں۔ مروجہ نئے الفاظ سے آگاہی رکھتے ہیں۔ میڈیکل کے شعبے کے سلینگ سے مکمل واقف ہیں کیوں کہ وہ خود میڈیکل کی رسمی تعلیم رکھتے ہیں۔

پیراڈائم کے معنی ابتدائی، مثال اور نقش اوّل ہیں۔ افکار کے سیٹ کو پیرائم کہتے ہیں۔ اس لفظ کو سائنسی، کاروباری، معاشی اور سیاسی سیاق میں استعمال کرتے ہیں۔ کاروبار میں نئے پیراڈیم سے مراد ہوتا ہے کہ کسٹمر کو نئے طریقوں اور تکنیک سے تلاش کرنا اور پیسہ کمانا۔ عاصم اللہ بخش نے پیراڈائم کو سیاسی سیاق میں تحریر کیا۔ پالیسی اور فیصلہ سازی کی تبدیلی کے لیے "پیراڈئم" سلینگ کو استعمال کیا۔ مخصوص سیاسی نظریات کا بدلنا پیراڈئم شفٹ کہلاتا ہے۔ عالمی نظریہ بھی "پیراڈئم" کہلاتا ہے۔ حساس معلومات کو منظم کرنے کا طریقہ بھی پیراڈائم ہے۔ لبرل کا اردو مطلب آزاد خیال ہے۔ ایسا شخص جو اقدار و روایات کی سختی سے پابندی نہیں کرتا۔ لبرل کہلاتا ہے۔ جو شخص فکری اور عقائد کی آزادی کا قائل ہو۔ لبرل ہے۔ جو شخص مذہب کو ریاست کے بجائے ذاتی معاملہ سمجھے لبرل ہے۔ یہ اردو کا مروجہ سلینگ ہے۔ سیکولر کا مطلب بھی آزاد خیال ہے۔ اس کا ترجمہ لادین بھی کیا جاتا ہے جو درست نہیں ہے۔ ایسی ریاست جو سرکاری طور پر کسی مذہب یا الحاد کی حمایت نہ کرے۔ سیکولر ریاست ہے۔ سیکولر کا معنی مُلحد بھی ہے۔ سوشلسٹ کا بھی اشتراکی ہے۔ ایسا سیاسی نظام جس میں ریاست کے تمام وسائل، عوام میں برابر تقسیم کیے جائیں۔ سوشلزم کہتے ہیں۔ لبرل، سیکولر اور سوشلسٹ جیسے الفاظ، اردو بلاگز میں مکمل رائج ہیں۔

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش انگریزی مرکبات کو انگریزی رسم الخط کی بجائے اردو رسم الخط میں بھی لکھتے ہیں۔ مثلاً لاک ڈاؤن، کرنٹ افیئر، کلائمکس پوائنٹ، چیف انجینئر، سوشل کنٹریکٹ، کنٹینٹ، آئیڈیاز، نیکسٹ لیول، چینل وزٹ، اسٹریٹجک ڈیپتھ، فلڈ گیٹ، آن بورڈ، میچ ونر، انٹیلیجنس رپورٹ، لائف سائیکل، لوزنگ کمپیٹیشن، فیڈ بیک، سیکورٹی سٹیٹ، ونگ کمپیٹیشن، پیک اپ، نیٹ ورکنگ، ایمرجنسی ایگزیٹ، آؤٹ لائن، فائنل راؤنڈ، چین آف کمانڈ، گیم چینجر، برنگ نیوز، سول سپریمسی، سپریس ٹاک، لوئر کلاس، آکسیجن لیول اور کرنسی وغیرہ۔ انگریزی کے ان دخیل الفاظ کو اردو سلینگ کے طور پر استعمال کرنے کے لیے بنیادی شرط ہے کہ ان الفاظ میں لسانی ٹوٹ پھوٹ کا عمل واقع ہو۔ ان الفاظ میں صوتی بگاڑ قواعدی بگاڑ وقوع پذیر ہو یا یہ نئے الفاظ نئے معنی و مفہوم میں استعمال ہوں پھر اس انگریزی کے الفاظ کو اردو سلینگ کہا جائے گا ورنہ یہ دخیل الفاظ معیاری زبان کا حصّہ تو نہیں سمجھے جائے گے لیکن سلینگ بھی نہیں کہلائے گے۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے انگریزی کے ان الفاظ کو نئے طرزِ احساس کے ساتھ استعمال کیا۔ انگریزی الفاظ کو ہو بہو اردو رسم الخط میں تحریر کرنا سلینگ نہیں کہلاتا۔

لاک ڈاؤن کا مترادف اردو لفظ نہیں ہے۔ دروازے کو مقفل کرنا۔ دروازے پر تالے لگانا۔ لاک ڈاؤن کا مفہوم یہ ہے کہ خطرناک حالات میں سرکاری احکامات کے ذریعے لوگوں کو مخصوص علاقے تک محدود کر کے کنٹرول کرنا۔ کرونا وبا کے دنوں میں سلینگ مشہور ہوا اور اردو زبان میں ضم ہوا۔ نیٹ ورکنگ کا مطلب، پھیلا جال، سماجی رابطے یا مربوط سلسلہ ہے۔ یہ ٹیکنالوجی کی اصطلاح ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ ایک نیٹ ورک ہے۔ انٹرنیٹ پر معلومات اور مواد کا تبادلہ، نیٹ ورکنگ کے ذریعے ممکن ہے۔ اردو میں سیاسی نیٹ ورک، سماجی نیٹ ورک اور مذہبی نیٹ ورک جیسے مرکبات عام ہیں۔ عاصم اللہ بخش لکھتے ہیں۔

> "تقدیر کا آزمائش والا حصہ مختلف آپشنز پر مشتمل ایک انتہائی دقیق نیٹ ورک ہے جس سے ایک فرد اپنی پوری زندگی میں مرحلہ وار گزرتا ہے یہ سب پیراڈائم ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔"۱۲

ایک دوسرے بلاگ میں عاصم اللہ بخش یوں مخاطب ہیں۔

"ایک ایسی سوشل نیٹ ورکنگ ایپ جہاں آئے روز آپ کا اکاؤنٹ غیر فعال نہیں ہوا کرے گا۔ ایک آئی۔ڈی کے لیے آپ کو ۳۶ بیک اپ آئی۔ڈیز نہیں بتانا پڑیں گی۔"۱۳

کرنٹ افیئر اور چیف انجینیئر جیسے انگریزی مرکبات اردو میں ضم ہو چکے ہیں۔ اَن پڑھ یا کم پڑھے لکھے طبقات کے علاوہ سب لوگ ان سلینگ کا مفہوم جانتے ہیں۔ کسی کمپنی یا محکمے کا بڑا عہدے دار چیف انجینیئر کہلاتا ہے۔ خصوصاً انجنیئرنگ کے محکمے کا ٹیکنیکل سربراہ چیف انجینیئر کہلاتا ہے۔ کرنٹ افیئر، حالاتِ حاضرہ کو کہتے ہیں۔ کلائمکس پوائنٹ ادبی اصطلاح ہے۔ ایسا نقطہ جہاں کسی ادبی کہانی کی کشمکش کا عروج بیان کیا جائے۔ اس نقطے پر پہنچ کر کہانی کا مرکزی کردار اپنے مقصد میں کامیاب یا ناکام ہوتا ہے۔ اس کا اردو مفہوم عروج، ترقی اور درجہِ کمال ہے۔ سوشل کنٹریکٹ کا اردو مطلب سماجی معاہدہ یا معاشرتی سمجھوتا ہے۔ امریکی سیاسی نظام میں یہ اصطلاح رائج ہے۔ ایسا نظریہ جس میں طاقت کا مرکز عوام ہوں اور ریاست صرف عوام کی خدمت کرے۔ عوام اور ریاست کا معاہدہ سوشل کنٹریکٹ کہلائے گا۔ انگریزی کا اصل لفظ سینٹ سیکورٹی ہے جبکہ اس کے اردو مفہوم میں تشنگی موجود ہے۔ انگریزی کا اصل لفظ سیٹیٹ سیکورٹی ہے جبکہ عاصم اللہ بخش نے سیکورٹی سیٹیٹ لکھا۔ اس مرکب کا اردو مترادف نہیں ہے لیکن "دفاعی ریاست" ترجمہ ہے۔ اردو زبان میں فلاحی ریاست اور دفاعی ریاست کا تقابل کیا جاتا ہے۔ جس ریاست کی ترجیح عوامی فلاح ہو فلاحی ریاست ہے اور جس ترجیح ملک کا دفاع ہو۔ دفاعی ریاست ہے۔ اردو بلاگ میں ""سیکورٹی" سٹیٹ" دفاعی ریاست کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اسٹریٹجک ڈیپتھ کی اردو" تزویراتی گہرائی" ہے۔ پڑھے لکھے طبقے میں اردو لفظ نامانوس ہے جبکہ انگریزی مرکب مانوس ہے۔ اس لیے یہ مرکب مستعمل ہے۔ جنگی علاقے اور بڑے شہروں کا درمیانی فاصلہ یا جنگی میدان اور فوجی مرکز کے درمیان فاصلہ اسٹریٹجک ڈیپتھ کہلاتا ہے۔ سول سپریمیسی کی اردو" سول بالادستی" سمجھی جاتی ہے جبکہ یہ مرکب آمیختہ ہے۔ عوامی نمائندے، ریاستی اداروں کو چیک کریں کہ ادارے آئین اور عوامی فلاح کے لیے کام کر رہے ہیں۔ سویلین سپریمیسی کہلاتا ہے۔ ریاستی ادارے عوامی نمائندوں کو جواب

دہ ہوں۔ یہ معروف اصطلاح ہے۔اردو بلاگ اور اخبارات میں بہت زیادہ رائج ہے۔"کنٹینٹ آئیڈ یاز" ٹیکنالوجی سے متعلقہ مرکب ہے۔اردو مترادف"مواد کا خیال" ہے لیکن انگریزی کا مرکب معنی کے اظہار میں زیادہ ابلاغی قوت رکھتا ہے۔ مختلف موضوع پر بلاگنگ کا کنٹینٹ لکھنے کے لیے نئے آئیڈیاز تلاش کیے جاتے ہیں۔"نیکسٹ لیول"کا اردو معنی اگلا قدم یا اگلا مرحلہ ہے۔سوشل میڈیا کے مختلف فورمز پر اپنی سروس، سیل کی جاتی ہے۔ہر سیلر کو ایک لیول دیا جاتا ہے۔مثلاً لیول ون سیلر،لیول ٹو سیلر،لیول تھری سیلر وغیرہ۔"نیکسٹ لیول"کا لفظ اسی سیاق میں استعمال ہوا۔"چینل وزٹ" بھی جدید لفظ ہے۔کسی یوٹیوب چینل پر ویڈیو دیکھنا۔ چینل وزٹ کہلائے گا۔اردو میں اسے "چینل کا دورہ" کہتے ہیں۔جدید ٹیکنالوجی نے بہت سے "اردو مرکبات" کو پیچھے دھکیلا اور ان کی جگہ انگریزی مرکبات نے لی۔"آن بورڈ" کے معنی حمایت کرنا یا متفق ہونا کے ہیں۔اس کا مطلب آگاہ ہونا یا شامل ہونا بھی ہے۔مثلاً میرے تمام فیصلوں میں میری فیملی"آن بورڈ" تھی۔اردو کے بہت سے الفاظ،اس نئے مرکب کا مفہوم دیتے ہیں۔اس لیے یہ انگریزی مرکب،اردو میں رائج ہو گیا۔

"لائف سائیکل"نیا مرکب ہے۔جس نے متبادل اردو لفظ کو بلاگنگ سے خارج کر دیا۔اب"دورانیہ حیات"جیسا لفظ بلاگنگ میں متروک ہوا اور "لائف سائیکل"مختلف بلاگز میں لکھا گیا۔"فیڈ بیک"کے معنی مشورے، تجاویز اور جوابی آراء ہیں۔اردو الفاظ میں مفہوم کی وسعت نہیں ہے جبکہ انگریزی کے مستعار،اردو سلینگ میں اضافی مفہوم کا اظہار موجود ہے۔انٹرنیٹ کی دنیا میں"فیڈ بیک"کے استعمال کی فریکیونسی بہت زیادہ ہے۔"آؤٹ لائن"کے اردو مفہوم میں خاکہ،چوکھٹا اور خطِ محیط شامل ہیں لیکن بلاگنگ میں "آؤٹ لائن"سے مراد بلاگ کے اہم نکات،سرخیوں اور ماتحت سرخیوں کا سٹرکچر" آؤٹ لائن"کہلاتا ہے۔"فائنل راؤنڈ"کا مفہوم آخری چکر ہے۔اردو مرکب،انگریزی مرکب کے معنوی اظہار میں ناکام ہے۔ایسا مرحلہ جس کے بعد تبدیلی ممکن نہ ہو۔آخری عمل یا آخری بات کو"فائنل راؤنڈ"کہتے ہیں۔"چین آف کمانڈ"کا معنی، اختیارات کا سلسلہ،انتظامی مراتب یا عسکری مراتب ہیں۔سیکورٹی کے اداروں میں عہدوں کی مخصوص ترتیب

ہوتی ہے۔احکامات کو اسی مخصوص ترتیب کے ذریعے اعلیٰ عہدے دار سے چھوٹے عہدے داروں تک پہنچایا جاتا ہے۔یہ سلینگ اردو زبان کا حصہ بن گیا ہے۔بلاگز اور اخبارات میں تواتر سے مستعمل ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں۔

> "عاریت کی سب سے مشہور اور مقبول صورت مستعار لفظ ہے۔یہ وہ صورت ہے جب ایک زبان کے لفظ کو جیوں کا تیوں۔۔۔دوسری زبان میں لیا جائے۔اردو میں دیسی الفاظ کے علاوہ عربی،فارسی اور انگریزی کے الفاظ وافر تعداد میں ہیں۔۔۔اردو میں انگریزی سے مستعار الفاظ کے ساتھ انگریزی کے لاتصریفی لاحقے بھی آگئے ہیں۔مثلاً نیشنل کالج،کرپشن،اسکالر شپ،کورٹ شپ۔"۱۴

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے اردو اور انگریزی الفاظ کو جوڑنے سے نئے سلینگ بناتے ہیں۔مثلاً ریلیکس ہونا،افورڈ کرنا،جارحانہ ایکشن،اساسی ایشوز،دفاعی بجٹ،مالی پلاننگ،پراکسی وار،ڈبل شکریہ،سوٹ کرنا،عرب بلاک،قونصلر رسائی،کلپ لگانا،واحد ایجنڈا،ہوائی فائر،ایسٹ پاکستان رائفل،ارتقائی پراسیس،مسلکی کا مریڈ،ماسک کا انتظام،ویکسین اشرافیہ،ہلال کمیٹی،چینل کا لنک،افغان سٹوڈنٹ،کلک کرنا،ایڈ کرنا،کمزور پلیئر، ڈاؤن لوڈ کرنا،لمبی لسٹ،انتہائی لمٹ،پرفارم کرنا،ڈبل عید مبارک،اصل گیم اور پاپولر ہونا وغیرہ۔

ڈاکٹر گیان چند جین ایسے سلینگ کو مستعار آمیختہ کا نام دیتے ہیں۔

> "اِس صورت میں دائن زبان کا مادہ یا اصل لے کر اپنی زبان کا چسپیہ لگا دیتے ہیں۔"۱۵

اردو مصدر سے پہلے انگریزی سابقہ لگانے سے نئے سلینگ بنتے ہیں۔جیسے "ریلیکسن ہونا"،"آرام کرنا" سے زیادہ رائج ہے۔افورڈ کرنا کا معنی برداشت کرنا۔"افورڈ کرنا" سوشل میڈیا کا مشہور سلینگ محاورہ ہے۔کلپ لگانا کا مطلب مختصر ویڈیو انٹرنیٹ پر ڈالنا ہے۔"کلپ" کا مترادف نہیں ہے۔سوٹ کرنا کے معنی اچھا لگنا ہیں۔مثلاً کپڑے سوٹ کرنا،جوتے سوٹ کرنا وغیرہ۔کلک کرنا کا مفہوم سیکھنے کے لیے سننا،فوراً رابطہ،فوراً پسند

کرنا یا ہلکی آواز۔ ایڈ کرنا کا مطلب شامل کرنا ہے۔ پاپولر ہونا کا معنی مقبول ہونا ہے۔ پرفارم کرنا کا مفہوم کارکردگی دکھانا ہے۔ مذکورہ تمام محاورے سلینگ ہیں۔ اردو مصدر اور انگریزی لفظ کے ملنے سے بنے۔ اردو لفظ سازی کے اصول کو نظر انداز کرکے بنائے گئے۔ دو مختلف زبانوں کے الفاظ کو جوڑ کر محاورہ، مرکب یا ترکیب بنانا معیاری اردو میں قابلِ قبول نہیں۔ یہ سب سلینگ محاورے کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔ بلاگرز اور قارئین ان سلینگ محاوروں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ مستعار آمیختہ محاورے کہلاتے ہیں۔ ایسے مستعار آمیختہ کی مثالیں ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ میں کثرت سے ملتی ہیں۔

"تو جناب میں بات کر رہا ہوں۔۔۔ ویکسین اشرافیہ، جی وہی کرونا کی ویکسین
لگوا رہے ہیں۔۔۔ بس اتنا یاد رکھیں کہ ویکسین لگوانے کا رسک، نہ لگوانے کا
رسک، نہ لگوانے سے اتنا کم ہے کہ دونوں کا تقابل بھی ممکن نہیں۔"١٦

پراکسی جنگ سے مراد ہے کہ کوئی طاقتور ریاست حقیقی جنگ براہِ راست نہیں لڑتی بلکہ کسی ایک فریق کی جنگ اور تنازعہ میں مکمل مدد کرے۔ کسی ایک فریق کو ہدایت دے۔ پراکسی کا اردو متبادل، نمائندہ، وکیل یا مختیار ہے۔ ایجنٹ یا مندوب کو بھی پراکسی کہتے ہیں۔ "افغان سٹوڈنٹ" سے مراد طالبان ہیں۔ سوشل میڈیا پر پابندیوں کی وجہ سے "طالبان" کا لفظ ممنوع ہے۔ "افغان سٹوڈیٹ" کے لغوی معنی افغان طالب علم ہیں۔ اس سلینگ مرکب کے معنی تبدیل ہوئے اور نئے مجازی معنی پیدا ہوئے۔ "قونصلر رسائی" کے معنی، گرفتار غیر ملکی قیدی کی اپنے ملک کے سفارتخانے میں مسلسل مشاورت ہے۔ ویانا کنونشن کا مخصوص آرٹیکل جنگی قیدیوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور "قونصلر رسائی" ان میں سے ایک حق ہے۔ "کامریڈ" کا لغوی مطلب دوست اور ساتھی ہے۔ کیمونسٹ پارٹی کا رکن مریڈ کہلاتا ہے۔ "مسلکی کامریڈ" سے مراد مسلکی دوست ہے۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے کامریڈ کو اصطلاحی مفہوم کے بجائے لغوی مفہوم میں استعمال کیا۔ "ڈبل شکریہ" مروجہ معروف سلینگ ہے۔ قواعدی انحراف اور لفظ سازی کے اصول سے انحراف کی وجہ سے ایسے سلینگ بنتے ہیں اور عوام کی اکثریت میں رائج ہوتے ہیں۔ "ویکسین اشرافیہ" دلچسپ سلینگ ہے۔ پاکستان میں کرونا وبا جب آئی تو پہلے پاکستان کی اشرافیہ نے ویکسین کو قبول کیا جبکہ عوام نے شروع میں ویکسین کو خطرناک سمجھا۔ اشرافیہ

نے جب ویکسین لگوائی تو عاصم اللہ بخش نے انہیں ویکسین اشرافیہ کہا۔ مذکورہ سلینگز میں انفرادیت، مقبولیت اور دلچسپی جیسی خصوصیات موجود ہیں۔

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے معروف جنرل کے نام کا مخفف بطور سلینگ منتخب کیا۔ طارق پرویز مشہور لیفٹیننٹ جنرل تھے اور اپنے حلقے میں "ٹی۔پی" کے نام سے معروف تھے۔ عاصم اللہ بخش لکھتے ہیں۔

"جنرل مشرف کو شک تھا کہ "ٹی۔پی" کور کمانڈرز کو وزیرِاعظم کے حق میں شیشے میں اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں یا وہ ایسا کر سکتے ہیں۔"۱۷

ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے دیسی الفاظ کو بھی بطور اردو سلینگ اپنے بلاگ میں منتخب کیا۔ مثلاً پہلا ٹاکرا، ہاہاکار مچنا، پتر، پنڈ چھڑانا، جھول، پھٹا کھینچنا، اولاد کا مال، کرتوت سیاہ، معافیا، معافیوں کا پہاڑ، سیانا پن، خطرناک خط، نمبر پورے ہونا، مادام اڑوس پروس، بھول بھال، برخودار وزیرِاعظم وغیرہ۔ "پہلا" اردو کا لفظ ہے اور "ٹاکرا" ہندی کا۔ ان دونوں کے ملنے سے سلینگ بنا۔ "پتر" پنجابی اور سرائیکی کا لفظ ہے۔ اب اردو زبان مین ضم ہو چکا ہے۔ پنجابی میں گاؤں کو پنڈ کہتے ہیں۔ "پنڈ چھڑانا" سلینگ محاورہ ہے جو دیسی لفظ اور اردو فعل سے بنا۔ "پھٹا کھینچنا" معروف اور مروجہ سلینگ محاورہ ہے۔ اس کے معنی، کسی کی سپورٹ ختم کر دینا ہے۔ یہ محاورہ سرائیکی، پنجابی اور اردو میں رائج ہو گیا ہے۔ تحریر سے زیادہ گفتگو میں اس سلینگ کا استعمال ہے۔ "باپ کا مال" کی مماثلت پر ڈاکٹر عاصم نے "اولاد کا مال" سلینگ گھڑا۔ اس سلینگ کا مطلب دوسرے کا حق دبانا ہے۔ سیاسی سیاق میں اس کا مفہوم ہے کہ اشرافیہ، عوام کا حق دباتی ہے اور ملک کی آمدنی کو "اولاد کا مال" سمجھ کر ضائع کرتی ہے۔ "توت سیاہ" کھانسی کے شربت کا نام ہے۔ ڈاکٹر عاصم نے "کر" کو بطور سابقہ لگایا اور "کرتوت سیاہ" جیسا منفرد اور دلچسپ سلینگ بنایا۔ اس کا مفہوم غلط کارنامے اور جرائم ہے۔ ایک مخصوص دائی کی مناسبت پر یہ سلینگ بنا۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش اپنے بلاگ میں یوں لکھتے ہیں۔

"تو اے گروہ چارہ گراں اس ملک کو اپنی اولاد کا مال سمجھو۔۔۔ اس لیے بھی کہ آپ کے "کرتوت سیاہ" کا بوجھ کل آپ کی اولاد اور اُن کی اولاد ہی کو اٹھانا ہو گا۔ آگے آپ کی مرضی!"۱۸

مجرموں کا آپس میں اتحاد ہو اور مختلف گروہوں کے اصول ایک جیسے ہوں تو اسے مافیا کہتے ہیں۔مافیا میں صوتی تبدیلی ہوئی اور "معافیا" بنا۔ ایسا گروہ جو اپنے غلط کارناموں کی معافی مانگے "معافیا" کہلاتا ہے۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش نے انھیں "معافیا" کہا۔ جیسے "مافیا" مجرم ہیں۔اسی طرح "معافیا" بھی مجرم ہیں۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش یوں تحریر کرتے ہیں۔

> "بیوروکریٹس کا بھی سارا سیانا پن، بردباری، حب الوطنی، سچائی وغیرہ۔ریٹائر ہونے کے بعد ہی دریافت ہوتی ہے پھر معافیوں کے پہاڑ۔بس ریٹائر ہوتے ہی معافی کا سیزن آجاتا ہے۔غرض ہم ایک "معافیا" بنتے جارہے ہیں اور یہ چیز ہمیں بے حمیت کرنے کے ساتھ ساتھ پسماندہ اور ناکارہ بھی بناتی جارہی ہے۔"۱۹

"نمبر پورے ہونا" سیاسی سلینگ ہے۔پارلیمنٹ میں ووٹنگ کے دوران مخصوص حد تک ووٹ حاصل کرنے کے لیے ارکان کی حمایت حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً اسمبلی میں جس کے پاس ایک سو چھیاسی ممبر ہوں تو اس کے نمبر پورے ہیں۔یہ مقامی سلینگ محاورہ ہے اور سیاسی بلاگرز نے اسے کثرت سے استعمال کیا۔خاتون کو مخاطب کرنا ہو تو میڈم کہتے ہیں لیکن ڈاکٹر عاصم نے "مادام" جیسا سلینگ دیا۔"مادام" کا مفہوم پوشیدہ ہے۔اس سے مراد خاتون بھی ہے۔"برخوردار وزیرِ اعظم" کے معنی تابعدار وزیرِ اعظم ہے۔پاکستان کے سیاسی حالات میں عوامی نمائندے بے اختیار اور کمزور ہیں جبکہ اسٹیبلشمنٹ مضبوط ہے۔اس مخصوص ساق میں ڈاکٹر عاصم نے "برخوردار وزیر اعظم" جیسا سلینگ دیا۔

ڈاکٹر عاصم کی سلینگ سازی کی خصوصیات میں انفرادیت، تخلیقیت، عوامیت، دلچسپی اور جینوئن پن موجود ہیں۔ جدت، نیاپن اور تازگی کے عناصر بھی موجود ہیں۔"معافیا" اور ویکسین اشرافیہ ایسے سلینگ ہیں جو تخلیقی پن کے عکاس ہیں۔ فحش سلینگ نہیں ملتے۔متبذل اور غیر مہذب سلینگ بھی ڈاکٹر عاصم کے بلاگ میں نہیں ملتے۔ ان کی سلینگ سازی میں شرافت اور تہذیب ملتی ہے۔عاریت اور مماثلت کے ذریعے نئے سلینگ بناتے ہیں۔ مفرد سلینگ، مرکب سلینگ اور سلینگ محاورے بھی ملتے ہیں۔مانوس سلینگ کی زیادہ تعداد ملتی

ہے۔علمی اور سنجیدہ سلینگ ملتے ہیں۔سلینگ کی وجہ سے نثر کے معانی زیادہ روشن ہوتے ہیں۔بلاگ کی عبارت میں معنوی پھیلاؤپیدا ہوتا ہے۔جہاں اردو لفظ، معنی کا مکمل اظہار نہیں کرتا وہاں انگریزی الفاظ کو اردو سلینگ بنا کر معانی کی وضاحت کی جاتی ہے۔ڈاکٹر عاصم،سلینگ سازی کے نتیجے میں اردو کی فطری نشوونما میں بڑی اہمیت کے حامل بلاگر ہیں۔

ڈاکٹر عاصم اپنے بلاگ میں انگریزی لفظ کو انگریزی میں لکھ کر بھی استعمال کرتے ہیں۔کوئی اردو بلاگر، اتنی زیادہ تعداد میں انگریزی لفظوں کا استعمال نہیں کرتا۔معیاری زبان اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ایسی سلینگ سازی، اردو کے لیے فائدہ مند نہیں ہے لیکن مخصوص پس منظر میں محدود طور پر ایسے سلینگ قراۃ العین حیدر نے بھی اپنے ناولوں میں تحریر کیے۔ان کے ناولوں کے کردار غیر مقامی ہوتے تو ان کرداروں کی نفسیات اور کردار کو واضح کرنے کے لیے انگریزی الفاظ اور انگریزی پیراگراف کو ناول میں لایا گیا۔مجموعی طور پر ایسے سلینگ کا استعمال غیر ضروری ہے لیکن مخصوص ساق میں محدود پیمانے پر یہ انگریزی الفاظ، استعمال ہوسکتے ہیں۔

ڈاکٹر عاصم نے انگریزی لفظ اپنے بلاگ میں استعمال کرنے کا رجحان متعارف کرایا۔ مثلاً

Stand off,Focal Point,Prevension,Phenomnon Ultimate Guarantor,Sustain,Verify,By sign,Perfection, Mob- Mentality,Real Politik,Legitimacy,Pulse Oximeter, Counter Revolution,Pro active,Non-Operative,Qualitative ,Self- actualization, Structured Thought, Actuale Control, wishList, Stated Position, Herd Immunity

وغیرہ-

Stand off کا معنی ڈیڈلاک ہے۔کسی تنازعہ پر دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات کا عمل رک جائے تو انگریزی کا اسم Stand off استعمال ہوگا۔ڈاکٹر عاصم اپنے بلاگ میں یوں لکھتے ہیں۔

> "ڈی۔جی۔آئی۔ایس۔آئی کی تقرری کے حوالے سے موجودہ Stand off
> کسی چپقلش کا نکتہ آغاز ہے یا پہلے سے جاری کسی کھینچاتانی کا نکتہِ عروج!"۲۰

Focal Point کے معنی ایسی چیز جو دلچسپی کا مرکز ہو یا ایسا شخص جو سرگرمیوں کا مرکز ہو۔ مثلاً دیہاتوں میں مقامی آبادی کا Focal Point سرکاری سکول ہوتا ہے۔

Ultimate Guarantor کاروباری اصطلاح ہے۔ ایسا شخص یا تنظیم جو کسی قرض لینے والے آدمی کی ضمانت دے۔ اردو میں اسے ضامن کہتے ہیں۔ ڈاکٹر عاصم نے سیاسی جماعتوں کے درمیان کامیاب مذاکرات کے لیے اسٹیبلشمنٹ کو ضامن بننے کا کہا۔ یہ سلینگ سیاسی سیاق میں استعمال ہوا۔

Mob- Mentality کا مطلب ہجوم کی نفسیات، مجمع یا بھیڑ کا جذباتی طور پر متاثر ہونا، اگر کوئی شخص اپنے ذاتی احساس اور ذاتی سوچ کے بجائے دوسرے لوگوں کی ذہنیت اور خیالات کو قبول کرے۔ مرعوب سوچ رکھتا ہو۔ Legitimacy کی اردو قانونی حیثیت ہے۔ اردو متبادل کا استعمال زیادہ ہے۔

Counter Revolution کا معنی ردِ انقلاب ہے یا انسدادِ انقلاب۔ Herd Immunity کا سیاق مویشیوں کی بیماریاں ہیں اور اردو معنی ریوڑ کی مزاحمت۔ جب زیادہ لوگوں کو ویکسین لگے یا زیادہ لوگ مخصوص وبائی بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد صحت یاب ہوں۔ مخصوص وبائی بیماری کے خلاف انسانوں یا جانوروں کی مزاحمت Herd Immunity کہلاتی ہے۔

اردو کی معروف ناول نگار قراۃالعین حیدر کے ناولوں میں انگریزی الفاظ، مرکبات اور جملے ملتے ہیں۔ کرداروں کی نفسیات کے بیان کے لیے انگریزی کا استعمال ضروری تھا۔ اردو ناول میں انگریزیت کو سب سے پہلے متعارف کرایا۔ لسانی اور تخلیقی آزادی کی وجہ سے مصنفہ اپنے ناولوں میں انگریزی کا استعمال کرتی تھیں۔ اردو زبان کی ہمہ گیری کے لیے انگریزی کا استعمال کیا۔ ڈاکٹر عامر سہیل اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتے ہیں۔

> " قراۃ العین حیدر کے ہاں انگریزی زبان کے الفاظ جن حیثیات سے متن کا حصہ بنتے ہیں۔ اُن کی اگر درجہ بندی کی جائے تو اس کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ انگریزی اسما کے ساتھ ساتھ طبقاتی، تہذیبی اور سیاقی الفاظ بڑے فطری انداز سے برتی جاتی ہیں۔ "۲۱

قراۃ العین حیدر کے ناولوں میں اجنبی اور غیر الفاظ کی زیادتی کی وجہ سے نامانوسیت پیدا ہوتی ہے۔جس انگریزی طبقے کے کردار تھے تو مکالموں میں انگریزی الفاظ کا آنا مجبوری تھی۔ان کے ناولوں میں ماحول اور ضرورے کے مطابق انگریزی الفاظ ملتے ہیں۔ ضرورت اور موقع محل کے خلاف بھی انگریزی لفظیات کا استعمال ملتاہے۔اردوادب میں انگریزی لفظ کوانگریزی میں لکھنے کی روایت ملتی ہے۔

ڈاکٹرعاصم اللہ بخش نے بھی اسی روایت کی تقلید کی اور انگریزی کے الفاظ کو اپنے بلاگ میں روانی سے برتا۔غیر ضروری اور بھرتی کے انگریزی الفاظ ان کے بلاگ میں نہیں ملتے۔لسانی حوالے سے انگریزی الفاظ کو اردو کا حصہ بنانا درست عمل ہے۔ڈاکٹر عاصم نے اردو زبان کو نہیں بگاڑا بلکہ اردو زبان میں جدت،انحراف اور تخلیقیت جیسے نئے عناصر شامل کیے،اگر سلینگ کا تجزیہ لسانیات کے اصولوں کے مطابق کیا جائے تو انگریزی الفاظ کے استعمال کو غلط نہیں کہہ سکتے۔انگریزی الفاظ کی وجہ سے بلاگ میں مصنوعی پن پیدا ہو۔بلاگ میں روانی ختم ہو جائے تو یہ انگریزی کا استعمال غیر ضروری ہو گا۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کا تعلیمی ماحول انگریزی زدہ تھا۔وہ انگریزی اخبارات اور ویب سائٹس کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔ڈاکٹر عاصم سلینگ کا نیا ذائقہ سامنے لائے۔وہ نمائش کے لیے شوقیہ،انگریزی الفاظ اپنے بلاگ میں نہیں لاتے بلکہ حقیقت پسندی کی وجہ سے انگلش لفظیات کو استعمال کرتے ہیں۔

Real Politik سے مراد ایسی سیاست جس کی اخلاقی اور نظریاتی بنیاد نہ ہو۔اسے عملی سیاست یا حقیقی سیاست کہتے ہیں۔زمینی حقائق اور مادی عوامل کی بنیاد پر سیاست کرنا۔اقتدار حاصل کرنے کی خاطر سیاست کرنا۔امریکہ کے معروف نفسیات داںHaroled Maslow نے نفسیاتی صحت کو چیک کرنے کے لیےMaslow’s Hierarchy of needs جیسا نظریہ پیش کیا۔ڈاکٹر عاصم نے اسی نظریے کی ایک اصطلاحSelf-actualization استعمال کی۔جس کا مفہوم اپنی صلاحیتوں کی نشوونمااور اپنی صلاحیتوں کا مکمل استعمال ہے۔اس اصطلاح کا اردو ترجمہ خود اعتمادی ہے۔اردو میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو اس اصطلاح کے مکمل معنی بیان کرئے۔یہ نفسیات سے متعلقہ علمی اصطلاح ہے۔ڈاکٹر عاصم اس اصطلاح کے علمی سیاق سے واقف تھے ۔ مخصوص نفسیاتی سیاق کے پس منظر میں اس اصطلاح کو بلاگ میں متعارف کرایا گیا۔

Structured Thinking ڈیٹا سائنس کی اصطلاح ہے۔اس تکنیک کے ذریعے مسئلے کے حل کے چھے مراحل ہیں۔پہلا مرحلے میں مسئلہ واضح ہو۔دوسرے مرحلے میں مسئلے کی جڑ کا پتہ ہو۔تیسرے مرحلے میں مسئلے کے تمام ممکنہ حل معلوم ہوں۔چوتھے مرحلے میں تمام حل میں سے بہترین حل چننا۔پانچویں مرحلے میں مسئلے کے حل پر عمل کرنا اور چھٹے مسئلے میں نتائج کو ترتیب دینا شامل ہیں۔اس اصطلاح کا معنی وسائل اور ان کے حل کو سمجھنے کا مخصوص طریقۂ کار ہے۔مختلف اقسام کے مواد کا تجزیہ ڈیٹا سائنس کہلاتا ہے۔

Qualitative کے معنی ایسا مواد جو اعداد و شمار کی بجائے وضاحت و تفصیل پر مشتمل ہو۔یہ تحقیق کی اصطلاح ہے۔یہ تحقیق،مشاہدات،انٹرویو،رجحانات اور رویوں کے متعلق ہوتی ہے۔ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ میں تعلیمی،نفسیاتی،جدید ٹیکنالوجی اور میڈیکل کی اصطلاحات موجود ہیں۔ان اصطلاحات کو انگریزی میں لکھا گیا ہے جو سوشل میڈیا کے اکثر قارئین نہیں سمجھتے کہ ان اصطلاحات کا علمی پس منظر کیا ہے؟

wishList کا اردو مفہوم "خواہش کی لمبی فہرست" ہے۔انگریزی لفظ کا معنی نا ممکن باتوں کی خواہش کرنا۔حافظ صفوان اور عامر خاکوانی نے اپنے بلاگ میں "وش لسٹ" استعمال کیا جبکہ انگریزی لفظ کو انگریزی میں لکھنے کا خصوصی رجحان صرف ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے بلاگ میں ملتا ہے۔

Pulse Oximeter میڈیکل کا آلہ ہے۔جس کی مدد سے خون میں آکسیجن کی مقدار کی نمائش ہوتی ہے۔نئی ایجادات،نئے الفاظ لاتی ہے۔اس نئی لفاظی کا اردو ترجمہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ انگریزی الفاظ کو شروع میں اردو سلینگ کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔وقت کے ساتھ یہ سلینگ،اردو زبان میں ضم ہوتے جاتے ہیں۔ڈاکٹر عاصم کے بلاگ میں مختلف علوم کی انگریزی اصطلاحات ملتی ہیں اور انگریزی میں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔https://www.mmnews.tv

۲-https://www.facebook/Profile.php?id=100043052060940

۳۔ایضاً

۴۔ایضاً

۵۔ایضاً

۶۔ایضاً

۷۔ایضاً

۸۔ایضاً

۹۔ایضاً

۱۰-https://www.facebook.com/asim.allahbakhsh

۱۱۔ایضاً

۱۲۔ایضاً

۱۳۔ایضاً

۱۴۔گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،بک ٹاک،لاہور،۲۰۱۸ء،ص ۳۶۸

۱۵۔ایضاً،ص ۳۷۳

۱۶۔https://www.facebook.com/asim.allahbakhsh

۱۷۔ایضاً

۱۸۔ایضاً

۱۹۔ایضاً

۲۰۔ایضاً

۲۱۔عامر سہیل ،ڈاکٹر،جدید لسانیاتی اور اسلوبیاتی تصورات(قراۃ العین حیدر کی ناول نگاری پر صوتی ،صرفی، نحوی،معنیاتی اطلاق)،مثال پبلشر،فیصل آباد،۲۰۲۱ء،ص۲۲۹

باب چہارم

ماحصل

الف۔ مجموعی جائزہ

ب۔ تحقیقی نتائج

ج۔ سفارشات

کتابیات

ماحصل

الف۔ مجموعی جائزہ

اردو لسانیات میں پچھلی چند دہائیوں سے نئے مباحث کو فروغ ملا۔ یہ انگریزی لسانیات کے تراجم کا بنیادی کردار ہے۔ جدید لسانیات کے مباحث کی وجہ سے زبان کے روایتی مباحث پسِ پردہ چلے گئے۔ زبان کے روایتی مباحث مسترد ہوئے۔ روایتی طور پر معیاری زبان کا تصور حاوی رہا ہے۔ لفظ سازی کے نئے تصورات جدید لسانیات کا اہم حصہ ہیں۔ جدید لسانیات سے عوامی زبان کو اہمیت ملی بلکہ معیاری زبان کی ترقی کا دارومدار عوامی زبان پر سمجھا گیا۔ جدید لسانیات کی وجہ سے سلینگ کو فروغ ملا۔ نئی لفظ سازی کی بنیاد سلینگ ہے۔ عوامی زبان کو بطور سند استعمال کیا گیا۔ جدید لسانیات نے سلینگ سازی کی اہمیت میں اضافہ کیا۔ جدید لسانیات معیاری زبان کے تصور کر رد کرتی ہے اور صرف تحریری زبان کی سند کو قبول نہیں کرتی بلکہ تقریری زبان کو مکمل اہمیت دیتی ہے۔ جدید لسانیات معیاری زبان کی حیثیت کو مسترد کرتی ہے۔

روایتی اردو لسانیات میں معیاری زبان کا تصور مسلمہ تھا۔ جدید لسانیات نے اسے غیر اہم سمجھا۔ اس طرح تحریری زبان کی بجائے تقریری زبان، مستند زبان کی بجائے عوامی زبان کو فروغ ملا یعنی اب صرف مستند زبان حتمی نہیں ہے بلکہ سلینگ زبان کی اہمیت بھی مسلم ہے۔ اب کوئی شخص یا گروہ اردو زبان کا معیار طے نہیں کر سکتے بلکہ عوام اور سماج، اردو زبان کے وارث ہیں۔ اس طرح زبان پر مخصوص علاقوں اور مخصوص گرہوں کا کنٹرول نہیں رہا اور معیاری زبان کا تصور قصہ پارینہ ہوا۔ مستند زبان کے تصور سے نجات کے لیے سماج میں عوام کو لفظ سازی کی آزادی ملی۔ یعنی عوام یا سماج سلینگ سازی کے ذریعے زبان کے دائرے کو پھیلا سکتا ہے۔ لفظ سازی کا طریقہ کار سماج کے ہر شخص اور گروہ کا اپنے تجربات کی روشنی میں ہوتا ہے۔ اس لیے سلینگ سازی یا لفظ سازی کے نئے اصول وجود میں آئے بلکہ بغیر اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے بھی نئے لفظ بنائے گئے۔ مماثلت اور عاریت کی بنیاد پر سلینگ سازی کی گئی کیوں کہ جدید لسانیات نے عوامی زبان کو بھی معیاری

زبان کے برابر لا کھڑا کیا۔ معیاری زبان کے حتمی ہونے کی نفی کی۔ عوامی زبان کے سلینگ الفاظ کو فطری عمل قرار دیا۔ نیا لفظ، ادبی زبان کا حصہ نہیں بن جاتا بلکہ کئی دہائیوں اور صدیوں تک سلینگ ہی رہتا ہے۔

جو سلینگ، سماج میں قابلِ قبول ہو جاتا ہے۔ معیاری لغت اور ادب کا حصہ بن جاتا ہے۔ جدید لسانیات، لفظ سازی کے اصول، معیاری لغت کا تصور، تحریری زبان کی برتری، ادبی زبان کی سند جیسے تمام تصورات رد کرتی ہے۔ جدید لسانیات، لفظ سازی کے لیے سماج اور عوام کی تحریر و تکلم کو زبان کی ترقی خیال کرنی ہے۔ مستند زبان کے تصور کو زبان کی ترقی میں رکاوٹ سمجھا گیا۔ مستند زبان کو اضافی تصور سمجھا گیا۔ انگریزی اور اردو لسانیات میں لفظ سازی زبان کی ترقی کے اصول یہی ہیں۔ جنھیں مذکورہ بالا سطور میں بیان کیا گیا۔ اردو زبان میں سلینگ سازی کو بہت دیر بعد سمجھا گیا۔ ماہرِ لسانیات نے سلینگ سازی کی طرف بہت کم توجہ دی۔ اس موضوع پر کم کتابیں، لغات اور مضامین لکھے گئے۔ بعض ماہرِ لسانیات نے معیاری زبان کی سابقہ نظریات اور تحریکات موجودہ زمانے کی ضرورتوں کے خلاف قرار دیا اور عوامی زبان کے مقدمے کو قبولیت بخشی۔

ان میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر احسان الحق حقی، ڈاکٹر رشید حسن، ڈاکٹر سہیل بخاری، ڈاکٹر حافظ صفوان، ڈاکٹر شان الحق حقی شامل ہیں۔ بعض ماہرِ لسانیات کے سلینگ زبان کو مسترد کیا۔ اردو زبان کے لیے خطرہ سمجھا۔ ان میں گیان چند جین، شمس الرحمٰن فاروقی، ڈاکٹر مسعود حسن خان شامل ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، حافظ صفوان اور قاسم یعقوب نے سلینگ زبان پر لغات مرتب کیں۔ سوشل میڈیا کے اردو بلاگز میں سلینگ سازی کا عمل پچھلی دو دہائیوں سے جاری ہے۔

رقم الحروف نے معیاری اور سلینگ زبان کے نظری مباحث کو سامنے رکھ کر عوامی زبان کے اطلاقی مباحث کا تفہیمی مطالعہ کیا۔ سوشل میڈیا کے معروف بلاگز حافظ صفوان، عامر خاکوانی، رعایت اللہ فاروقی اور ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے اردو بلاگز میں سلینگ زبان کا تجزیاتی مطالعہ کیا۔ ہر بلاگر نے اپنے بلاگ میں سلینگ الفاظ کثرت سے استعمال کیے۔ سلینگ سازی کے لیے اردو لفظ سازی کے اصولوں سے انحراف بھی کیا۔ مشکل اور نامانوس سلینگ بھی بنائے گئے۔ انگریزی الفاظ کو ہو بہو انگریزی میں بھی لکھا گیا۔ آمیختہ سلینگ مرکبات بھی استعمال ہوئے۔ مفرد انگریزی الفاظ، اردو میں لکھے گئے۔ شعور طور پر سلینگ سازی کا عمل بھی ملتا ہے۔ نادانستہ،

سلینگ سازی کا رجحان بھی ملتا ہے۔ اس لیے سلینگ زبان کی تحقیق کے لیے ان تمام رجحانات سے نمائندہ سوشل میڈیا بلاگرز منتخب کیے گئے۔ شعوری سلینگ سازی کی نمائندگی حافظ صفوان کرتے ہیں۔ غیر شعوری سلینگ سازی کے نمائندہ رعایت اللہ فاروقی ہیں۔ مشکل اور نامانوس سلینگ زبان کے نمائندہ عامر خاکوانی ہیں لیکن عامر خاکوانی کی سلینگ سازی غیر شعوری عمل ہے جبکہ حافظ صفوان کے بلاگز میں بھی مشکل اور نامانوس سلینگ ملتے ہیں لیکن شعوری عمل کی وجہ سے۔ انگریزی الفاظ کو ہو بہو انگریزی رسم الخط میں لکھنے کے نمائندہ بلاگر عاصم اللہ بخش ہیں۔ اس چاروں بلاگرز کی سلینگ سازی کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔ لفظ سازی کے نئے رجحان کو سمجھنے میں مدد ملی۔ انگریزی الفاظ و مرکبات بطور سلینگ، مقامی الفاظ و مرکبات بطور سلینگ، انگریزی اور اردو لفظ کے ملاپ سے سلینگ سازی، مقامی اور اردو الفاظ کے ملاپ سے سلینگ سازی کے رجحان کو سمجھنے کے لیے تحقیق مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا۔

پہلے باب میں سلینگ کا لفظیاتی اور مارفیمیاتی پس منظر اجاگر کیا گیا۔ دوسرے باب میں حافظ صفوان اور عامر خاکوانی کی سلینگ سازی کا تجزیہ کیا گیا۔ سلینگ کے نظری مباحث کی تفہیم بھی شامل ہے۔ تیسرے باب میں رعایت اللہ فاروقی اور ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ زبان کے مباحث کا تجزیہ شامل ہے جبکہ چوتھے باب میں سابقہ تین ابواب کا مجموعی جائزہ شامل ہے۔

پہلا باب سلینگ کے لفظیاتی اور مارفیمیاتی پس منظر پر مشتمل ہے۔ لفظ اور سلینگ کے نظری مباحث شامل ہیں۔ اس باب میں لفظیات سے مارفیمیات کے بنیادی مباحث کا جائزہ لیا گیا کیوں کہ سلینگ کا تعلق مارفیم، لفظ، مرکب، ترکیب اور فقرے سے ہے۔ لفظ سازی کے اصول کی بھی بنیادی اہمیت ہے۔ مارفیم کی تعریف اور اقسام، تعلیقے کی اقسام، الفاظ کی مختلف قسمیں، مرکبات کی اقسام کی تفہیم کے ذریعے سلینگ الفاظ کی درجہ بندی اور ساخت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ معیاری زبان کو اہلِ زبان نے ذاتی جاگیر سمجھا۔ لسانی اشرافیہ نے مستند زبان کو عوام سے دور رکھا۔ عوامی زبان کے خلاف لسانی تحریکیں چلیں۔ اصلاح زبان کی تحریک میں عوامی الفاظ کو رد کیا گیا۔ سلینگ سازی کے ذریعے مستند زبان کا تصور مسترد ہوا۔

معیاری زبان کو اردو زبان کی ترقی کا واحد ذریعہ کہا گیا۔ جدید لسانیات نے اس نعرے کو غلط قرار دیا۔ نئی لفظ سازی کو زبان کی ترقی قرار دیا۔ نئی لفظ سازی، مارفیم کے بغیر ممکن نہیں۔ دیہی الفاظ یا انگریزی الفاظ میں آزاد یا پابند مارفیم کے اضافے سے نئے سلینگ بنائے گئے۔ مارفیم کی کمی یا تبدیلی سے بھی نئے الفاظ بنے۔ لفظ سازی سے مارفیمیات کا قریبی تعلق ہے۔ مارفیمیات کے بنیادی مطالعے کے بغیر لفظ سازی کی تفہیم دشوار ہے۔ سلینگ واضح کرنے میں تعلیقے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انگریزی الفاظ میں اردو لاحقے کا اضافہ کر کے نئے سلینگ مرکبات بنتے ہیں۔ انگریزی مرکبات میں اردو سابقے کا اضافہ کریں تو نیا سلینگ بنتا ہے۔ اردو مادہ میں انگریزی تعلیقے یا مارفیم کا اضافہ کرنا بھی سلینگ سازی کا ذریعہ ہے۔ سلینگ لفظ کی درجہ بندی کے تجزیے کے لیے لفظ کی اقسام کا مطالعہ ضروری ہے۔ اردو صرف کی بنیاد پر تفہیم کے بغیر سلینگ کی درجہ بندی ممکن نہیں ہے۔ سلینگ کے تجزیے کے بنیادی پہلو میں درجہ بندی، ساخت اور معنویت شامل ہیں۔ یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ زبان کا ارتقا، مستند زبان کے تابع ہے۔ ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کی ترقی سے معیاری زبان کی جگہ عوامی زبان کو فروغ ملا۔ نئے عوامی الفاظ سامنے آئے۔ الفاظ نئے مفہوم میں استعمال ہوئے۔ سوشل میڈیا کے تقریری متن اور تحریری متن کو مجموعوں کی شکل میں محفوظ کیا گیا۔ جسے کارپس کا نام دیا گیا۔ زبان کے فطری ارتقا کا انحصار عوامی زبان پر ہوا۔ معیاری زبان کے بجائے سلینگ زبان کو مُستند مانا گیا۔ سلینگ مرکبات کی ساخت کا تجزیہ کرنے کے لیے اردو مرکبات کی مختلف اقسام کی تفہیم ناگزیر ہے۔ سلینگ کی بناوٹ کے اصول سمجھنے کے لیے لفظیات یعنی لفظ سازی کا مطالعہ پہلے باب میں کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں سلینگ کے تجزیاتی مطالعے کا اجمالی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ سلینگ کے پس منظر کو جانے بغیر سلینگ سازی کے پیش منظر کی تفہیم ادھوری ہے۔

اردو سلینگ سازی انگریزی سلینگ سازی کے زیرِ اثر نہیں ہے۔ انگریزی میں سلینگ کی لغت اٹھارویں صدی میں متعارف ہوئی۔ اردو میں پہلی سلینگ لغت اکیسویں صدی میں وجود میں آئی۔ اردو سلینگ لغات کی تعداد تین ہے۔ انگریزی سلینگ الفاظ کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی اور سابقہ دہائیوں میں اردو بلاگز کے فروغ سے اردو سلینگ کی تعداد میں انٹرنیٹ پر اضافہ ہوا۔ پچھلی چھے دہائیوں سے مستند زبان

کے تصور کے خلاف اور حق میں مباحث کیے گئے۔ سوشل میڈیا کے اردو بلاگز میں سلینگ زبان کی کثرت سے مستند زبان کا تصور رد ہوا۔ "معیاری زبان" محدودیت، جبریت، جمود، لسانی سامراجیت اور لسانی استحصال کی نمائندگی قرار پائی۔ زبان کے ارتقا اور نشوونما میں عوام کا کردار شامل ہوا۔ زبان کے محافظ لسانی اشرافیہ نہیں بلکہ عوام قرار پائے۔

"سلینگ زبان" درباری الفاظ کے بجائے بازاری الفاظ، ڈرائنگ روم الفاظ کی بجائے عوامی الفاظ، شائستہ الفاظ کی بجائے فحش الفاظ، ادبی الفاظ کے بجائے عامیانہ الفاظ کو فروغ دیتی ہے۔ "سلینگ زبان" الفاظ کے فرسودہ استعمال کے بجائے الفاظ کے جدید استعمال، الفاظ کے پرانے معنی کے بجائے الفاظ کے نئے معنی کی توضیح کرتی ہے۔

زیرِ نظر مقالے کا دوسرا باب سلینگ کے اطلاقی پیش منظر کا احاطہ کرتا ہے۔ منتخب دو سوشل میڈیا بلاگرز حافظ صفوان اور عامر خاکوانی کی سلینگ سازی کا تحلیلی مطالعہ کیا گیا۔ اطلاقی مباحث سے پہلے سلینگ کے نظری مباحث کا جائزہ لیا گیا۔ سلینگ کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے سلینگ اور جارگن کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔ سلینگ اور کینٹ میں تفریق کرنا اہم ہے۔ سلینگ اور آرگو کے اختلاف کو ڈسکس کیا گیا۔ سلینگ عوامی اظہار ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے نئے الفاظ بنتے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے نتیجے میں انٹرنیٹ پر اربوں لوگ ایک دوسرے سے جڑے ہیں۔ تمام علوم کا ماخذ کمپیوٹر ہے۔ انگریزی زبا دنیا کی تمام زبانوں پر غلبہ پا چکی ہے۔ تمام سوشل میڈیا، انگریزی زبان کے زیرِ اثر ہے۔ زبانوں اور انسانوں کا آپس میں باہمی رابطہ، سلینگ سازی کے اہم محرکات میں سے ہے۔ مستند زبان، تہذیب کی نمائندہ خیال کی جاتی ہے۔ تہذیب کے خلاف الفاظ و جذبات کا اظہار معیاری زبان نہیں کرتی۔ سلینگ زبان، عوامی جذباتو الفاظ کا اظہار ہے۔ روایتی گرائمر سے انحراف عاریت اور مماثلت سے سلینگ بنتے ہیں۔ سلینگ سازی کے محرکات کے بعد سلینگ سازی کے اصول سمجھنے کے لیے لفظ سازی کے مباحث مفید ہیں۔ لفظ سازی کے طریقوں میں مماثلت یا نظیر، ترمیم صورت، جزوبندی اور عاریت شامل ہیں۔ سلینگ بناتے وقت اصولوں سے انحراف بھی ملتا ہے۔ سلینگ الفاظ کی اقسام کی تفہیم کے بغیر سلینگ زبان کے عملی مباحث کی تحقیق مشکل ہے۔ کسی زبان کے نئے لفظ کے سفر کا

مطالعہ تین مراحل پر مشتمل ہے۔ نیا لفظ ، عوام قبول نہ کرے بلکہ مسترد ہو جائے۔ نئے الفاظ کو مخصوص طبقے میں محدود قبولیت ملے اور وہ نیا لفظ دہائیوں تک بطور سلینگ سلینگ زبان کا حصہ بنا رہے۔ نئے لفظ کو سماج کے تمام طبقات ، قبول کرلیں اور مستند لغات بھی قبول کر لیں۔ نیا لفظ، اصولوں کی روشنی میں بھی بن سکتا ہے۔ اصولوں سے انحراف کے نتیجے میں بھی بن سکتا ہے۔

حافظ صفوان ، لفظ سازی میں مہارت رکھتے ہیں۔ اردو زبان اور اردو لسانیات کے ماہر ہیں۔ ان کے بلاگ میں نئے سلینگ کی کثرت ملتی ہے۔ "سلینگ سازی" معیاری زبان کو پچھلی دو دہائیوں سے رد کر رہی تھی۔ عوامی زبان کا استعمال بڑھنے لگا جس سے سلینگ کی منفرد شناخت قائم ہوئی۔ قواعدی پابندیوں کی وجہ سے اردو زبان کا قدرتی ارتقارک گیا تھا۔ اردو زبان کا یہ مسئلہ حافظ صفوان کی نئی سلینگ سازی سے حل ہوا۔ اس طرح عوامی زبان کی شناخت اور اہمیت قائم ہوئی۔ معیاری زبان کے خلاف عملی مزاحمت پیدا ہوئی۔ سوشل میڈیا پر سلینگ زبان کا رجحان حاوی ہوا۔ حافظ صفوان سلینگ زبان کے نمائندہ تخلیق کار ہیں۔ جن کی سلینگ زبان میں انفرادیت قائم ہے۔ حافظ صفوان نے اپنی ہر پوسٹ میں دانستہ عوامی زبان کی اہمیت کو ترجیح دی۔ انھوں نے زبان اور عوام کے تعلق کو اجاگر کیا۔ اس موضوع پر نظری اور اطلاقی مواد سامنے لائے۔ انھوں نے انگریزی سے نئے سلینگ بنائے۔ نئے سلینگ سازی کے لیے انھوں نے مختلف طریقے متعارف کرائے۔ ان کے خیال میں اردو سلینگ کا پس منظر انگریزی زبان ہے۔ حافظ صفوان کے نزدیک اردو زبان کی نشوونما میں عوام کی اہمیت بنیادی ہے اور انگریزی زبان سے افادہ بھی ناگزیر ہے۔ انھوں نے اسی سیاق میں سلینگ سازی کی عملی مثالیں پیش کیں۔ وہ اردو سلینگ الفاظ کو اردو زبان کا حال اور مستقبل سمجھتے ہیں۔ انھوں نے اردو زبان اور عوام کے تعلق کو نمایاں کیا۔ یہاں تک کہ وہ عوام کو اردو زبان کی ترقی اور تبدیلی کا نگران سمجھتے ہیں۔ وہ عوامی زبان کو اردو زبان کی سند سمجھتے ہیں۔ سماج میں معیاری زبان کے رد اور عوامی زبان کی قبولیت کو اردو کی بقا خیال کرتے ہیں۔ اردو زبان کی تبدیلیاں، ان کی رائے میں ورلڈ ویو کا تقاضا ہے۔ عوامی زبان کے رائج ہونے کی وجہ روحِ عصر ہے۔ ٹیکنالوجی کا انقلاب ہے۔ اس میں سوشل میڈیا کا بڑا کردار ہے۔ سوشل میڈیا پر اردو بلاگز نے سلینگ کو ترجیح دی۔ جس سے معیاری زبان غیر اہم ہو گئی۔ مستند زبان، مرکز سے حاشیے پر چلی گئی۔ اردو

بلاگز کے فروغ سے زبان کے استعمال کی ضرورت بدلی۔زبان کی نوعیت میں تبدیلی سے سلینگ زبان کے استعمال کے راستے کھلے ۔حافظ صفوان نے انگریزی کے الفاظ میں دیسی تبدیلیاں کر کے نئے سلینگ گھڑے۔حافظ صفوان نے انگریزی کے مفرد اور مرکب الفاظ پر اردو مارفیم کے اضافے سے سلینگ بنائے۔ اردو سلینگ سازی کو انگریزی کے پس منظر سے سامنے لائے۔ان کے خیال میں نئی اردو سلینگ سازی پر انگریزی زبان کے اثرات ہیں۔وہ اردو سلینگ اور انگریزی زبان کے تعلق کی اہمیت کے قائل ہیں۔ٹیکنالوجی کی ترقی نے ہر سماج کی ثقافت،زبان،مزاج، افکار اور رڈیوں کو تبدیل کیا۔ان تبدیلیوں کی وجہ سے نئی لفظ سازی کی ضرورت پڑی۔ان تبدیلیوں کا محرک سوشل میڈیا ہے۔اردو بلاگ میں معیاری زبان کے بجائے سلینگ زبان کو اہمیت ملی۔سوشل میڈیا نے اردو زبان کی ضرورتوں اور نوعیت کو تبدیل کر دیا۔اس تبدیلی کا فائدہ عوامی بلاگرز کو ہوا۔انھوں نے سلینگ زبان کا استعمال بڑھادیا لیکن معیاری زبان کا تصور کمزور ہوا۔ڈاکٹر عامر خاکوانی نے اپنے بلاگ میں انگریزی الفاظ کے استعمال میں اضافہ کیا۔ان کے بلاگ کا اسلوب، عوامی ہے۔انھوں نے انگریزی کے مفرد اور مرکب الفاظ کو اپنے بلاگ کا حصہ بنایا۔انگریزی الفاظ کو اردو زبان میں لکھا۔نامانوس اور اجنبی سلینگ بھی اپنے بلاگ میں پیش کیے۔ان کے بلاگ میں عالمی انگریزی اخبارات کا تناظر ملتاہے۔قومی انگریزی اخبارات کی معروف اصطلاحات بھی ان کے بلاگ کا حصہ ہوتی ہیں۔وہ بلاگ کی زبان کو معیاری بنائے کی بجائے عوامی بنانا پسند کرتے ہیں۔وہ انگریزی صحافت اور اردو بلاگ کے باہمی تعلقات کی وضاحت کرتے ہیں۔وہ اردو بلاگ کو انگریزی تناظر میں لکھتے ہیں۔ان کے خیال میں اہم انگریزی اخبارات کے مطالعے کے بغیر اردو بلاگ نہیں لکھا جاسکتا۔

مذکورہ مقالے کا تیسرا باب رعایت اللہ فاروقی اور ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کی سلینگ سازی کا جائزہ ہے۔فاروقی کے بلاگ میں سلینگ کی فریکونسی بہت زیادہ ہے۔وہ آسان۔مقبول اور مروجہ سلینگ کے حق میں ہیں۔سوشل میڈیا کے معروف سلینگ ان کے بلاگ کا حصہ ہوتے ہیں۔ان کے سلینگ کا تناظر انگریزی اخبارات نہیں ہیں بلکہ سوشل میڈیا بلاگز ہیں۔انھیں حافظ صفوان کی طرح سلینگ گھڑنے میں دلچسپی نہیں ہے بلکہ مروجہ سلینگ کو استعمال کرنے میں ماہر ہیں۔سوشل میڈیا پر، معروف انگریزی الفاظ پر گہری نظر رکھتے ہیں اور اپنے

اردو بلاگ میں بے ساختگی سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے سلینگ میں غیر پن، نامانوس پن اور مشکل پن نہیں ملتا۔ وہ مقبول سلینگ کے دلدادہ ہیں۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے ہاں مقبول اور نامانوس سلینگ کے استعمال کا ملا جلا رجحان ملتا ہے۔ وہ اپنے بلاگ میں ایک نیا رجحان بھی متعارف کراتے ہیں۔ انگریزی الفاظ کو انگریزی زبان میں لکھنا جو کہ اردو اسلوب اور قواعد سے انحراف ہے۔ ان کے بلاگ کی یہ خصوصیت اور انفرادیت ہے۔ اکثر انگریزی الفاظ کا تناظر سیاسی ہوتا ہے۔

اردو سلینگ سازی کے سیاق میں چاروں بلاگرز کے بلاگ میں مماثلت اور مغائرت کے پہلو ملتے ہیں۔ چاروں کے بلاگز میں مستعار انگریزی الفاظ کی تعداد زیادہ ہے۔ سیاسی سلینگ کی کثرت ہے۔ حافظ صفوان کی سلینگ سازی شعوری عمل ہے۔ وہ باقاعدہ نئے سلینگ ایجاد کرتے ہیں۔ انگریزی الفاظ میں لسانی تبدیلیاں کرتے ہیں جبکہ عامر خاکوانی کے سلینگ سازی کا عمل فطری ہے۔ وہ انگریزی اخبارات سے الفاظ مستعار لیتے ہیں اور لسانی تبدیلی کے بغیر اپنے بلاگ کا حصہ بناتے ہیں۔ رعایت اللہ فاروقی کے سلینگ مقبول ہوتے ہیں۔ وہ سوشل میڈیا سے مروجہ انگریزی الفاظ لیتے ہیں۔ ان کی سلینگ سازی میں روانی، بے ساختگی، قدرتی پن اور فطری پن نمایاں ہے۔ عامر خاکوانی کی سلینگ، نامانوس اور رعایت اللہ فاروقی کے سلینگ مانوس ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کا بلاگ قواعدی انحراف اور اسلوبیاتی انحراف کی وجہ سے انفرادیت کا حامل ہے۔ چاروں بلاگر مستند زبان کی جگہ سلینگ زبان کو فوقیت دیتے ہیں۔ اردو زبان کے ارتقا میں چاروں بلاگرز کا کردار اہم ہے۔

ب۔ تحقیقی نتائج

مذکورہ مقالے میں "منتخب بلاگرز کا سلینگ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ" کیا گیا۔اس مقالے کے لیے ڈاکٹر حافظ صفوان، عامر خاکوانی،رعایت اللہ فاروقی اور ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے سوشل میڈیا بلاگز کو منتخب کیا گیا۔مذکورہ بلاگرز کی سلینگ سازی کے اطلاقی مباحث میں مشترک اور مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔مستند زبان اور سلینگ زبان کے ت بنیادی نکات بیان کرنے کے لیے ان بلاگرز کی زبان کو سامنے رکھا گیا اور سلینگ سازی کے رجحان ،فریکونسی اور تناظر کو سمجھنے کے لیے اطلاقی مباحث کیے گئے ۔ان بلاگرز کے مشترک اور منفرد پہلوؤں پر بحث کی گئی ۔سلینگ کی نظری اور اطلاقی بحث کے بعد درج ذیل نتائج سامنے آئے۔

ا۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ اردو سلینگ سازی کو زبان کی ترقی کے لیے اہم سمجھتے ہیں۔ان کے خیال میں معیاری الفاظ اور سلینگ الفاظ کا سفر ہر زبان میں جاری رہتا ہے جبکہ شمس الرحمٰن فاروقی،سلینگ زبان کو اردو کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ان کی رائے میں سلینگ زبان،معیاری زبان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

۲۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ معیاری زبان کو مسترد نہیں کرتے بلکہ سلینگ زبان کو مسترد کرنے کے سخت خلاف ہیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی،سلینگ زبان کو مکمل طور پر رد کرتے ہیں۔

۳۔چاروں سوشل میڈیا بلاگرز انگریزی الفاظ کو اردو سلینگ کے طور پر استعمال کرنے پر متفق ہیں۔ سلینگ الفاظ کے فروغ سے اردو زبان کو وسعت ملے گی۔ دنیا کی تمام زبانوں پر انگریزی کے گہرے اثرات ہیں۔اردو زبان نے بھی انگریزی کے عالمی اثرات کو قبول کیا ہے اور لاکھوں الفاظ مستعار لیے۔اردو زبان کی نشوونما کے لیے نئی لفظ سازی ضروری ہے۔لفظ سازی کے اہم طریقوں میں رعایت ، مماثلت،جزوبندی، نظیر ،تراجم شامل ہیں۔یہ سلینگ سازی کے مختلف طریقے ہیں۔چاروں بلاگرز نے سلینگ سازی کے لیے ان اصولوں کو سامنے رکھا۔بغیر اصولوں کے بھی سلینگ الفاظ بنائے گئے اور اردو بلاگ میں رائج ہوئے۔

۴۔حافظ صفوان انگریزی الفاظ میں لسانی تغیر کے قائل ہیں۔عامر خاکوانی انگریزی اخبارات سے الفاظ، مستعار لیتے ہیں اور لسانی تغیر کے بغیر اپنے بلاگ میں بطور اردو سلینگ رواج دیتے ہیں۔رعایت اللہ فاروقی کے انگریزی الفاظ، سوشل میڈیا پر مقبول ہوتے ہیں۔مذکورہ بالا تینوں بلاگرز انگریزی الفاظ کو اردو رسم الخط میں لکھتے ہیں جبکہ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش انگریزی الفاظ کو انگریزی زبان میں ہی لکھنے کے قائل ہیں۔

۵۔حافظ صفوان کے اردو سلینگ تخلیقی اور عامر خاکوانی کے مشکل سلینگ ہوتے ہیں جبکہ رعایت اللہ فاروقی کے مروجہ سلینگ اور ڈاکٹر عاصم اللہ بخش کے سلینگ منفرد ہوتے ہیں۔

۶۔حافظ صفوان پنجابی سے بھی الفاظ مستعار لیتے ہیں اور عامر خاکوانی، سرائیکی سے بھی الفاظ مستعار لیتے ہیں۔ رعایت اللہ فاروقی پنجابی اور پشتو سے الفاظ مستعار لیتے ہیں جبکہ ڈاکٹر عاصم اللہ بخش بھی چند الفاظ، پنجابی سے مستعار لیتے ہیں۔

۷۔چاروں اردو بلاگرز سیاسی سلینگ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں کیوں کہ ان کے بلاگ پر اکثر پوسٹوں کا موضوع سیاست اور حالاتِ حاضرہ ہوتا ہے۔دوسرے نمبر پر ٹیک سیلنگ اور تیسرے نمبر پر مذہبی سلینگ اور چوتھے نمبر پر سماجی سلینگ کی تعداد زیادہ ہے۔

۸۔چاروں بلاگرز اپنے بلاگ میں مستند زبان کی بجائے سلینگ زبان کا شعوری یا غیر شعوری استعمال کرتے ہیں کیوں کہ سوشل میڈیا پر سلینگ زبان کو قارئین زیادہ پسند کرتے ہیں۔اس کو زیادہ لائکس اور کمنٹس ملتے ہیں جو سلینگ الفاظ زیادہ استعمال کرے۔

۹۔سلینگ سازی کی وجہ سے اردو زبان کا ذخیرہِ الفاظ بڑھ رہا ہے۔لغوی عاریت، سلینگ سازی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔صوتی عاریت ،مارفیمی عاریت اور معنوی عاریت کے ذریعے بھی چاروں بلاگرز نے نئے سلینگ بنائے۔

۱۰۔ٹیکنالوجی کی مزید ترقی کے نتیجے میں اردو زبان بھی ترقی کرے گی کیوں کہ اردو بلاگز کی وجہ سے عوام، سلینگ الفاظ کو قبول کر چکے ہیں اور نئے سلینگ الفاظ کو بھی قبولیت بخشیں گے۔اردو زبان کی نشوونما اور ارتقا کے ضامن عوام ہیں۔عوامی الفاظ کی وجہ سے اردو زبان میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

ج۔سفارشات

اردو لسانیات میں سلینگ کے نظری مباحث کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ سلینگ کا سر سری ذکر ملتا ہے۔ سلینگ سازی کی وضاحت نہیں ملتی ۔ سلینگ کی تفہیم میں دشواری پیش آتی ہے۔ مثلاً سلینگ سازی کے اصول ، سلینگ کی اقسام، سلینگ کے محرکات، سلینگ اور لسانیات کا رشتہ ،سلینگ اور اردو صوتیات ،سلینگ اور اردو مارفیمیات کا تعلق، سلینگ اور معنیات کا رشتہ ،سلینگ لغات جیسے موضوعات کی وضاحت ضروری ہے۔اس طرح اردو سلینگ سازی کا پس منظر انگریزی سلینگ سازی ہے۔ اردو سلینگ کے نظری مباحث میں تفصیل اور ترتیب نہیں ملتی اور مباحث میں تشنگی کا احساس ملتا ہے۔ سلینگ کے نظری اور عملی مباحث کو وضاحت اور ترتیب سے تمام نکات کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا چاہیے تا کہ نئے محقق اور طلبا کو ان نئ مباحث کو سمجھنے میں مدد ملے۔ راقم الحروف کی رائے میں اردو لسانیات کے نئے موضوعات پر مواد کم ملتا ہے۔ اس لیے طلبا لسانیات کو عموماً اور سلینگ کو خصوصاً تحقیق کا موضوع نہیں بناتے۔ ان مباحث کی زبان میں لسانیات کے فروغ کے لیے جامعات میں اردو لسانیات کا ایک الگ شعبہ قائم ہونا چاہیے۔ تا کہ طلبا اور اساتذہ کے لیے لسانیات کے مباحث میں دلچپسی پیدا ہو۔ اردو زبان مین سلینگ کے موضوع پر درج ذیل پہلوؤں پر تحقیقی کام کی گنجائش موجود ہے۔

۱۔ اردو ادب میں سلینگ سازی کا تجزیاتی مطالعہ

۲۔ جدید اردو شاعری میں سلینگ سازی کا تجزیاتی مطالعہ

۳۔ سلینگ کے نظری مباحث کا تنقیدی مطالعہ

۴۔ انگریزی سلینگ سازی کے اردو سلینگ پر اثرات کا مطالعہ

۵۔ اردو سلینگ لغات کا تجزیاتی مطالعہ

۶۔ ٹویٹر اور فیس بک پر اردو سلینگ سازی کا تقابلی مطالعہ

۷۔ اردو سلینگ سازی میں یوٹیوب کے کردار کا تجزیہ

۸۔الیکٹرانک میڈیا کے ٹیکر کا سلینگ کے تناظر میں تجزیہ

کتابیات

بنیادی ماخذات

https://www.facebook/Profile.php?id=1000430.52060940
https://www.facebook.com/asim.allahbakhsh
https://www.facebook.com/asim.allahbakhsh
https://www.mmnews.tv
www.mukaalma.com
www.daleel.pk

ثانوی ماخذات

ابو اللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف)، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۱۲ء

اقتدار حسین خان، اُردو صرف و نحو، قومی کونسل برائے فروغِ اردو، دہلی، ۲۰۱۰ء

انصار اللہ، پروفیسر، اردو صرف و نحو، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۴ء

رؤف پاریکھ، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی بک، کراچی، ۲۰۰۵ء

رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی مباحث، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، ۲۰۲۱ء

رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسانیاتی مباحث، فضلی بک سپر مارکیٹ، کراچی، ۲۰۱۵ء

سہیل بخاری، ڈاکٹر، تشریحی لسانیات، فضلی سنز لمیٹڈ، کراچی، ۱۹۹۸ء

شمس الرحمٰن فاروقی، لغاتِ روزمرہ، آج کی کتابیں، کراچی، ۲۰۰۳ء

عامر سہیل، ڈاکٹر، جدید لسانیاتی اور اسلوبیاتی تصورات (قراۃ العین حیدر کی ناول نگاری پر صوتی، صرفی، نحوی، معنیاتی اطلاق)، مثال پبلشر، فیصل آباد، ۲۰۲۱ء

عبد السلام، ڈاکٹر، عمومی لسانیات، رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۹۳ء

فتح محمد خان جالندھری، مولوی، مصباح القواعد، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۷ء

قاسم یعقوب،ڈاکٹر،اردو سلینگ لغت، شمع بکس، فیصل آباد،۲۰۱۶ء

قاسم یعقوب،لفظ اور تنقیدی معنی،پورب اکادمی،اسلام آباد،۲۰۱۷ء

گیان چند جین،ڈاکٹر،عام لسانیات،بک ٹاک،لاہور،۲۰۱۸ء

نورالحسن نیر،مولوی،نوراللغات نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد،۱۹۸۹ء

برقی حوالے

https://www.oxfordlearsdictionaries

انگریزی لغت

https://www.oxFordlearsdictionaries

https://www.dictionary.cambrige.com